اشاعت خاص ن حج نم

جامعہ حقانیہ کا ترجمان

مجلہ الحقانیہ

ساہیوال
سرگودھا

جلد ۳ ذوالقعدۃ تا محرم، ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۹ھ، نومبر دسمبر ۲۰۰۸ء، شمارہ ۱۱-۱۲

بانی فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی قدس سرہٗ

فہرست

ذوالقعدہ، ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ نومبر، دسمبر ۲۰۰۸ء

تحفظ ختم نبوت کانفرنس سرگودھا کیلئے پیغام..........	مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم	3
درس قرآن کریم..........................	// // //	6
درس حدیث............................	شیخ الاسلام حضرت مولانا علامہ ظفر احمد عثمانیؒ	9
ملفوظات حکیم الامت رحمہ اللہ..................	از قلم حضرت مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ	11
اصلاحی مکاتیب..........................	فقیہ العصر مفتی سید عبدالشکور ترمذی قدس سرہ	12
حج کے پانچ دن..........................	فضیلۃ الشیخ مولانا محمد سلیم صاحب رحمہ اللہ	14
حج اور عمرہ کا مختصر طریقہ.....................	مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم	18
حج کا آسان طریقہ.........................	حضرت مولانا اشرف علی تھانوی مدظلہم	20
آداب حج..............................	مولانا عبدالرحمٰن کوثر مقیم مدینہ منورہ	38
حرمین شریفین میں چند روز....................	مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم	65
اخبار الجامعہ............................	مفتی محمد عبداللہ چنیوٹی	96

☆☆☆☆☆☆☆

کلمۃ الحق

مفتی سید عبد القدوس ترمذی مدظلہم

تحفظ ختم نبوت کانفرنس سرگودھا کیلئے پیغام

مورخہ ۲۳ رشوال المکرم ۱۴۲۹ھ ۲۳ ر اکتوبر ۲۰۰۸ء جمعرات کو تحفظ ختم نبوت سرگودھا کی طرف سے عید گاہ سرگودھا میں ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد کی گئی، ذیل کا ''پیغام'' مدیر مجلہ الحقانیہ نے اسی کانفرنس کیلئے تحریر کیا جو اس مرتبہ اداریہ کی جگہ افادۂ عام کیلئے ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی خصوصًا علی سید الرسل و خاتم الانبیاء و علی الہ المجتبی و اصحابہ المرتضی امابعد:

صدر ذی وقار، معزز علماء کرام، قابل صد احترام سامعین حضرات:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احقر نا کارہ بعض ناگزیر وجوہ کی بناء پر شدت اشتیاق اور پر زور دعوت کے باوجود اس عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں حاضر نہ ہوسکا، جس کا قلق رہے گا ولکن کان امر اللّٰہ قدرا مقدورا امید ہے کہ میرے عذر کو قبول فرمایا جائیگا لان العذر عند کرام الناس مقبول ۔

سب سے پہلے احقر صمیم قلب سے اس عظیم کانفرنس کے انعقاد پر جمیع منتظمین حضرات، خاص طور پر مخدوم و مکرم حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہم اور ان کے متعلقین کو مبارکباد پیش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ تمام حضرات کی خدمات جلیلہ و مساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں اور اپنے شایان شان جزائے خیر عطا فرمائیں ۔ سر دست مختصراً چند گزارشات مالا یدرك كله لا یترك كله کے طور پر عرض خدمت ہیں امید ہے کہ آپ حضرات توجہ سے سماعت فرما کر احقر کو شکریہ کا موقع عطا فرمائیں گے ۔

یہ ایک واضح حقیقت اور روشن صداقت ہے کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کے ان بنیادی، قطعی اور ضروری عقائد میں سے ہے جن کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں کہلا سکتا اگر چہ اسلام کے تمام قطعی عقائد اور احکام کا ماننا ضروری ہے اور ان میں سے کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے لیکن وہ اہم ضروری عقائد جو دین

کے قطعی عقائد میں شامل ہونے کے ساتھ ساتھ ضروری و بدیہی عقائد کہلاتے ہیں اور ان کا انکار اگر تاویل کیساتھ بھی کیا جائے تب بھی منکر کفر سے نہیں بچ سکتا ان میں ختم نبوت کا عقیدہ ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔

قرآن کریم کے صریح نصوص اور احادیث مشہورہ متواترہ نیز امت کے اجماع اور اتفاق سے یہ عقیدہ ثابت ہے کہ حضور اکرم ﷺ حق تعالی کے آخری نبی اور رسول ہیں آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آسکتا نہ تشریعی، نہ غیر تشریعی، نہ بروزی، نہ ظلی، جو شخص آپ ﷺ کے بعد کسی طرح کے نئے نبی آنے کا قائل ہو یا ایسے مدعی نبوت کو مسلمان سمجھتا ہو وہ یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

متنبّی پنجاب و قادیان غلام احمد قادیانی کو اسی لئے پوری امت مسلمہ نے مرتد قرار دیا کہ اس نے جھوٹی نبوت کا دعوی کیا، مرزائی چاہے وہ قادیانی ہوں یا لاہوری سب کے سب دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

یہ مغالطہ انتہائی غلط ہے کہ قادیانی اہل قبلہ ہیں اور اہل قبلہ کو کافر نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اہل قبلہ صرف ان کو نہیں کہا جاتا جو کعبۃ اللہ کی طرف چہرہ کر کے نماز پڑھیں بلکہ اس سے مراد وہ حضرات ہیں جو دین اسلام کے تمام قطعی اور ضروری عقائد کو مانتے ہوں۔ اگر کسی ایک قطعی اور ضروری عقیدہ کا انکار کرنے والا اہل قبلہ نہیں کہلا سکتا تو عقیدہ ختم نبوت جو تمام قطعی عقائد میں اہم قطعی عقیدہ ہے اس کے انکار سے مرزائی کیسے اہل قبلہ اور مسلمان کہلا سکتے ہیں۔

پھر یہ کہنا بھی غلط ہے کہ ایک عقیدہ کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ ایمان موجبہ کلیہ ہے اور یہ واضح ہے کہ اس کی نقیض سالبہ جزئیہ آتی ہے جس سے واضح ہے کہ کسی ایک قطعی عقیدے کا انکار بھی موجب کفر ہے اس لیے ختم نبوت کا عقیدہ بلاشبہ مسلمان ہونے کے لئے ضروری اور لو لاہ لا متنع کے درجہ میں ہے۔

پھر یہ بھی سمجھ لیجئے کہ غلام احمد قادیانی نہ صرف مرتد تھا بلکہ قرآن وحدیث کے متفقہ مفہوم اور ختم نبوت کے معنی کو بدلنے کی وجہ سے زندیق بھی تھا، اس کے ماننے والے بھی صرف کافر یا مرتد نہیں بلکہ زندیق بھی ہیں اس لئے ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مرتد و زندیق کی شرعی واصلی سزا قتل کا نفاذ کرے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے مرتد کی سزا قتل کو جاری فرما کر

حدیث پیغمبر من ارتد فاقتلوہ پر عمل کیا اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اسے تسلیم فرمایا جب تک حکومت کی طرف سے اس سزا کا نفاذ نہ ہو مسلمان اپنے طور پر قادیانی فرقہ سے الگ رہیں ان سے مکمل بائیکاٹ رکھیں اور ان کی خلاف اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں اور اس سلسلہ میں قانونی چارہ جوئی سے ہرگز سستی نہ فرمائیں۔

تمام بھائیوں اور شرکاء کانفرنس سے گزارش ہے کہ وہ اس فرقہ کو معمولی فتنہ نہ سمجھیں حقیقت یہ ہے کہ یہ بہت بڑا فتنہ ہے کیونکہ قادیانی اسلام، مسلمان اور ملک سب کے غدار ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اسکے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔ اور در حقیقت یہ یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ اور حکومت برطانیہ کا خود کاشتہ پودا اور اسلام و مسلمان کیلئے بڑا ناسور ہیں اس لئے مسلمانوں کو اس فتنہ سے ہر لحہ خبردار رہنا چاہئے اس کیلئے جہاں "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" سے گہری وابستگی اور تعلق کی ضرورت ہے وہیں اس فتنہ کی سرکوبی کیلئے حضرات اکابر کی کتب کا مطالعہ اور اس موضوع پر منعقد ہونے والے پروگراموں میں شرکت بھی لازمی وضروری ہے۔ امید ہے کہ یہ کانفرنس بھی قادیانی فتنہ سے آگاہی اور اس کی سرکوبی کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کرنے کیلئے اہم کردار ادا کریگی، آئندہ بھی ضروری ہے کہ اس طرح کے پروگرام کے انعقاد کے ساتھ سرگودھا میں مستقلاً بھی اس موضوع پر درس و تدریس اور کتب و رسائل کی اشاعت کا اہتمام جاری رکھا جائے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تمام فتن اور اس فتنہ قادیانیت سے محفوظ رکھے اور ان کو صحیح معنی میں تمام اسلامی عقائد بطور خاص عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کیلئے ہر طرح سے خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خاتم الانبیاء والمرسلین وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین۔ فقط والسلام

دعاجو احقر عبدالقدوس ترمذی
جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا
۲۳ رشوال المکرم ۱۴۲۹ھ
۲۳ راکتوبر ۲۰۰۸ء جمعرات

مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم

درس قرآن کریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام ابن جریرؒ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ کسی وقت میں بھی ایمان نہیں لائے، ابتدا ہی سے منافق تھے کسی وقت بھی دل سے ایمان نہیں لائے، یہ لوگ ازاول تا آخر منافق رہے تو اس صورت میں آیت کا مطلب وہ ہوگا کہ جو حضرت ابن عباس اور ابوالعالیہ اور ضحاک اور قتادہ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ منافقین نے محض زبان سے لاالہ الا اللہ کا اقرار کیا اور محض ظاہراً اسلام لائے تو ان کو یہ نفع ہوا کہ اس کلمہ طیبہ کی روشنی میں دنیا میں خوب امن سے رہے، جان و مال محفوظ رہا مسلمانوں کے ساتھ مال غنیمت میں شریک رہے جب تک زندہ رہے کلمۂ شہادت کی روشنی سے یہ دنیوی منافع حاصل کرتے رہے، مرتے ہی ان کا یہ نور جاتا رہا اور عقاب سرمدی کے ظلمات میں جا پھنسے (ابن کثیر)

کلمۂ توحید اور کلمۂ شہادت اگر اخلاص سے کہا جائے تو سبحان اللہ نور علیٰ نور ہے، لیکن یہ کلمہ اگر نفاق سے بھی کہا جائے تب بھی اس میں ایک نور ہے اگر چہ وہ اخلاص نہ ہونے کی وجہ سے ناتمام اور ناکافی ہے اس لئے کہ یہ کلمہ سراسر حق ہے اگر چہ منافق اس کو اپنی حماقت سے حق نہ سمجھے اور ہر حق میں نور اور روشنی ہے، بہرحال منافق کو اس کلمہ طیبہ کے اعتراف و اقرار کی وجہ سے ایک درجہ کا نور ضرور حاصل ہوجاتا ہے، ظلمت اور تاریکی جو کچھ ہے وہ نفاق کی وجہ سے ہے اور اس کلمۂ حق کی روشنی سے دنیوی فوائد اور منافع حاصل کئے جن کو حق جل شانہ نے ما حولہ سے تعبیر فرمایا، ہر منافق اور خودغرض کا طریق یہی ہے کہ ہر وقت اس کی نظر ماحول پر رہتی ہے اسی طرح ان منافقین نے ظاہری ماحول کو دیکھ کر فقط زبانی قول پر اکتفا کیا اور بجائے مغز کے خول کو کافی سمجھا اور یہ نہ سوچا کہ ظاہری ماحول کو دیکھنا احول (بھینگا) کا کام ہے، چونکہ دنیوی منافع چند روزہ ہوتے ہیں، اس لئے اس کو تشبیہ اس جلانے والی آگ سے دی گئی جو تھوڑی دیر میں بجھ گئی اور اس کا نفع جاتا رہا اور دائمی حیرت و حسرت نے اس کو آگھیرا۔

ذھب اللہ بنورھم، امام غزالی قدس اللہ سرہ مشکوٰۃ الانوار میں فرماتے ہیں کہ نور اس کو کہتے ہیں کہ جو بذاتہ اور بنفسہ ظاہر ہو اور دوسرے کیلئے مظہر ہو، علامہ سہیلی روض الانف ص ۱۲۶ میں

فرماتے ہیں کہ ضیاء اس روشنی کو کہتے ہیں کہ جو نور سے منتشر ہو، نور ضیاء کیلئے اصل مبدا اور سرچشمہ ہے یہی وجہ ہے کہ حق تعالیٰ نے جعل الشمس ضیاء والقمر نورا میں شمس کو ضیاء اور قمر کو نور فرمایا اس لئے قمر کی روشنی میں وہ انتشار اور پھیلاؤ نہیں جو آفتاب کی روشنی میں ہے۔

اور حدیث میں ہے کہ الصلوٰۃ نور والصبر ضیاء نماز نور ہے اور صبر ضیاء ہے، نماز چونکہ عمود اسلام ہے اور فحشاء اور منکر سے بچاتی ہے اس لئے اس کو نور فرمایا کہ یہی نماز اس صبر کی اصل اور جڑ ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے ضیاء فرمایا، فحشاء اور منکر سے بچنا یہی صبر کا سرچشمہ ہے، صبر کے معنی یہ ہیں کہ اپنے نفس کو خدا کی طاعت پر روکنا اور اس کی معصیت سے بچانا، اس لئے صبر اسلام اور ایمان کے اکثر شعبوں کو حاوی اور شامل ہے لہٰذا صبر میں بنسبت نماز کے بہت زائد وسعت اور انتشار ہے جو نماز کی محافظت اور پابندی سے پیدا ہوتا ہے، اس لئے نبی اکرم ﷺ نے نماز کو نور اور صبر کو ضیاء فرمایا اور چونکہ نور اصل اور مبداء ہے اور ضیاء اس کے تابع ہے اس لئے حق جل وعلاء پر نور کا اطلاق درست ہے کما قال اللّٰہ تعالٰی اَللّٰہ نور السموات والارض اور ضیاء کا اطلاق جائز نہیں، اس لئے کہ اس کا نور تمام روشنیوں کی اصل ہے اس کا نور کسی کے تابع نہیں، اھ کلامہ۔

حکماء نے نور اور ضیاء میں یہ فرق کیا ہے کہ جس کی روشنی میں حرارت اور گرمی ہو اس کو ضیاء کہتے ہیں اور جس روشنی میں ٹھنڈک ہو اس کو نور کہتے ہیں، اسی وجہ سے حق تعالیٰ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی آسان اور نرم شریعت کو نور فرمایا کما قال اللّٰہ تعالیٰ قد جاء کم من اللّٰہ نور و کتاب مبین بے شک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک عظیم الشان نور اور ایک روشن کتاب، اور شریعت موسویہ کو احکام شاقہ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ضیاء فرمایا کما قال تعالیٰ ولقد اتینا موسی وھارون الفرقان وضیاء بے شک دی ہم نے موسیٰ کو حق اور باطل میں فرق کرنے والی کتاب اور تیز روشنی۔ اور اسی وجہ سے کہ نماز میں آنکھوں میں ٹھنڈک ہے اور صبر میں حرارت اور گرمی ہے، نماز کو نور اور صبر کو ضیاء فرمایا۔

اور اس مقام پر حق تعالیٰ شانہ نے ذھب اللّٰہ بنورھم فرمایا اور ذھب اللّٰہ بضوءھم نہ فرمایا، اور اس لئے کہ مقصد یہ ہے کہ نور ان سے بالکلیہ زائل ہو گیا اور روشنی کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا، ہر طرف سے ظلمت اور تاریکی نے ان کو آ گھیرا، لہٰذا اگر اس مقام پر بجائے ذھب اللّٰہ بنورھم کے

ذھب اللہ بضوءھم کہا جاتا تو یہ معنی ہوتے کہ اللہ نے ان کی ضیاء یعنی نور کی شدت اور اس کے انتشار کو زائل کر دیا اور اصل نور باقی رہ گیا، اور یہ معنی مقصود کے خلاف ہیں، اس لئے کہ مقصود تو یہ ہے کہ نور ان سے بالکلیہ زائل ہو گیا اور یہ مقصد نہیں کہ اصل نور تو باقی رہا محض اس کی شدت اور اس کی تیزی زائل ہو گئی، فافھم ذلک فانہ دقیق ولطیف ۔

ابتداء آیات میں چونکہ تذکرہ نار کا تھا اس لئے بظاہر اس کا اقتضاء یہ تھا کہ ذھب اللہ بنورھم میں بجائے نور کے نار کا ذکر کیا جاتا اور اس طرح کہا جاتا ذھب اللہ بنارھم (اللہ نے ان کی آگ کو بجھا دیا) لیکن بجائے نار کے نور کو اس لئے ذکر کیا گیا کہ نار میں دو چیزیں ہوتی ہیں ایک نور اور ایک حرارت اور احراق (جلانا) لہٰذا اشارہ اس طرف ہے کہ اس نار میں سے نور روشنی کو تو سلب کر لیا گیا اور حرارت اور احراق کو باقی چھوڑ دیا گیا ۔

وترکھم فی ظلمات لا یبصرون اور چھوڑا ان کو ایسی تاریکیوں میں کہ کسی شئے کو بھی نہیں دیکھتے، حدیث میں ہے کہ الایمان بضع وسبعون شعبۃ ایمان کے ستر سے زائد شعبے ہیں، اور ظاہر ہے کہ ایمان کا ہر شعبہ ایک نور اور مشعل ہے علیٰ ہذا کفر اور نفاق کا ہر شعبہ ظلمت اور تاریکی ہے، پس کفر اور نفاق کے شعبوں کے بقدر یہ لوگ ظلمات اور تاریکیوں میں مبتلا ہیں۔

صم بکم عمی فھم لا یرجعون وہ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں پس یہ لوگ اب کسی صورت سے حق کی طرف نہیں لوٹیں گے اس لیے کہ جب ان کی روشنی چھین لی گئی اور اندھیروں میں چھوڑ دیے گئے تو ایسے مدہوش ہو گئے کہ سارے حواس مختل ہو گئے لہٰذا اب نہ حق کو دیکھ سکتے ہیں اور نہ سن سکتے ہیں اور نہ زبان سے کسی سے پوچھ سکتے ہیں پس ضائع کردہ نور ہدایت کی طرف کیسے لوٹ سکتے ہیں۔

تنبیہ: یہ مثال ان منافقین کی ہے کہ جن کے دلوں میں نفاق خوب راسخ ہو چکا ہے اب وہ کسی طرح ہدایت کی طرف رجوع کرنے والے نہیں جیسا کہ صم بکم عمی فھم لا یرجعون سے معلوم ہوتا ہے اور دوسری آنے والی مثال ان منافقین کی ہے کہ جو ابھی متردد اور مذبذب ہیں کبھی اسلام کی طرف مائل ہوتے ہیں اور کبھی کفر کی طرف حیران ہیں کہ کیا کریں۔

درس حدیث

رحمۃ الفردوس ترجمہ بہجۃ النفوس

مؤلف: حضرت امام حافظ ابو محمد عبداللہ بن ابی جمرہ الازدی الاندلسی رحمہ اللہ
مترجم: شیخ الاسلام حضرت مولانا علامہ ظفر احمد عثمانی قدس اللہ سرہ

اس مضمون پر یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار خواب دیکھا (جو حدیث میں پورا بیان کیا گیا ہے) جس کا ایک جزو یہ ہے کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا سر پھوڑا جارہا ہے (یا اس کے سر کو لوہے کی کنگھی سے چیرا جارہا ہے) حضور نے پوچھا یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا یہ وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا تھا تو یہ رات کو اس سے (غافل ہوکر) سوتا رہا اور دن میں اس پر عمل نہ کیا، اس کے ساتھ قیامت تک یہی معاملہ ہوتا رہے گا اور یہ بات معلوم ہے کہ رات کو اٹھنا (اور تہجد میں قرآن پڑھنا) واجب نہیں، پھر اس کو غیر واجب کے ترک پر کیوں عذاب ہوا؟ حالانکہ عذاب ترک واجب ہی پر ہوا کرتا ہے یا واجب میں خلل ڈالنے پر (ترک مستحب پر نہیں ہوتا) مگر بات یہ ہے کہ رات کا اٹھنا اگرچہ مستحب تھا لیکن اس شخص کو (یہ مستحب بھی عذاب سے بچادیتا کیونکہ اس سے واجب کی کمی پوری ہوجاتی تو دراصل) واجب میں خلل ڈالنے ہی کی وجہ سے عذاب ہوا، تفصیل اس کی یہ ہے کہ جب دن میں قرآن پر عمل نہ کیا تو واجب میں خلل ڈالا، پھر اس نے مستحب کام بھی نہ کیا یعنی رات کو نہ اٹھا جس سے فرض کی کمی کو پورا کردیا جاتا (تو عذاب کا مستحق ہوا) پس حقیقت میں تو عذاب صرف ترک واجب پر ہوا مگر ظاہر میں دونوں پر ہوا (ترک مستحب پر بھی اور ترک واجب پر بھی) اسی طرح اگر کوئی بقدر ضرورت ایمان حاصل کرنے کے بعد علم الیقین کا درجہ حاصل کرنے کی ہمت رکھے تو اس کو یہ درجہ حاصل کرنا چاہیے اور اگر اس سے عاجز ہوجائے تو کچھ حصہ ضرور حاصل کرلے اپنے کو اس سے بالکل کورا نہ رکھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے یقین حاصل کرتے رہو کیونکہ میں بھی اس کو حاصل کرتا ہوں۔ اور غالباً اب ہم تسدید اور تقریب کی حقیقت پر کافی طور سے اشارہ کرچکے ہیں اس لئے اب (زیادہ تفصیل نہیں کرنا چاہتے بلکہ) حدیث (کے دوسرے معانی) پر کلام شروع کرتے ہیں کہ اس تفسیر کی بناء پر حضور کے ارشاد و ابشروا (اور خوشخبری حاصل کرو) میں بشارت کے دو درجے ہیں ایک وہ جس کی حد معلوم ہے کہ قبول اعمال اور ان پر

ثواب ملنے کی امیدوار رہو اور یہ ثواب محدود ہے جیسا حضور کے ارشادات سے معلوم ہو چکا ہے اور حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو ذرہ برابر نیکی کرے گا اس (کے ثواب) کو دیکھ لے گا اور دیکھنے میں محدود ہی آ سکتا ہے اور ایک درجہ بشارت کا وہ ہے جس کی حد معلوم نہیں اور یہ وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں وعدہ فرمایا ہے ویزیدھم من فضلہ (اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے زیادہ بھی دیں گے) سو اس زیادتی کی حد معلوم نہیں ہاں اتنا معلوم ہے کہ زیادتی ہوگی اور اس میں اس بات پر بھی اشارہ ہے کہ بشارت کے مستحق وہی لوگ ہیں جو عمل کرنے والے ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بشارت کا ذکر عمل کے بعد کیا ہے کہ پہلے سیدھے چلنے اور قریب قریب رہنے کا حکم دیا اور اس کے بعد ان لوگوں کو بشارت دی جو اس کے موافق عمل کریں اور یہ ایسا ہے جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللّٰہ اولئك یرجون رحمۃ اللّٰہ کہ جن لوگوں نے اللہ کے راستہ میں ہجرت کی اور جہاد کیا وہی اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اس میں اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا کہ جو لوگ یہ اعمال بجالائیں گے وہی رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں اسی طرح یہاں حضور نے فرمایا ہے کہ جو سیدھے چلیں گے اور قریب رہیں گے وہی بشارت حاصل کریں گے (قولہ فی الوجہ الاول الوجہ الثالث قولہ علیہ السلام فسددوا وقاربوا والوجہ الرابع قولہ وابشروا الی قولہ ھوالذی یستبشر۔

ف: یہاں سے ان لوگوں کی غلطی ظاہر ہوگئی جو بدون عمل ہی کے کامیابی کے امیدوار ہیں حالانکہ قرآن وحدیث میں ہے (بشارت کو عمل پر مرتب کیا گیا ہے)

ف: اسباب نجات میں کوتاہی کرنے کو بھی بعض دفعہ اسباب عذاب میں شمار کرلیا جاتا ہے جیسے کسی شخص کو سزائے جیل ہو جائے اور جیلر سے کوئی اس کا سبب دریافت کرے تو وہ کہتا ہے کہ اس نے عدالت کی توہین کی تھی اور کمبخت کو کوئی زبردست سفارش بھی میسر نہ ہوئی اس لئے جیل میں داخل ہوا، تو حالانکہ زبردست سفارش کا حاصل نہ کرنا کوئی جرم نہیں مگر چونکہ سفارش بھی بعض دفعہ نجات کا سبب ہو جاتی ہے اس لئے اس کے ترک کو اسباب عذاب میں بیان کیا جاتا ہے، اسی طرح عالم بے عمل کو دراصل ترک عمل پر عذاب ہوتا ہے مگر چونکہ رات کو اٹھ کر نماز میں قرآن پڑھنے سے قیامت کے دن وہ اس کی شفاعت کرتا ہے جو اسباب نجات میں سے ایک بڑا سبب ہے تو اس کے ترک کو بھی مجازاً اسباب عذاب میں شمار کرلیا گیا، خوب سمجھ لو۔

مرسلہ: محمد صدیق عفا اللہ عنہ

ملفوظات حکیم الامت رحمہ اللہ تعالیٰ

جمع وترتیب: حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسری قدس سرہ

O فرمایا شرک کی حقیقت میں اکثر کو کوئی جامع مانع عنوان نہیں ملا جو اس حقیقت کو بھی ظاہر کر سکے کہ بت پرست مشرکین میں اور قبر پرستوں میں کوئی فرق کر سکے اس کو میں نے اپنی کتاب الادراک والتوصل فی الاشراک والتوسل میں مفصل بیان کیا ہے۔ اور وہ الہادی میں طبع بھی ہو چکا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اس میں تو دونوں جماعتیں شریک ہیں کہ کفار مشرکین بھی غیر اللہ کو متصرف بالذات نہیں مانتے بالاذن تصرف کے قائل ہیں اور اہل اسلام قبر پرست بھی یہی کہتے ہیں کہ ارواح طیبہ متصرف بالاذن ہیں متصرف بالذات نہیں لیکن دونوں کے عقیدہ میں یہ فرق ہے کہ کفار مشرکین کے اعتقاد میں تو جس طرح حکومت ظاہری سے کلکٹر کو خاص اختیارات مل جاتے ہیں جزئی احکام میں وہ حکام بالادست سے نہیں پوچھتا بلکہ اسی کلی اختیار سے خود فیصلہ کر لیتا ہے اسی طرح کفار ان بتوں کو متصرف باذن اللہ تو جانتے ہیں مگر جزئیات میں ان کے تصرف کو بایں معنی مستقل مانتے ہیں، ان تصرفات میں مشیت خاصہ حق کے محتاج نہیں مستقل ہیں اور قبر پرستوں کے نزدیک سب امور میں وہ صاحب قبر مشیت خاصہ کا بھی محتاج ہے مگر یوں کہتے ہیں کہ ان کے چاہنے سے وہ مشیت خاصہ بھی واقع ہو جاتی ہے پس فرق ظاہر ہو گیا اور قبر پرستوں کا یہ عقیدہ بھی ہے سراسر غلط کیونکہ دلیل کے خلاف ہے شرک نہیں ہے۔

O فرمایا ملائکہ بھی حق تعالیٰ کی عظمت سے ڈرتے ہیں اور لرزاں وترساں ہیں حالانکہ معصوم ہیں اسی طرح حضرات انبیاء علیہم السلام بھی۔

O فرمایا وما دعاء الکافرین الا فی ضلال سے عدم اجابت دعاء کافر پر استدلال کرنا جیسا بعض کا قول ہے یہ شبہ سیاق وسباق پر نظر نہ کرنے سے پڑا ہے، اس سے پہلے عذاب آخرت کا ذکر ہے وقال الذین فی النار لخزنة جهنم ادعوا ربکم الی قوله قالوا فادعوا پس کافر جہنم سے نکلنے کی اگر دعاء کریں تو وہ دعاء قبول نہ ہوگی، ورنہ عام طور پر یہ حکم نہیں چنانچہ ابلیس کی دعاء قبول ہونا منصوص ہے۔

فقیہ العصر حضرت مفتی سید عبدالشکور ترمذی قدس سرہ

اصلاحی مکاتیب

سالکین کے خطوط اور حضرت فقیہ العصر رحمہ اللہ کے جوابات

حال: یہ بات ذہن میں ہے کہ جب والد صاحب نسبت ہوتو ان کی اولاد کو اپنے والد کے ہوتے ہوئے دوسرے شیخ کی اطاعت یا ضرورت کیسے ہے۔

ارشاد: بعض مرتبہ اصلاح کیلئے روک ٹوک کی ضرورت ہوتی ہے وہ دوسرے شیخ سے حاصل ہوتی ہے یا دوسرے سے مناسبت زیادہ ہوتی ہے۔

حال: صحبت شیخ کی حیثیت دین اسلام میں کیا ہے۔

ارشاد: مفید اور باعث برکت ہے مگر شرط لازم نہیں تمام حالات کو سامنے رکھ کر اس کا ارادہ کرنا چاہئے ہمارے حضرت رحمہ اللہ کا بھی یہی طریقہ تھا ہر شخص کے حالات کا جائزہ لے کر اس کی اجازت دیتے تھے۔

حال: کیا ہر مسلمان کو شیخ کی صحبت میں چالیس دن ضرور لگانا چاہئے ورنہ اصلاح کامل نہ ہوگی۔

ارشاد: نہیں، ضروری نہیں مفید ہے اگر جمعیت خاطر کے ساتھ ہو اور ہر شخص کے حالات جدا ہوتے ہیں۔

حال: اصلاح کامل سے کیا مراد ہے۔

ارشاد: اصلاح سے مراد ہے ظاہر و باطن کی اصلاح یعنی شریعت کی کامل اتباع پر مداومت اور ہمیشگی حاصل ہوجائے۔

حال: کیا متعلقین شیخ کو والدین سے افضل سمجھنا اور ان کو فوقیت دینا بوجہ غلبہ محبت اور عقیدت کے ہو گو اس کے غیر اختیاری درجہ پر ہو صحیح ہے۔

ارشاد: عقیدۃً تو فوقیت والدین کو ہی ہونی چاہئے مگر غلبہ محبت میں کبھی اس پر نظر نہیں رہتی اور مغلوبیت ہوجاتی ہے۔

حال: کیا اپنے شیخ کو معصوم عن الخطاء سمجھنا اور ماننا سالک کیلئے ضروری ہے۔

ارشاد: حسن ظن رکھنا ضروری ہے معصوم نہیں۔

حال: فناء فی الشیخ سے کیا مراد ہے اس سے والدین کے حقوق کی ادائیگی میں فرق تو نہیں پڑتا۔

ارشاد: فناء فی الشیخ سے مراد یہ ہے کہ اس کے معاملات میں اعتراض دل میں پیدا نہ ہو اور اپنی مرضی کو اس کی مرضی میں فنا کر دیا جائے مگر کسی کے حق واجب میں فرق نہیں آنا چاہئے اور نہ ہی کسی کو تکلیف دینی چاہئے۔

حال: یہ خادم ۱۹۵۱ء میں رخصت لے کر گھر آ رہا تھا کہ حضرت مفتی محمد حسن صاحبؒ لاہور کی خدمت میں لکھ کر اجازت طلب کی کہ میں گھر رخصت پر آ رہا ہوں اگر اجازت ہو تو آپ کیلئے ایک سیر بادام لیتا آؤں تو حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے تین سوال کئے (۱) تنخواہ کتنی ہے (۲) قرضہ کتنا ہے (۳) والدین کو کتنا ماہانہ بھیجتے ہو، احقر نے سب صاف صاف عرض کر دیا تو حضرت مفتی صاحب نے مجھے صرف دو (۲) روپے کے لانے کیلئے فرمایا جبکہ اس وقت بادام کی قیمت غالباً آٹھ (۸) روپے سیر تھی جب پیش کئے تو حضرت نے بھری مجلس میں تعریف فرمائی جس سے مجھے ازحد خوشی بھی ہوئی اور ساتھ ساتھ شرمندگی بھی کہ کیا چیز تھی جس کی حضرت نے اتنی میری دل افزائی فرمائی۔

ارشاد: آپ پر ٹھیک اثر ہوا ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔

حال: بعض دفعہ یہ خیال آتا ہے کہ مجھے اپنی فکر کرنی چاہئے اور اپنے دین کی فکر کرنی چاہئے نماز روزہ کرتے جاؤ اور اصلاح ہوتی جاوے بس مجھے اتنا کافی ہے۔

ارشاد: اپنی فکر کے ساتھ دوسروں کے دین کی فکر بھی ہونی چاہئے۔

حال: اپنے آپ کو مٹانے سے کیا مراد ہے اور یہ کہ اس نے اپنے آپ کو بالکل فنا کر دیا ہے اور مٹا دیا ہے اس سے کیا مطلب اخذ کرنا چاہئے۔

ارشاد: مطلب یہ ہے کہ حق بات کے تسلیم کرنے سے عار نہیں کرتے سر جھکا دیتے ہیں۔

حال: معاشرہ میں رہنے سہنے کیلئے فنا سے کیا مراد ہے اپنے حقوق کے معاملہ میں کیا معاملہ کرنا چاہئے۔

ارشاد: اپنے حقوق طلب کرنا فنا کے خلاف نہیں ہے۔

فضیلۃ الشیخ مولانا محمد سلیم سابق ناظم دارالعلوم حرم صولتیہ مکہ معظّمہ

حج کے پانچ دن

تمہید

سب سے اہم اور ضروری امر دلجمعی واطمینان اور دلی یکسوئی کے ساتھ تمام مقامات متبرکہ میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کو ملحوظ رکھتے ہوئے زبان اور قلب کو درود شریف اور استغفار و تلبیہ (لبیک کہنا) اور تلاوت قرآن سے مشغول رکھنا چاہئے، خاص طور پر مواقع قبولیت دعا میں ماثور دعاؤں کا ورد رکھنا بہتر ہے فضول باتوں اور کسی کی ایذا رسانی یا تکلیف دہی سے بچنا چاہئے۔

ذی الحجہ کی ۷ تاریخ یا ۸ تاریخ کی شب میں احرام باندھ لیں، احرام کیلئے غسل کر کے خوشبو لگا کر مسجد حرام میں آئیں اور طواف کریں ''واجب طواف'' پڑھنے کے بعد دو رکعت نفل احرام کی نیت سے پڑھیں، احرام کی نیت یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ۔

اگر سعی پہلے کرنا چاہیں تو احرام کے بعد دوبارہ رمل (رمل کا طریقہ یہ ہے کہ چلنے میں جھپٹ کر جلدی اور زور سے قدم اٹھائیں، قدم قریب قریب رکھیں اور مونڈھوں کو ہلاتے جائیں) اور اضطباع (اضطباع کا طریقہ یہ ہے کہ چادر کو داہنے مونڈھے کے نیچے سے نکال کر دونوں کونوں کو بائیں مونڈھے پر ڈالیں) کے ساتھ طواف کریں مگر ''طواف زیارت'' کے بعد سعی کرنا افضل ہے۔

پہلا دن

ذی الحجہ کی ۸ تاریخ کو یوم ترویہ (تیاری کا دن) طلوع آفتاب کے بعد مکہ مکرمہ سے منیٰ روانہ ہوجائیں اور منیٰ میں پانچ نمازیں ظہر، عصر، مغرب، عشاء، فجر پڑھیں۔

دوسرا دن

۹ ذی الحجہ کی صبح کو بعد نماز فجر طلوع آفتاب کا انتظار کریں جب کچھ دھوپ نکل آئے تو سکون اور اطمینان کے ساتھ لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ کہتے ہوئے عرفات روانہ ہوجائیں، درود شریف، ذکر الٰہی اور تلبیہ کی کثرت رکھیں، اگر طلوع آفتاب سے پہلے منیٰ سے روانگی ہوگئی تو جائز ہے مگر خلاف سنت ہے۔

عرفات میں جس جگہ چاہیں قیام کریں۔

زوال کے بعد وقوف عرفات یعنی حج کا وقت شروع ہو جاتا ہے اس وقت عرفات ہی میں رہنا ضروری ہے، زوال سے پہلے غسل کرنا افضل ہے ورنہ صرف وضو کرلیں، کسی وجہ سے اگر مسجد نمرہ جاسکیں تو اپنی جائے قیام پر ظہر اور عصر اپنے وقت پر جماعت سے پڑھیں اور جمع نہ کریں، اس صورت میں عصر کی نماز کو وقت سے پہلے پڑھنا جائز نہیں۔

عرفات کا مبارک وقت اور مبارک دن بار بار نصیب نہیں ہوتا، اسی محدود وقت کا نام "حج" ہے، تجلیات و برکات کے اس پرنور دن کو غفلت و لاپرواہی سے نہ گذارنا چاہیے، دل و دماغ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان عظمت و کبریائی کا تصور قائم کر کے تلاوت قرآن، کثرت درود و تلبیہ اور ذکر و فکر میں اپنا عزیز وقت صرف کریں، اپنے اقارب و اعزہ، احباب و متعلقین اور تمام مسلمانوں کیلئے بھی دعا کریں، قبولیت دعا کا یہ عجیب وقت ہوتا ہے، میدان عرفات میں اس دن جو دعا مانگی جائے گی وہ ان شاء اللہ تعالیٰ قبول ہوگی۔

۹ ذی الحجہ کو وقوف عرفات فرض ہے، نویں تاریخ کو زوال کے بعد سے ۱۰ تاریخ کی فجر تک وقوف عرفات کا وقت ہے اس مدت میں تھوڑی دیر کیلئے بھی اگر کوئی عرفات میں پہنچ جائے تو وقوف صحیح ہوجائے گا ورنہ حج نہ ہوگا۔

میدان عرفات کے علاوہ کسی دوسری جگہ ٹھہرنے سے حج ادا نہ ہوگا، زوال کے بعد میدان عرفات میں مغرب تک وقوف واجب ہے۔

غروب آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ روانہ ہوں، غروب آفتاب سے پہلے روانگی میں دم دینا واجب ہوگا، مگر مغرب کی نماز عرفات میں نہ پڑھیں بلکہ مزدلفہ میں پہنچ کر عشاء کے وقت میں مغرب وعشاء دونوں ایک اذان و اقامت کے ساتھ پڑھیں اور دونوں نمازوں کے درمیان سنت اور نفل نہ پڑھیں بلکہ مغرب وعشاء کی سنت اور وتر عشاء کی نماز کے بعد حسب ترتیب پڑھیں اس کیلئے امام اور جماعت کی شرط نہیں، مزدلفہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ نماز مغرب وعشاء ملا کر یا علیحدہ علیحدہ پڑھ لی تو مزدلفہ پہنچ کر دوبارہ پڑھنی ہوگی، اگر راستہ میں اتنی دیر ہوجائے کہ طلوع فجر کا اندیشہ ہو تو مغرب وعشاء راستہ میں پڑھ سکتے ہیں، اگر مغرب کے وقت مزدلفہ پہنچ جائیں تب بھی نماز مغرب عشاء کے

وقت سے پہلے نہ پڑھیں۔

مزدلفہ کی رات برکات وانوار کی رات ہے جس قدر بھی ممکن ہو غنیمت سمجھ کر عبادت وذکر الٰہی میں مصروف رہیں بعض علماء کے نزدیک یہ رات شب قدر سے افضل ہے اس رات کا مزدلفہ میں گذارنا سنت مؤکدہ ہے، طلوع فجر کے وقت سے وقوف مزدلفہ کا وقت ہے اس کیلئے غسل کرنا مستحب ہے طلوع آفتاب تک یہاں دعا اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنا مسنون ہے، وقوف مزدلفہ واجب ہے خواہ تھوڑی سی دیر کیلئے کیوں نہ ہو۔

بلاعذر طلوع فجر سے پہلے روانگی یا طلوع آفتاب کے بعد مزدلفہ پہنچنے میں دم دینا واجب ہوگا، مزدلفہ میں ہر جگہ ٹھہر سکتے ہیں مگر مشعر حرام کے قریب ٹھہرنا افضل ہے، طلوع آفتاب سے کچھ پہلے سکون کے ساتھ منیٰ کی طرف روانہ ہوں، منیٰ میں رمی جمار (کنکری مارنا) کیلئے مزدلفہ سے پہلے دن کی سات کنکریاں لے لینا مستحب ہے، باقی دنوں کی رمی کے واسطے تریسٹھ کنکریاں جہاں سے چاہیں اٹھائیں، کنکری کی مقدار بڑے چنے کی برابر ہو، جمرہ (شیطان) کے پاس سے کنکریاں نہ اٹھائیں۔

تیسرا دن

۱۰ تاریخ کو منیٰ میں پہنچ کر صرف جمرہ عقبہ کی رمی کریں، رمی (کنکری مارنا) کا طریقہ یہ ہے کہ جمرہ کے سامنے کھڑے ہو کر داہنے ہاتھ سے پے درپے سات کنکریاں ماریں اور ہر دفعہ یہ دعا پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَجْماً لِلشَّيْطَانِ وَرِضاً لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجّاً مَبْرُوْراً وَّسَعْياً مَّشْكُوْراً وَّذَنْباً مَّغْفُوْراً۔

اس رمی کے بعد لبیک نہ پڑھیں، جمرہ عقبہ کی رمی سے فارغ ہو کر سب سے پہلے قربانی کر کے سر منڈوا کر یا بال کتروا کر احرام کھول ڈالیں، قربانی کرنا متمتع اور قارن پر واجب ہے، مفرد پر مستحب ہے، سر منڈانا افضل ہے، قربانی اور سر منڈانے کے بعد ظہر سے پہلے مکہ مکرمہ آ کر طواف زیارت کریں یہ حج کا آخری رکن ہے اگر پہلے سعی نہ کی ہو تو سعی بھی کر لیں اور منیٰ واپس ہو جائیں، منیٰ میں رات گذارنا ضروری ہے، ۱۰ تاریخ کو طواف زیارت کرنا افضل ہے اگر نہ ہو سکے تو ۱۱یا ۱۲ تاریخ کو طواف زیارت کر لیں۔

۱۲ تاریخ کو غروب آفتاب سے قبل طواف زیارت کرنا ضروری ہے ''ایام نحر'' (قربانی کے

تین دن) میں اگر طواف زیارت نہ کیا تو دم دینا ہوگا، پہلے دن ’’جمرہ عقبہ‘‘ کی رمی کا وقت فجر سے اگلے دن فجر تک ہے، مگر مسنون اور افضل یہی ہے کہ رمی جمار (شیطان کو کنکری مارنا)طلوع آفتاب کے بعد اور زوال سے پہلے ہو، کمزور وناتواں اور پردہ نشین مستورات کیلئے تاخیر رمی میں کوئی حرج نہیں ورنہ بلاعذررات کو ’’رمی جمار‘‘ (کنکریاں مارنا) مکروہ ہے۔

چوتھا اور پانچواں دن

۱۱، اور ۱۲ تاریخ کو تینوں جمرات کی رمی کریں جس کا وقت زوال کے بعد سے اگلے دن طلوع فجر تک ہے، زوال سے قبل رمی جمرات جائز نہیں، پہلے ’’جمرہ اولیٰ‘‘ جو (عام اصطلاح میں چھوٹا شیطان) کی پھر ’’جمرہ وسطیٰ‘‘ (درمیانی شیطان) پھر ’’جمرہ عقبہ‘‘ (بڑا شیطان) کی رمی کریں اور ہر کنکری کے ساتھ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں۔

۱۲ تاریخ کو غروب آفتاب سے پہلے بلا کراہت منیٰ سے مکہ معظمہ آسکتے ہیں، غروب آفتاب کے بعد آنا مکروہ ہے، اگر ۱۳ تاریخ کی صبح کو آپ منیٰ میں ہوں تو پھر بغیر رمی کے آنا جائز نہیں۔

اب اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرتے ہوئے مکہ معظمہ آجایئے خدا کے دربار میں حاضری کی عظیم الشان سعادت آپ کو حاصل ہوئی ، ساری عمر کی یہ دیرینہ تمنا اس کے فضل وکرم سے بخیر وخوبی پوری ہوئی ، تمام کارکنان وخادمان دارالعلوم حرم صولتیہ کی طرف سے بھی پرخلوص دلی مبارکباد قبول فرمایئے ۔دعا ہے کہ خداوند کریم کی دائمی رحمت شامل حال اور دین ودنیا کی نعمتیں ہمیشہ سب کو حاصل رہیں ۔

مقامات اجابت دعا

میدان عرفات، شب مزدلفہ، مزدلفہ میں وقت فجر کے بعد، رمی جمار کے بعد، جب کعبہ نظر آئے ،صفا، مروہ، مسعی ،مطاف ،مقام ابراہیم ،ملتزم ،حطیم اور خاص طور پر ’’میزاب رحمت‘‘ کے نیچے، ہربار زمزم پی کر، بیت اللہ کے اندر، حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان اور طواف وداع کے بعد۔ان خاص مقامات میں عاجزی وانکساری کے ساتھ دعا اور ذکر الٰہی میں مصروف رہنا چاہیے، ان مواقع میں وہ خاص دعائیں جو آنحضرت ﷺ نے فرمائی ہیں اگر یاد نہ ہوں تو دعا واستغفار، درود اور کلمہ طیبہ زیادہ سے زیادہ پڑھیں اور مجھے بھی دعا میں نہ بھولیں۔

مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم

حج اور عمرہ کا مختصر طریقہ

بعد الحمد والصلوٰۃ: گذارش آنکہ ہندوپاک سے حج کرنے والے حضرات چونکہ پہلے عمرہ اور پھر حج ادا کرتے ہیں جس کو "حج تمتع" کہا جاتا ہے اس لئے ذیل میں اس کا مختصر طریقہ لکھا جاتا ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسان اور قبول فرمائیں، آمین۔

(۱) پاکستان سے عمرہ کا احرام باندھ کر نیت کریں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ۔

(۲) مکہ معظّمہ پہنچ کر عمرہ کریں، طواف کے سات چکر اضطباع کے ساتھ جس میں پہلے تین چکروں میں رمل کریں، طواف مکمل کرکے دو نفل واجب الطواف ادا کریں۔

(۳) اس کے بعد صفا مروہ کے درمیان سعی کے سات چکر لگائیں، سعی مکمل کرکے سر کے بال منڈائیں یا انگلی کے پورے کے برابر کٹوائیں، عمرہ مکمل ہوا احرام ختم ہوا۔ یاد رہے کہ احرام میں جو طواف کیا جائے اس میں حجرِ اسود کا بوسہ نہ لیں کیونکہ اس پر خوشبو ہوتی ہے اس سے دم لازم ہوگا۔

(۴) ۷ رذی الحجہ کو گھر سے احرام باندھ کر معلم کے ہمراہ منیٰ جائیں، ۸ رکو منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹ رکی فجر کی نماز پڑھیں۔

(۵) ۹ رذی الحجہ کو صبح عرفات جائیں وہاں ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کریں اور کھڑے ہو کر خوب دعائیں کریں، نمازوں کا طریقہ معلم الحجاج میں دیکھ لیں۔

(۶) غروب آفتاب کے بعد مغرب پڑھے بغیر عرفات سے نکل کر مزدلفہ جائیں اور وہاں عشاء کے وقت مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت سے ادا کریں، رات بھر دعائیں کریں، ۷۰ کنکریاں جمع کریں۔

(۷) ۱۰ رکو صبح فجر پڑھ کر تھوڑی دیر دعائیں کرکے منیٰ کو جائیں اور منیٰ میں صرف بڑے جمرہ کو ۷ کنکریاں ماریں، اس کے بعد قربانی کریں، پھر سر منڈا کر احرام اتار دیں، اس کے بعد حرم جاکر طواف زیارت کریں اور حج کی سعی کریں۔

(۸) اس کے بعد منیٰ واپس آ جائیں اور ۱۱، ۱۲ کو زوال کے بعد تینوں جمروں کو ۷، ۷ کنکریاں ماریں، پہلے چھوٹے کو پھر درمیان والے کو پھر بڑے کو، کنکریاں خود ماریں کسی دوسرے کو نہ مارنے دیں ورنہ دم لازم آئے گا۔

(۹) ۱۲ کی رمی کر کے واپس مکہ مکرمہ آ جائیں حج مکمل ہو گیا، اس کے بعد واپسی سے قبل طواف وداع ضرور کریں۔

(۱۰) معلم کے پروگرام کے مطابق مدینہ منورہ حاضری دیں اور اس کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوش نصیبی سمجھیں۔ آخر میں التجاء ہے کہ اپنی دعاؤں میں ارکین وخدام جامعہ کو بھی یاد رکھیں۔

حج وعمرہ کی پوری تفصیل اب حضرت مولانا مشرف علی تھانوی مدظلہم کے مضمون "رہنمائے حجاج" میں ملاحظہ فرمائیں۔

خزینہ علوم ومعارف

معارف مدنی

افادات

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ

شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس سرہ کے تفسیری، حدیثی، فقہی افادات، سلوک وتصوف سے متعلق روح پرور مضامین اور تحقیقات عالیہ پر مشتمل ایک عظیم علمی مجموعہ

جمع وترتیب

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذی قدس سرہ

ناشر: ادارہ اشرف الامداد

جامعہ صیانۃ العلوم گلشن اشرف اسلام نگر سندر ملتان روڈ لاہور

شیخ الحدیث حضرت مولانا مشرف علی تھانوی مدظلہم

رہنمائے حجاج

حج کا آسان طریقہ

پہلا مرحلہ

(۱) سب سے پہلے اپنی نیت درست کیجئے، حج صرف اللہ کی رضا کیلئے کرنا ہے کسی شہرت، نام ونمود یا سامان کی خریداری کیلئے نہیں۔

(۲) اگر کسی کا قرض آپ کے ذمہ ہے تو ادا کردیں یا صاحب حق سے مہلت لے لیں یا معاف کرالیں، کسی سے لڑائی ہو، بول چال بند ہو تو صلح کرلیں، آپ کے حق جو دوسروں کے ذمے ہیں وہ جہاں تک ہوسکے معاف کردیں۔

(۳) ضروری سامان فراہم کریں، سامان زیادہ ہرگز نہ لیں مندرجہ ذیل سامان کافی ہے:

(۱) احرام کی ۳،۴ چادریں (۲) ایک بیلٹ (۳) قینچی، چپل یا ایسا جوتا جس میں انگوٹھے کے جوڑ سے اوپر کی ہڈی کھلی رہے ۲ عدد (۴) چار جوڑے کپڑے (۵) بچھانے کی ایک چادر، اوڑھنے کی ایک چادر (۶) ایک بیگ سامان کیلئے، ایک بیگ چھوٹا سا صرف اس مقصد کیلئے جس میں احرام کی چادریں اور ایک جوڑی چپل اور بیلٹ رکھ لیں تا کہ جب احرام باندھیں تو کپڑے اتار کر اس میں رکھ دیں۔ سامان کا بیگ ایئرپورٹ پر (لگیج میں) جمع کرادیں اور چھوٹا بیگ اپنے ہمراہ رکھیں (۷) ایک کندھے پر لٹکانے والا بیگ کاغذات رکھنے کیلئے (۸) ایک کتاب معلم الحجاج یا معین الحجاج، ایک بال پن، دو چار سادے کاغذ۔

(۴) مندرجہ ذیل اشیاء میں سے کوئی چیز ہمراہ نہ لیں:

کسی قسم کی نشہ آور چیز حتی کہ سگریٹ، پان، تمباکو، نسوار، کھانے پینے کی کوئی چیز، کسی قسم کا تیل، چاقو، بلیڈ، سیفٹی، استرا وغیرہ اس قسم کی کوئی بھی چیز کسٹم کے وقت پریشانی کا باعث ہوسکتی ہے۔

کسی دوسرے کا کوئی سامان اپنے ہمراہ نہ لیں خاص طور پر بند پیکٹ ہرگز نہ لیں۔

(۵) روانگی کی تاریخ سے چار پانچ دن قبل شیڈول کارڈ لے کر حاجی کیمپ جائیں اور وہاں

جا کر ٹیکہ لگوا کر میڈیکل سرٹیفکیٹ حاصل کرلیں۔

اگر کسی مرض کی وجہ سے آپ کے زیر استعمال کچھ دوائیں ہیں تو وہاں کے ڈاکٹر سے آپ وہ دوائیں میڈیکل کارڈ پر درج کرالیں، بغیر اندراج کے کوئی دوا ہمراہ لے جانا قانوناً جرم ہے۔

دوسرا مرحلہ

حاجی کیمپ روانگی

(۱) وزارت حج کی طرف سے جو شیڈول کارڈ ملا ہے اس پر روانگی کی درج تاریخ سے دو دن قبل حاجی کیمپ جانا ہے وہاں جانے کیلئے بنک کی فوٹو والی رسید اور حج شیڈول کی رسید اور دو تصویریں لے کر حاجی کیمپ جائیے وہاں پہنچ کر مندرجہ ذیل کام کرنے ہیں:

(۲) آپ کے شیڈول کارڈ پر PK لکھا ہے تو سیدھے پی آئی اے کے دفتر کاؤنٹر پر جا کر شیڈول کارڈ دکھا دیجئے وہ کچھ دیر بعد آپ کا پاسپورٹ اور ٹکٹ آپ کے حوالے کردیں گے، اس کو لے کر یہ دیکھئے کہ پاسپورٹ میں حج کا ویزا لگا ہوا ہے یا نہیں، ٹکٹ پر کونسی تاریخ کا اندراج ہے۔

(۳) اگر شیڈول کارڈ سعودی ائرلائن کا ہے تو اس کاؤنٹر سے اسی طرح کاغذات حاصل کرلیں۔

(۴) اس کے بعد جس بنک میں آپ نے رقم جمع کرائی تھی اس کے کاؤنٹر پر جائیے وہاں پاسپورٹ اور بنک کی رسید جمع کرا دیجئے اور ان سے ٹوکن لے کر انتظار کیجئے، کچھ دیر کے بعد وہ آپ کو آواز دے کر منظور شدہ کرنسی اور پاسپورٹ دیں گے، کرنسی ٹریولنگ چیک کی شکل میں ہوگی اور 56 ریال ہوں گے، ٹریولنگ چیک پر ایک دستخط بنک کے افسر کے سامنے کرنے ہوں گے صرف ایک ہی جگہ دستخط کریں، ٹریولنگ چیک اور ان کی رسید خوب غور سے دیکھ لیں رسید کو لیمینیشن کرالیں نیز بنک والے پاسپورٹ کا ایک صفحہ الگ کرکے دیں گے اس کو بھی لیمینیشن کروا کر خوب احتیاط سے رکھ لیں۔

(۵) اس کے بعد ڈاکٹر سے خون کا گروپ ٹیسٹ کروالیں، گروپ کی رسید لے کر اپنا کارڈ بنوالیں کارڈ کیلئے دو تصویریں دینی ہوں گی وہ دے کر کارڈ حاصل کرلیں۔

(۶) اس کے بعد ایک کاؤنٹر پر آپ کا بریسلٹ بنانے والے بیٹھے ہیں ان کو پاسپورٹ دکھائیں وہ سلور کا بریسلٹ بنا کر دیں گے جو دوران سفر حج کلائی پر باندھے رکھیں، ان کاموں سے

فارغ ہو کر گھر واپس آ جائیں۔

تیسرا مرحلہ

حج کیلئے روانگی:

فلائٹ کے ٹائم سے کم از کم آٹھ گھنٹے قبل حاجی کیمپ جانا ہے، آج مندرجہ ذیل کام کرنے ہیں:

(۱) گھر سے غسل کریں کیونکہ حاجی کیمپ یا ائرپورٹ پر مشکل ہوگا۔

(۲) پنے تمام کاغذات سنبھال کر گلے میں لٹکانے والے بیگ میں رکھ لیں، سامان چیک کر لیں۔

(۳) بہتر ہے گھر سے دو نفل پڑھ کر دعا کر کے روانہ ہوں۔

(۴) حاجی کیمپ پہنچ کر گیٹ پر پاسپورٹ چیک کروادیں اس کے بعد اندر انتظار گاہ میں بیٹھ جائیں، جب کسٹم کا عملہ آ جائے تو اپنا پاسپورٹ ان کے حوالے کردیں اور سامان کا بڑا بیگ بک کرادیں، چھوٹا بیگ جس میں احرام کی چادریں اور چپل ہو وہ ہمراہ رکھ لیں، اس کے بعد بس میں بیٹھ جائیں۔

(۵) ائرپورٹ پہنچ کر جلد از جلد وضو کر کے احرام کی چادر باندھ لیں اور ایک چادر اوپر اوڑھ لیں، بیلٹ کس لیں اور احتیاطاً جو ریال بنک سے ملے ہیں وہ بیلٹ کی جیب میں رکھ لیں بلکہ اگر ہو سکے تو کچھ ٹریولنگ چیک بھی رکھ لیں۔

(۶) اس کے بعد دو نفل برائے احرام سر ڈھانک کر پڑھیں، سلام پھیر کر پہلے سر کھولیں اس کے بعد نیت کریں اور تلبیہ پڑھیں۔

(۷) پاکستان سے جانے والے اکثر حاجی حضرات کیونکہ حج تمتع کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں سے صرف عمرے کا احرام باندھ کر جائیں مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ کر کے احرام کھول دیں سادے کپڑے پہن لیں پھر حج کے موقع پر ۸/ ذی الحجہ کو یا جب معلم جانے کیلئے کہے حج کا احرام باندھیں، اس لئے یہاں تمتع کے طریقہ پر گفتگو کر رہے ہیں۔

تمتع کرنے والے نفلیں پڑھ کر یوں نیت کریں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ اے اللہ! میں عمرے کا ارادہ کرتا ہوں اس کو میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما۔

اس کے بعد تلبیہ تین مرتبہ بلند آواز سے پڑھیں، عورتیں آہستہ آواز سے پڑھیں (عورتوں کے احرام کا بیان کتاب کے آخر میں دیکھیں) لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ،

إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ تلبیہ کے الفاظ یاد کر لینے چاہئیں ان میں کمی جائز نہیں۔

(۸) نیت اور تلبیہ کے بعد احرام شروع ہو گیا اب احرام کی تمام پابندیوں کا خیال رکھیں۔

(۹) جب جہاز میں جانے کا اعلان ہو تو قطار بنا کر وقار کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے جہاز میں بیٹھ جائیں۔

(۱۰) ساڑھے پانچ گھنٹے کا سفر ہے دوران سفر کھانا ملتا ہے اس میں بعض مرتبہ خوشبودار ٹشو ہوتا ہے اس کے استعمال سے گریز کریں، راستہ بھر تلبیہ پڑھتے رہیں دعائیں کرتے رہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

(۱۱) جدہ پہنچ کر سب سے پہلے امیگریشن کا مرحلہ ہے اس کیلئے مرد اپنا پاسپورٹ اپنے پاس رکھیں اور عورتیں اپنا پاسپورٹ اپنے پاس رکھیں دونوں کو الگ الگ جانا ہوگا۔ ایمیگریشن کے بعد الگ کمروں سے گذرنا ہوگا یہاں جامہ تلاشی ہوگی، اس کے بعد سب ایک ہال میں جمع ہوں گے یہاں وہ سامان ہوگا جو پاکستان میں حاجی کیمپ میں جمع کرایا تھا وہ شناخت کر کے اٹھا لیجئے اسی ہال میں کسٹم کا عملہ ہے ان کو سامان دکھا کر ان سے مہر لگوائیے اس کے بعد سامان لے کر باہر نکل جائیں، باہر نکلتے ہی کاؤنٹر بنے ہوئے ہیں پاسپورٹ ان کو دکھائیے وہ بس ٹکٹ اور معلم کا مکتب نمبر الاٹ کریں گے، اس کے بعد بڑی ٹرالیوں پر رکھ کر آپ کا سامان بس اسٹینڈ پر پہنچایا جائے گا اس کے ساتھ ساتھ آپ بھی بس اسٹینڈ پر چلے جائیں۔

(۱۲) بس اسٹینڈ پر پاکستانی اور سعودی عملہ ہوگا وہ آپ کے پاسپورٹ لے لے گا اور آپ کو بس میں بٹھا کر مکہ مکرمہ کیلئے روانہ کر دے گا، اب آپ مکہ معظمہ سے پہلے بس سے نہ اتریں کو بس ایک جگہ جا کر رکے گی مگر وہاں اترنے سے بعض مرتبہ بسیں ایک جیسی ہونے کی وجہ سے انسان غلط بس میں بیٹھ جاتا ہے اور پھر پریشانی ہوتی ہے۔

چوتھا مرحلہ

مکہ معظّمہ حاضری، قیام اور عمرہ

(۱) بس آپ کو لے کر مکہ معظّمہ پہنچے گی اور بس والا آپ کو آپ کے معلم کے یہاں اتارے گا، معلم کے یہاں اتر کر آپ کو پہلے پیلے رنگ کا کارڈ دے دیا جائے گا اور ایک بازو میں پہننے کی پٹی دی

جائیگی دونوں پر معلم کا نام، مکتب نمبر اور پتہ درج ہوگا اس کو حفاظت سے رکھیں، آپ کا پاسپورٹ معلم کے پاس ہوگا یہی کارڈ اور پٹی آپ کی علامت ہوگی۔

(۲) اس کے بعد جن لوگوں کی رہائش سرکاری ہوگی ان کو بلڈنگ پر پہنچایا جائے گا اپنا بلڈنگ نمبر اپنے کارڈ پر لکھ لیں اور جن کی رہائش اپنی ہوگی وہ اپنا سامان لے کر جاسکیں گے، اپنی رہائش ہو تو رہائش کا انتظام کر کے سامان رکھ کر تھوڑی دیر آرام کریں اس کے بعد عمرہ کی تیاری کریں۔

(۳) اس کے بعد عمرہ کی ادائیگی کیلئے مسجد حرام کی طرف چلیں کمرہ سے وضو کرلیں اور لبیک پڑھتے ہوئے عمرہ کیلئے مسجد حرام کی طرف چلیں، مسجد کے پاس پہنچ کر سب سے پہلے دروازہ کا نمبر غور سے دیکھیں کہ آپ کس راستہ سے کس نمبر گیٹ پر پہنچے ہیں تاکہ واپسی میں اور دوبارہ آنے میں دقت نہ ہو۔

(۴) مسجد میں ادب سے داہنا پاؤں اندر رکھیں اور دعا پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور نگاہیں نیچی رکھ کر اندر چلیں سیڑھیاں اترتے رہیں مگر نگاہ اوپر اس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک آپ صحن میں نہ پہنچ جائیں، جب صحن میں پہنچ جائیں تو نگاہیں اٹھا کر بیت اللہ کو دیکھیں اور تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّتَشْرِيْفًا کہیں اس کے بعد دعا کریں اس وقت جو دعا کریں گے وہ قبول ہوجائے گی۔

(۵) بہترین دعا یہ ہے اے اللہ! میری تمام نیک دعائیں اور نیک تمنائیں قبول فرما اور بری خواہشات سے حفاظت فرما، میری حاضری قبول فرما، میرے تمام گناہ معاف فرما، میرا حج وعمرہ قبول فرما، ان اعمال کی توفیق دے جن سے تو راضی ہو، ان اعمال سے بچا جن سے تو ناراض ہو۔ دیر تک دعا مانگیں دعا سے قبل بھی لبیک پڑھیں اور دعا کے بعد بھی لبیک پڑھیں، اس کے بعد لبیک پڑھتے ہوئے بیت اللہ کی طرف چلیں اور حجر اسود کے سامنے پہنچیں۔

(۶) حجر اسود کے سامنے پہنچ کر پہلے احرام کی چادر کو داہنے ہاتھ کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالیں، داہنا کندھا ننگا کریں اس کو اضطباع کہتے ہیں یہ ہیئت اب پورے طواف میں رہے گی، اس کے بعد بیت اللہ کی طرف منہ کر کے طواف کی نیت کریں اے اللہ! میں عمرے کے طواف کے سات چکروں کی نیت کرتا ہوں اس کو میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما اور اس کے بعد پٹی پر آ کر

پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں پھر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف کر کے یہ کہیں بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اس کے بعد ہتھیلیوں کو بوسہ دیں اور رخ سیدھا کر کے اکڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے پہلوانوں کی طرح پنجوں کے بل چلیں، اس طرح چلنے کو رمل کہتے ہیں مردوں کو پہلے تین چکروں میں رمل کرنا سنت ہے، تیسرا کلمہ پڑھتے ہوئے چلیں اور رکن یمانی تک تیسرا کلمہ یا جو دعائیں یاد ہوں خواہ کسی زبان میں ہوں پڑھتے رہیں، رکن یمانی سے حجر اسود تک یہ دعا پڑھیں رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

(۷) طواف شروع کرتے ہی لبیک پڑھنا ختم ہو جائے گا، دوران طواف بیت اللہ پر نظر نہ پڑے بلکہ نظریں نیچی رہیں نیز دوران طواف بیت اللہ کی طرف سینہ اور پشت بھی نہ ہو۔

(۸) چکر پورا ہونے پر جس رخ سے چل رہے ہیں پٹی پر اسی رخ سے کھڑے ہو کر صرف بائیں طرف تھوڑا سا مڑ کر ہتھیلیوں کو حجر اسود کی طرف کر کے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہہ کر بوسہ دیں، اس طرح سات چکر پورے کریں ہر چکر میں استلام کرنا ہو گا۔

(۹) طواف حطیم کے باہر باہر ہو گا حطیم میں داخل نہ ہوں ورنہ طواف ٹوٹ جائے گا۔

(۱۰) طواف کے سات چکر مکمل کر کے دو رکعت واجب الطواف ادا کریں، اگر مقام ابراہیم کے پیچھے جگہ ملے تو بہت اچھا ہے ورنہ جہاں مطاف میں یا حرم میں جگہ ملے پڑھ لیں۔

(۱۱) اس کے بعد زم زم پئیں۔

(۱۲) اس کے بعد پھر پٹی پر آ کر سعی کیلئے نواں استلام کریں اور پیچھے مڑ کر سعی کیلئے صفا کی طرف چلے جائیں۔

(۱۳) صفا پر پہنچ کر دیکھیں جہاں سے بیت اللہ نظر آئے وہاں کھڑے ہو کر اس طرح نیت کریں، یا اللہ! میں عمرے کی سعی کے سات چکروں کی نیت کرتا ہوں اس کو آسان فرما اور قبول فرما، پھر دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں جیسے دعا کیلئے اٹھاتے ہیں اور بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہہ کر چہرے پر پھیر لیں پھر دعا اور رغوب تسبیح و تہلیل کریں اور اس کے بعد مروہ کی طرف روانہ ہو جائیں۔

(۱۴)تھوڑی دور چلنے کے بعد سبز رنگ کے ستون آئیں گے ان کے درمیان مرد حضرات نسبۃً تیز چلیں سبز ستون کے بعد اپنی رفتار سے چلیں، سبز ستون کے درمیان یہ دعا کریں رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ سعی کے درمیان جو دعائیں یاد ہوں خواہ کسی بھی زبان میں ہوں وہ پڑھتے رہیں یا صرف تیسرا کلمہ پڑھتے رہیں۔

(۱۵)مروہ پر پہنچ کر ایک چکر مکمل ہوگا، سعی میں صفا سے مروہ تک ایک چکر اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر ہوتا ہے اس لئے صفا سے سعی شروع ہوتی ہے اور ساتواں چکر مروہ پر مکمل ہوتا ہے، صفا اور مروہ پر دعائیں مانگنا سنت ہے۔

(۱۶)سعی کے سات چکر مکمل کر کے باہر نکلیں اور حجام سے مرد اپنا سر منڈا دیں اور عورتیں اپنے بالوں کو انگلی کے اوپر لپیٹ کر کاٹ دیں یا خود کاٹیں یا شرعی محرم سے کٹوائیں نامحرم سے نہ کٹوائیں سعی کے بعد دو نفل پڑھنا بھی مستحب ہے۔

(۱۷)عمرہ سے فراغت کے بعد دوران قیام مکہ معظّمہ خوب طواف کریں اور چاہیں تو نفلی عمرہ بھی کریں۔

(۱۸)اس کے بعد جتنی جلد ممکن ہو ایک کاغذ پر اپنا نام، ولدیت، ملک اور شہر کا نام، جدہ پہنچنے کی تاریخ، فلائٹ نمبر لکھ کر دو تصویروں کے ساتھ معلم کو دے دیں تاکہ وہ کمپیوٹر کارڈ بنا کر آپ کو دے سکے، اس کے ساتھ ہی معلم سے مدینہ منورہ کا پروگرام معلوم کریں۔

پانچواں مرحلہ

قیام مکہ معظّمہ اور نفلی عمرے:

مکہ معظّمہ میں اگر رہائش سرکاری ہو تو معلم آپ کو بلڈنگ پر پہنچا دے گا سرکاری رہائش میں ایک کمرہ میں متعدد حاجیوں کو قیام کرنا ہوتا ہے اس میں مرد بھی ہوتے ہیں اور بعض عورتیں بھی اسی کمرہ میں ہوتی ہیں، آپ حج کی مقدس عبادت انتہائی مقدس سرزمین پر ادا کرنے کیلئے حاضر ہوئے ہیں یہ وہ سرزمین ہے جہاں ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ گنا ملتا ہے مگر یاد رہے کہ گناہ کا عذاب بھی بہت زیادہ ہوگا بلکہ اس سرزمین پر گناہ کے صرف ارادہ کرنے پر بھی عذاب ہوگا اس لئے غیبت، چوری اور نامحرموں کو دیکھنے، ان سے مزاح کرنے سے بچنا بہت ضروری ہے، خیال رہے کہ آپ کی ذات سے

کسی کو تکلیف نہ پہنچے لڑائی جھگڑے سے بچئے۔

(۲)حرم کے وضوخانوں پر رش ہوتا ہے اس لئے بلڈنگ میں جو باتھ روم ہوں وہیں ضروریات پوری کریں اور وہیں سے وضو کر کے حرم جائیں۔

(۳)مرد حضرات نماز حرم جا کر جماعت سے پڑھیں غفلت کی وجہ سے حرم کی نمازیں ضائع نہ کریں یہ موقع زندگی میں بار بار نصیب ہونا مشکل ہوتا ہے اور عورتوں کو مکان پر پڑھنا افضل ہے۔

(۴)حاجی حضرات کے پاس شروع میں پیسے ہوتے ہیں اور ہر طرف بازار جگمگا رہے ہیں اس لئے وہ خریداری میں وقت اور پیسہ صرف کرنے میں دریغ نہیں کرتے انہیں اندازہ نہیں ہوتا کہ آئندہ حج کے اخراجات کتنے ہوں گے بعد میں پریشانی ہوتی ہے اس لئے خریداری کا شوق حج سے فارغ ہو کر اپنا بجٹ دیکھ کر آخر میں پورا کریں۔

(۵)اگر رہائش سرکاری نہ ہو بلکہ خود انتظام کرنا ہو تو بلاوجہ محض آرام کے لالچ میں مہنگے ہوٹلوں میں جگہ تلاش نہ کریں زیادہ وقت حرم میں گذرنا ہے اگر جگہ قدرے کم کرایہ کی بھی ہو تو مضائقہ نہیں جو پیسے بچیں وہاں صدقہ کردیں اور ایک لاکھ گنا ثواب حاصل کریں۔ سستی جگہ تلاش کرنی ہو تو باب عبدالعزیز کے سامنے مسفلہ میں مناسب ترین جگہ کم کرایہ پر آسانی مل سکتی ہے اس سے بہتر جگہ درکار ہو تو باب عمرہ سے نکل کر شارع خالد بن ولید پر مل سکتی ہے، مروہ کے پیچھے چھتہ بازار میں بھی جگہ مناسب کرایہ پر مل سکتی ہے اسی طرح محلّہ شامیہ میں بھی جگہ مل جاتی ہے مگر وہ قدرے گراں ہوتی ہے۔

(۷)اپنے جوتوں کیلئے ایک تھیلہ سلوا کر ساتھ لے جائیں اس میں رکھ کر اپنے پاس رکھیں یا شاپنگ بیگ میں رکھ کر اپنے پاس رکھ لیں، جوتے گم ہوجانے کی صورت میں نئے چپل خرید کر پہنیں گیٹ کے باہر پڑے ہوئے کسی دوسرے کے چپل کا استعمال جائز نہیں اور دانستہ اپنے چپل کی جگہ دوسرے کی چپل یا جوتا اٹھانا چوری ہے اور حرم میں چوری کرنا بہت ہی بڑا گناہ ہے۔

(۸) مکہ معظّمہ میں جگہ جگہ پاکستانی، ہندوستانی کھانوں کے ہوٹل ہیں اور کھانا اتنا زیادہ ملتا ہے کہ ایک آدمی کی ضرورت سے زیادہ ہوتا ہے بہتر ہے کہ اپنے ساتھ دو تین حاجیوں کو شریک کرلیں اور چار آدمی دو کھانے خرید کر رقم آپس میں تقسیم کرلیں بلاوجہ کھانا بچا کر اس کو ضائع کرنا اور روٹیاں و سالن کوڑے کے برتن میں ڈالنا بہت برا ہے۔

(۹) نفلی عمرے کا ارادہ ہوتو اپنی رہائش گاہ سے احرام کی چادریں باندھ کر باب الفہد کے سامنے آجایئے یہاں سے مسجد عائشہ کیلئے بسیں اور ویگنیں چلتی ہیں بسوں پر عمرہ یا تنعیم لکھا ہوا ہے اور ویگن والے آوازیں لگاتے ہیں عمرہ عمرہ، ان میں بیٹھ کر مسجد عائشہ جایئے وہاں جاکر پہلے سر ڈھک کر مسجد میں دو نفلیں تحیۃ المسجد پڑھیئے اور اس کے بعد سر ڈھک کر دو نفلیں احرام عمرہ کی ادا کریں پھر سر کھول کر نیت کریں اور تلبیہ پڑھیں، نیت و تلبیہ اسی طرح پڑھنا ہے جیسے احرام باندھتے وقت اپنے ملک میں پڑھا تھا اس کے بعد لبیک پڑھتے ہوئے باہر آکر بس میں بیٹھ جائیں، وہ بس آپ کو حرم پہنچادے گی، آکر اسی طرح عمرہ کیجئے جس طرح پہلے کیا تھا۔

(۱۰) ہر عمرے کے بعد سر پر استرا پھروانا واجب ہے خواہ بال ہوں یا نہ ہوں، عورتوں کیلئے اسی طرح بال کاٹنا ضروری ہے۔

(۱۱) رہائش گاہ سے چادریں باندھنے کیلئے اس لئے مشورہ دیا گیا ہے تاکہ اترے ہوئے کپڑے سنبھالنے کی زحمت نہ ہو کیونکہ حرم کے اندر کپڑے شاپنگ بیگ میں لے جانا بھی منع ہے۔

(۱۲) سرکاری بسیں ۲ ریال ایک طرف کے لیتی ہیں ویگنوں کا رُخ مختلف ہے۔

(۱۳) مکہ معظّمہ میں باب الفہد اور باب العمرہ کے درمیان سامنے کی سمت مغرب کی طرف داہنے ہاتھ کی جانب سڑک جارہی ہے جس کا نام شارع جبل کعبہ ہے جب اس پر چلیں تو بائیں ہاتھ کی جانب سے سرنگ آرہی ہے جہاں وہ سرنگ باہر نکلتی ہے اس سے تھوڑا سا آگے چلیں تو بائیں ہاتھ گلی میں مدرسہ صولتیہ ہے، یہ بزرگوں کی یادگار ہے اس کی زیارت بھی کریں اور حج و عمرے کے مسائل معلوم کرنا ہوں تو وہیں سے معلوم کریں، حج کی قربانی کی سہولت بھی یہاں حاصل ہوسکتی ہے نیز امانت رکھنے کی بھی سہولت ہے۔

(۱۴) مدرسہ صولتیہ سے طواف کی دعائیں، سعی کی دعائیں، عرفات کی مناجات اور مدینہ منورہ حاضری کیلئے معروض ادب کتابیں حاصل کرلیں ان شاء اللہ بہت نفع ہوگا۔

(۱۵) مکہ معظّمہ کا چپہ چپہ بابرکت ہے لیکن قدیم آثار اب بہت کم ہیں بہتر ہے کہ زیارتوں میں وقت صرف کرنے کے بجائے حرم کے اندر وقت گذارا جائے۔

(۱۶) اگر مدینہ منورہ کا سفر حج سے پہلے ہو تو پہنچنے کے دو دن بعد معلم سے مدینہ منورہ کا پروگرام

معلوم کرلیں اوراس کی ہدایت کے مطابق عمل کریں کیونکہ اکثر حجاج آخر میں جاتے ہیں اس لئے ہم اس کتابچہ کے آخر میں حج کے بیان کے بعداس کی تفصیل لکھ رہے ہیں اس کوغور سے پڑھ لیں۔

چھٹا مرحلہ

حج کی تیاری

(۱) ۵رذی الحجہ کومعلم کے یہاں جاکرمنیٰ وعرفات کے خیموں کے کارڈ حاصل کریں، اس کیلئے معلم کواپنا نام، ولدیت اور اگرتصویر والا کمپیوٹر کارڈ بن گیا ہوتو وہ جمع کرادیں ورنہ مکہ معظمہ آمد کی تاریخ اورفلائٹ نمبر لکھ کردے دیں تاکہ وہ منیٰ وعرفات کے کارڈ دے سکے۔

(۲) سات ذی الحجہ کی شام کوبعدمغرب یا عشاء اپنے کمرہ سے حج کا احرام باندھ لیں کیونکہ حرم میں رش بہت ہوگا اس لئے کمرہ ہی میں نفلیں پڑھ کراحرام باندھ لیں اورحج کی نیت کرلیں اس کے بعد لبیک پڑھیں، اب حج کا احرام شروع ہوگیا تمام ممنوعات احرام سے بچیں۔تلبیہ اس وقت سے شروع ہوکردس ذی الحجہ کوجمرہ عقبہ کی رمی شروع کرنے پرختم ہوگا۔

(۳) احرام باندھ کراپنے ہمراہ چھوٹے بیگ میں ایک جوڑا کپڑے اورچادریں رکھ لیں یہ بیگ لے کرجانا ہوگا۔

(۴) مناسب ہوگا کہ منیٰ وعرفات کیلئے ایک چٹائی خریدلیں اورپانی کی بوتل لے لیں، یہ سامان بھی بہت زیادہ ہے اگراوڑھنے کی چادرنہ لیں تب بھی کام چل جائے گا، یہ سب سامان لے کرمعلم کے یہاں پہنچ جائیں معلم کے یہاں رات کوبسیں آئیں گی جوآپ کومنیٰ پہنچائیں گی، منیٰ کا فاصلہ زیادہ نہیں ہے پیدل بھی جاسکتے ہیں مگرپہلی مرتبہ جانے والوں کوخیمے تلاش کرنا دشوار ہوتا ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ معلم کی بسوں سے سفرکریں۔

(۵) ۸رذی الحجہ یوم الترویہ کہلاتا ہے اس دن منیٰ میں ظہر سے لے کر۹رذی الحجہ کی فجر تک پانچ نمازیں پڑھنا سنت ہے، یہ جگہ انتہائی بابرکت ہے اس لئے یہاں سارا دن اللہ کی عبادت میں گذارنا چاہئے، زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں، ذکرکریں، باتوں میں وقت ضائع نہ کریں اس سے انسان غیبت میں مبتلا ہوجاتا ہے جوگناہ کبیرہ ہے، وضواوراستنجے میں رش کی وجہ سے لائن لگتی ہے اس میں لڑائی جھگڑے اورفضول گفتگو سے سخت پرہیز کریں۔

(۶)۹رذی الحجہ مقدر کی بارآوری کا دن ہے، منیٰ میں فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد معلم کی بسیں عرفات لے جانے کیلئے آتی ہیں لیکن افراد زیادہ ہوتے ہیں بسیں کم آتی ہیں اس لئے انتظار کرنا پڑتا ہے، اس میں جلدی نہ کریں خیمہ سے نکل کر باہر سڑک پر کھڑے ہوکر خواہ مخواہ الجھنا اور تھکنا بے فائدہ ہے، آہستہ آہستہ بسیں آتی رہیں گی اور تمام حجاج کو ان شاء اللہ عرفات پہنچادیا جائے گا، یہاں بھی معلم کے کارندوں سے الجھنا بے کار ہے۔

(۷)عرفات کے میدان میں حاضری ہی کا نام حج ہے یہاں حاضری نصیب ہوگئی تو سمجھئے کہ زندگی کا مقصد عظیم حاصل ہوگیا، آج ساری تمنائیں پوری ہونے کا وقت آ گیا، آج زندگی بھر کے گناہوں سے معافی مانگ کر پاک صاف ہونے کا وقت آ گیا، آج اللہ تعالیٰ کی بے پناہ رحمتوں سے اپنے دامن اور جھولیوں کے بھرنے کا وقت آ گیا، اپنے مقدر کی بارآوری پر اللہ کا جتنا شکرادا کریں کم ہے۔
خبردار! عرفات کی حاضری کا ایک لمحہ بھی غفلت سے نہ گذرے، آج کا ایک ایک لمحہ بہت قیمتی ہے۔

(۸)عرفات میں وقوف کا وقت زوال کے بعد سے اگلے دن کی صبح صادق تک ہے جبکہ غروب آفتاب تک عرفات میں رہنا واجب ہے، حنفیہ کے نزدیک کیونکہ جمع بین الصلوتین کیلئے بہت سی شرطیں ہیں جو وہاں پوری نہیں ہوتیں اس لئے حنفی حضرات کیلئے مناسب یہی ہے کہ ظہر کے وقت ظہر کی نماز اور عصر کے وقت عصر کی نماز اپنے خیمہ میں جماعت سے ادا کریں۔

نیز حنفیہ کے نزدیک قصر کرنا مسافر کیلئے ضروری ہے اس کا مسئلہ اچھی طرح معلوم کر کے اگر امام مسافر ہو تو قصر کرے ورنہ ۴ رکعت پڑھائے، حنفیہ کے نزدیک قصر حج کا عمل نہیں۔

(۹)نماز کے بعد دعاؤں کا وقت ہے کھلے آسمان کے نیچے بہتر ہے کہ ننگے پیر کھڑے ہوکر خوب دعائیں کریں، کثرت سے استغفار کریں، رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگیں، آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کریں اور اللہ تعالیٰ سے خود کو اس عہد پر ثابت قدم رکھنے کی التجاء کریں۔

(۱۰)رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان عرفہ کے دن میدان عرفات میں بعد زوال قبلہ رخ ہوکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۱۰۰ مرتبہ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پوری ۱۰۰ مرتبہ اور درود ابراہیمی اس طرح اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ ۱۰۰ مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا اے میرے فرشتو! اس بندہ کی کیا جزا ہے جس نے میری تسبیح وتہلیل، تکبیر، تعظیم، تعریف وثنا کی اور میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا؟ اے میرے فرشتو! تم گواہ رہنا میں نے اس کو بخش دیا اور اس کی شفاعت قبول کی اور اگر وہ اہل عرفات کیلئے شفاعت کرتا تو بھی میں قبول کرتا (درمنثور)

(۱۱) خوب دل لگا کر دعائیں کریں، جن لوگوں نے دعاؤں کی درخواست کی ہے ان سب کیلئے خوب دعائیں، کریں اپنے لئے اور سب کیلئے بار بار حج وعمرہ کی سعادت میسر آنے کی دعا کریں۔

نوٹ: تمام حجاج کرام سے عاجزانہ التجاء ہے کہ ناچیز مشرف علی تھانوی اور اس کے اہل وعیال، بہن بھائی اور والدین واعزہ واحباب کیلئے بھی دعا فرمادیں کہ حق تعالیٰ ہمارے ایمان واعمال صالحہ قبول فرمائے، ہماری تمام لغزشوں سے درگذر فرمائے اور ہم سب سے راضی ہوجائے اور ہمیں راضی کردے، آمین۔

(۱۲) میدان عرفات میں کسی چیز کو مارنے سے بچیں، گھاس وغیرہ کے تنکے اکھاڑنا منع ہے۔

(۱۳) حج وعمرے کے مسائل پر شروع میں دو مستند کتابوں (معلم الحجاج اور معین الحجاج) کا ذکر ہو چکا ہے یہ کتابچہ صرف انتظامی امور اور پیش آمدہ دشواریوں سے بچنے کی تدابیر پر مشتمل ہے اس لئے اس میں مسائل بیان کرنے کا اہتمام نہیں کیا گیا ہے، مسائل ان دونوں کتابوں سے دیکھ کر اچھی طرح احتیاط سے عمل کریں بلکہ ان کتابوں کے مسائل کسی عالم سے سمجھ لیں، عام طور پر لوگوں کو مسائل بتانے کا شوق ہوتا ہے محض لوگوں کے کہنے سے یا کسی کو عمل کرتا ہوا دیکھ کر اعتماد کر کے اپنے حج کو خراب نہ کریں، یہ دونوں کتابیں انتہائی مستند ہیں ان میں دیکھ دیکھ کر عمل کریں۔

ساتواں مرحلہ

عرفات سے واپسی، مزدلفہ کا وقوف

عرفات میں عصر کے فوراً بعد معلم کی بسیں آجاتی ہیں اور لوگ جلدی جلدی دوڑ کر بسوں میں بیٹھنا شروع کر دیتے ہیں، حجاج بہت زیادہ ہوتے ہیں اور بسیں بہت کم آتی ہیں لوگ بسوں کی چھتوں پر بھی سوار ہوتے ہیں۔

المیہ یہ ہے کہ غروب آفتاب سے پہلے دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے، زندگی بھر کی دعاؤں اور تمناؤں کے بعد یہ وقت میسر آیا ہے مگر حجاج اس کی قدر نہیں کرتے واپسی کی بھاگ دوڑ میں

مستجاب اور مقبول دعاؤں کا یہ قیمتی وقت ضائع ہوجاتا ہے ۔۳ بجے دوپہر سے رات کے ۱۰،۱۲ بجے تک بسوں کی چھتوں پر بیٹھ کر وقت ضائع ہوتا ہے،اگر بوڑھے، بیمار اور عورتیں، بچے نہ ہوں تو بہترین طریقہ یہ ہے کہ عصر کی نماز کے بعد خیمہ سے نکل کر مسجد نمرہ کے پاس پیدل پہنچ جائیں وہاں پہنچ کر کسی جگہ کھڑے ہوکر قبلہ رخ ہوکر دعائیں کریں،غروب تک دعائیں کریں غروب آفتاب کے بعد جب لوگ روانہ ہونے لگیں تو طریق المشاۃ (پیدل چلنے کا راستہ) سے لبیک پڑھتے ہوئے مزدلفہ کی طرف پیدل روانہ ہوجائیں، چٹائی پاس ہوگی تھک جائیں تو تھوڑی دیر آرام کرلیں، راستہ میں کھانے ،والے چائے والے سب ہوتے ہیں جو چاہیں خریدیں اور کھائیں، پیدل کا یہ سفر آرام کے ساتھ دو گھنٹہ میں طے ہوجاتا ہے، کیونکہ مغرب کی نماز مزدلفہ پہنچ کر ہی ادا کرنی ہے جو عشاء کے وقت میں ادا ہوگی اسلئے مزدلفہ پہنچ کر کوشش کریں کہ شروع مزدلفہ میں قیام نہ ہو بلکہ نصف سے زیادہ فاصلہ طے کرنے کے بعد قیام کریں۔

(۲)مزدلفہ پہنچ کر اپنے ٹھہرنے کی جگہ متعین کریں اس کے بعد سب سے پہلے پانی تلاش کر کے پیشاب واستنجاء سے فراغت حاصل کر کے وضو کرلیں اور مغرب وعشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ایک اذان اور دونوں نمازوں کی ایک تکبیر کہہ کر ادا کریں۔

(۳)مزدلفہ میں کھانا نسبتاً مشکل سے دستیاب ہوتا ہے اگر آسانی سے مل جائے تو لیں ورنہ پھل خرید کر گذارا کرلیں۔

(۴)نماز سے فارغ ہوکر جہاں بستر لگایا ہو اس کے قرب وجوار میں آپ زمین کو انگلیوں سے کریدیں گے تو کنکریاں ملنی شروع ہوجائیں گی،کسی جگہ پتھر کی ٹوٹی ہوئی کرش کنکریاں ہوں تو نہ اٹھائیں بلکہ زمین کے اندر سے تلاش کریں،منیٰ میں رمی کرنے کیلئے ہر حاجی ستر کنکریاں جمع کرے ،کنکریاں ملنے کے بعد ان کو پاک کرلینا مستحب ہے۔

(۵)احادیث میں آج رات کی فضیلت شب قدر سے زیادہ بیان کی گئی ہے اس لئے اس رات کی قدر کریں ،ہوسکے تو عبادت کریں ورنہ سوجائیں فضول باتوں اور غیبت میں وقت نہ ضائع کریں۔

(۶)مزدلفہ میں قیام اور دعاؤں کا وقت صبح صادق کے بعد سے طلوع آفتاب تک ہے اس

لئے فجر سے پہلے یہاں سے واپسی کا ارادہ بھی نہ کریں کیونکہ مزدلفہ کا قیام فجر کے بعد واجب ہے، نہ ہوسکا تو دم لازم آئے گا اس لئے فجر کی نماز پڑھ کر خوب دعائیں کریں، یہ قبولیت دعا کا مقام ہے پوری امت مسلمہ کیلئے دعائیں کریں۔

نوٹ: ناچیز مشرف علی یہاں پھر اپنے اور اپنے اہل وعیال اور احباب کیلئے دعا کی التجاء کرتا ہے۔

آٹھواں مرحلہ

مزدلفہ سے منیٰ واپسی اور رمی جمرات

(۱) مزدلفہ سے اگر فجر کی نماز کے بعد جلد ہی روانہ ہو گئے تو راستہ میں رش ہوگا، اگر وہاں سے معلم کی سواری مل جائے تو فبہا ورنہ بہتر یہ ہے کہ سورج نکلنے سے کچھ دیر پہلے یہاں سے روانہ ہوں تا کہ منیٰ میں داخلہ میں دقت نہ ہو اور ہجوم کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

(۲) منیٰ پہنچ کر اپنے خیمہ میں آرام کریں کیونکہ اس وقت رمی میں بہت ہجوم ہوتا ہے اور اتنے ہجوم میں رمی کرنا اول تو ہر شخص کے بس میں نہیں اگر ہمت کر بھی لے تو اتنی دور سے رمی کرنے کا موقع ملے گا کہ کنکریاں صحیح جگہ پہنچ نہیں سکتیں، اور اگر آج جمرہ عقبہ کی رمی کی چار کنکریاں صحیح نہ لگ سکیں تو دم لازم آئے گا۔

(۳) منیٰ پہنچ کر آج تین کام کرنے ہیں (۱) جمرہ عقبہ کی رمی (بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنا) (۲) حج کی قربانی کرنا (۳) سر کے بال منڈانا اور چوتھا کام طواف زیارت کرنا ہے اس لئے ان تمام کاموں کا شیڈول بنالیجئے تا کہ اس کے مطابق سب کام آسانی سے ہو جائیں

(۴) رمی، حج کی قربانی اور حلق ان تین کاموں میں حنفیہ کے نزدیک ترتیب واجب ہے یعنی پہلے رمی کرنا پھر حج کی قربانی کرنا اور اس کے بعد سر منڈانا، اگر اس ترتیب کے مطابق کام نہ ہو سکے تو دم لازم آئے گا یعنی ایک بکرا ذبح کرنا واجب ہوگا۔

(۵) طواف زیارت کا ترتیب سے ادا کرنا واجب نہیں ہے البتہ سنت یہی ہے کہ ان تینوں کاموں سے فارغ ہو کر طواف زیارت کیا جائے، لیکن اگر انسان مزدلفہ سے پہلے سیدھا مکہ معظمہ آ کر طواف کرلے تب بھی جائز ہے اس لئے اگر اس میں سہولت محسوس ہو تو پہلے مکہ معظمہ آ کر طواف کر کے واپس منیٰ جا کر ترتیب سے یہ تینوں کام کئے جاسکتے ہیں۔

(۶) اگر حج کی قربانی کیلئے سرکاری بنک کا ٹوکن حاصل کیا ہو تو بنک والے دس بجے کا ٹائم دیتے ہیں اس صورت میں دس بجے سے پہلے رمی کرنا لازمی ہوگا خواہ کتنی ہی تکلیف ہو اور تجربہ یہ ہے کہ عورتوں کے ساتھ اس وقت تک رمی کرنا بہت ہی مشکل ہے۔

(۷) اگر حج کی قربانی دس تاریخ کی رات میں کی جائے اور احرام گیارہ تاریخ کو صبح حلق کروا کر کھولا جائے تو احرام تو بیشک لمبا ہو جائے گا لیکن رمی عصر کے بعد مغرب سے پہلے کی جا سکتی ہے اس وقت رش بھی کم ہو جاتا ہے، مغرب سے قبل یا مغرب کے بعد رمی کر لے رات میں حج کی قربانی ہو جائے صبح ۷، ۸ بجے حلق کروا کر احرام کھول دے تو بہت آرام سے سب کام ہو جاتے ہیں۔ اس صورت میں اگر رات میں مکہ معظمہ آ کر احرام ہی میں طواف زیارت کر لے تو صبح احرام کھولنے پر ذہن کا بہت بڑا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔

(۸) طواف زیارت اگر احرام میں کیا جائے تو اس میں رمل اور اضطباع دونوں کرنے ہوں گے۔

(۹) یہ بات ذہن نشین رہے کہ احرام میں بیوی سے صحبت کرنے سے دم لازم آتا ہے لیکن اگر طواف زیارت سے پہلے صحبت کر لے تو ایک اونٹ ذبح کرنا واجب ہے، یہ ایک قول ہے اور دوسرا یہ ہے کہ اگر حلق کے بعد اور طواف سے پہلے صحبت کی تو بھی جمہور کے نزدیک ایک دم (بکری) بھی ہوگی۔

دس ذی الحجہ کو کیونکہ بہت سے کام جمع ہو جاتے ہیں اس لئے ان کے احکام معلم الحجاج میں اچھی طرح دیکھ لے، خاص طور پر جنایات کی تفصیل اچھی طرح غور سے پڑھ لے۔

(۱۰) دس تاریخ کو رمی کا افضل وقت زوال سے قبل ہے، زوال کے بعد سے غروب تک جائز وقت ہے اور غروب کے بعد مکروہ ہے مگر غروب کے بعد رمی کرنے سے بھی دم لازم نہیں ہوگا، البتہ عورتوں، ضعیفوں اور بیماروں کیلئے بعد غروب رمی کرنا بھی مکروہ نہیں، آجکل بہت زیادہ رش ہونے کی وجہ سے کیونکہ بعض مرتبہ اموات ہو جاتی ہیں، لوگ زخمی ہو جاتے ہیں، مرد، عورتیں گتھم گتھا ہو کر بے حرمتی ہوتی ہے، لوگوں کے احرام کھل جاتے ہیں، بے پردگی ہوتی ہے اس لئے بہت سے ارباب فتویٰ نے غروب آفتاب کے بعد رمی کو بلا کراہت جائز قرار دیا ہے۔

(۱۱) رمی کرنے کے بعد حج کی قربانی کرنا واجب ہے، حلق قربانی کے بعد کرایا جائے گا اگر پہلے

حلق کرالیا تب بھی دم لازم آئے گا، رمی قربانی اور حلق کے بعد احرام ختم ہوگیا اب سادے کپڑے پہن لیجئے۔

نوٹ : یہ قربانی حج کی ہے جسے دم شکر کہتے ہیں سالانہ مالی قربانی اس کے علاوہ ہوگی۔

نواں مرحلہ

طواف زیارت اور سعی

(۱) منیٰ کے کاموں سے فارغ ہونے کے بعد طواف زیارت کرنے کیلئے مکہ معظمہ آنا ہے ،اس سفر کیلئے معلم کی سواری نہیں ملتی اگر پرائیویٹ بسوں یا ویگنوں سے سفر کیا جائے تو وقت بھی زیادہ لگتا ہے اور پیسے بھی زیادہ خرچ ہوتے ہیں، اگر ہمت ہو تو جمرہ عقبہ کے پیچھے سے سائبان کے اندر راستہ پیدل کا ہے جس سے انسان ۵۰ منٹ میں مکہ معظمہ آسانی سے پہنچ جاتا ہے، ہمت کیجئے اور پیدل ان سائبانوں سے گذر کر سرنگ کے ذریعہ مکہ معظمہ جا کر طواف زیارت کیجئے اس کے بعد سعی کیجئے۔

(۲) طواف زیارت حج کا دوسرا سب سے اہم رکن ہے طواف شروع کرنے سے پہلے حسب سابق جیسے عمرہ کا طواف کیا تھا حج کے طواف کی نیت کیجئے ،طواف کا طریقہ وہی ہے جو عمرہ میں بیان کیا گیا یہ طواف اگر احرام میں ہو تو اضطباع ہوگا لیکن عام طور پر کیونکہ سادے کپڑوں میں ہوتا ہے اس لئے صرف رمل کیا جائے گا اس لئے کہ جس طواف کے بعد سعی ہو اس میں رمل کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

طواف کے بعد دو رکعت واجب الطواف ادا کیجئے پھر زم زم پی کر نواں استلام کر کے حج کی سعی کیلئے چلے جائیں اور اسی طرح سعی کیجئے جیسے عمرہ کی سعی کی تھی صرف نیت کا فرق ہے۔

طواف زیارت کی نیت: اے اللہ! میں حج کے طواف زیارت کی نیت کرتا ہوں اس کو میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما۔

سعی کی نیت: اے اللہ! میں حج کی سعی کی نیت کرتا ہوں اسکو میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما۔

(۳) اگر مطاف میں رش زیادہ ہو اور طواف مشکل ہو تو اوپر کے برآمدہ میں یا چھت کے اوپر بھی طواف کیا جا سکتا ہے، یہ طواف لمبا تو بے شک ہوتا ہے بلکہ بہت لمبا ہوتا ہے مگر انتہائی پرسکون ہوتا ہے۔

دسواں مرحلہ

۱۱،۱۲ کی رمی اور منیٰ میں قیام

(۱) طواف زیارت اور سعی سے فراغت کے بعد واپس منیٰ جانا ہے اس کیلئے مکہ معظمہ کے

پاس سے سواریاں ملتی ہیں جو ۱۰۰۔۱۵۰ ریال فی سواری لے کر منٰی پہنچاتی ہیں خواہ ان سواریوں سے چلے جائیں خواہ صفا کے پیچھے سے سرنگ کا راستہ ہے اس سے پیدل چلے جائیں۔

(۲) گیارہ تاریخ کو رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے اور ۱۲ کی صبح صادق تک رہتا ہے اس لئے آج بھی مغرب سے کچھ پہلے رش کم ہوتا ہے اس وقت رمی آسان ہوگی۔

دس تاریخ کو تو صرف جمرہ عقبہ کی رمی کی گئی تھی لیکن آج سب سے پہلے چھوٹے شیطان کو پھر درمیانہ شیطان کو اور آخر میں بڑے شیطان کو سات سات کنکریاں مارتی ہیں، کنکریاں بہت دور سے نہ ماریں ورنہ ضائع ہو جائیں گی۔

(۳) رمی ہر حاجی کو خود کرنی لازمی ہے اس لئے عورتوں کی رمی انہیں سے کروایئے خواہ رات میں ہو، ان کی جگہ خود رمی کرنے سے ان کی رمی ادا نہیں ہوگی اور ان کے ذمہ دم لازم آئے گا۔

(۴) رمی سے فراغت کے بعد منٰی میں قیام کرنا ہے یہ قیام سنت مؤکدہ ہے۔

(۵) جمرہ اولٰی (چھوٹا شیطان) اور جمرہ وسطٰی (درمیانہ شیطان) کی رمی کرنے کے بعد دعا کرنا سنت ہے لیکن جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد کسی دن بھی دعا کرنا ثابت نہیں۔

(۶) ۱۲ ذی الحجہ کو بھی رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے افضل یہ ہے کہ زوال سے غروب آفتاب کے درمیان کسی وقت تینوں شیطانوں کی ترتیب سے رمی کرنے کے بعد مکہ معظّمہ واپس آ جائے لیکن اگر ہجوم کی وجہ سے غروب آفتاب کے بعد یا رات میں رمی کرے تب بھی مکہ معظّمہ واپس آ جانا جائز ہے وہاں رکنا واجب نہیں، البتہ اگر ۱۳ تاریخ کی صبح صادق ہوگئی اور منٰی سے نہ نکل سکے تو ۱۳ تاریخ کی رمی کرنا بھی واجب ہوگا بلا رمی کئے واپس آنے سے دم لازم آئے گا۔

(۷) ۱۲ کی رمی کے بعد اگر مکہ معظّمہ واپس آ گئے تو الحمد للہ حج مکمل ہو گیا حق تعالٰی قبول فرمائے، آمین۔

گیارہواں مرحلہ

طواف وداع

حج سے فارغ ہونے کے بعد ہر حاجی کے ذمہ واپسی سے قبل طواف وداع واجب ہے اگر بغیر طواف وداع مکہ معظّمہ سے چلا جائے گا تو دم لازم آئے گا، اگر واپس آ کر طواف وداع کر لیا تو

دم ساقط ہوجائے گا ورنہ دم ادا کرنا پڑے گا۔

(۲) کسی بھی جنایت پر دم لازم ہو تو خواہ ایک بکرا ہو یا ایک گائے واونٹ ہو اس کو حد حرم ہی میں ذبح کرنا ضروری ہے حرم سے باہر ادا کرنے سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتا، اور اگر عورت شرعی عذر کی وجہ سے یہ طواف نہ کرسکے تو اس پر دم نہیں ہے۔

(۳) طواف وداع میں صرف نیت طواف وداع کی کی جاتی ہے باقی طواف کا طریقہ وہی ہے جو اس سے پہلے معلوم ہو چکا ہے۔

(۴) بعض بزرگوں کا ایک عمل منقول ہے جو صرف بزرگوں کے تجربہ کی بناپر ہے کوئی حدیث کا عمل نہیں، وہ یہ کہ طواف وداع کے بعد دو رکعت واجب الطواف ادا کرنے کے بعد حطیم میں جا کر دو رکعت نماز حاجت کی نیت سے ادا کرے سلام پھیر کر اٹھ کر سامنے کعبۃ اللہ کی دیوار پر داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے یہ آیت لکھے اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ اس کے بعد دعا کرے کہ یا اللہ مجھے آئندہ سال پھر حاضری عطافرما اور حج کی نعمت عطافرما۔

اس کے بعد جب اپنے گھر پہنچ جائے تو دو رکعت نفل پڑھ کر سورۃ یٰسین کی تلاوت کرے اس طرح کہ ہر مبین پر رک کر سات مرتبہ فاتحہ پڑھے، جب یٰسین شریف مکمل ہوجائے تو پھر اللہ سے دعا کرے کہ یا اللہ مجھے آئندہ سال پھر حج کی سعادت عطافرما، ان شاء اللہ دعا قبول ہوگی مگر یہ بات یاد رہے کہ یہ عمل سنت سے ثابت نہیں صرف بعض بزرگوں کا مجرب ہے اس لئے اس کا حوالہ تلاش کرنا یا اس پر اعتراض کرنا مناسب نہیں، دل قبول کرے تو عمل کرلیں نہ قبول کرے تو نہ کریں۔

(۵) طواف وداع میں ایسی دعائیں پڑھنا جن میں الوداع کا لفظ ہو سنت سے ثابت نہیں جو دعائیں یاد ہوں وہ پڑھ لیں۔

(۶) طواف وداع کے بعد الٹے پیر پیچھے ہٹنا بھی سنت نہیں بلکہ صرف عشق ومحبت کا تقاضا ہے، جسے عشق ہوتا ہے وہ اسی طرح حسرت بھری نظروں سے دیکھتا ہوا فراق اور جدائی پر روتا ہوا واپس ہوتا ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن کوثر مقیم مدینہ منورہ

آداب حج

اخلاص

ہر عمل کے مقبول ہونے کیلئے اخلاص شرط ہے اخلاص کا معنی ہے کہ عمل خالص اللہ تعالیٰ کیلئے کیا جائے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب ہو، نام ونمود شہرت وریا کاری سے عمل بالکل پاک صاف ہو اور مقاصد دنیا سے بھی مبرا ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وما امروا الا لیعبدوا اللّٰہ مخلصین له الدین حنفاء ترجمہ: حالانکہ ان کو یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت کو اس کیلئے خاص رکھیں یکسو ہو کر۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین لا شریك له ۔ترجمہ: آپ فرما دیجئے کہ بلاشبہ میری نماز اور میری سب عبادتیں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب رب العلمین کیلئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوٰى (الحدیث) یعنی اعمال قبول ہونے کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کیلئے وہی ہے جو اس نے نیت کی اور اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اہل استطاعت پر حج فرض قرار دیتے ہوئے اخلاص کی اہمیت کی طرف بھی اشارہ فرما دیا (وللّٰہ) کو (علی الناس حج البیت) پر مقدم فرمایا اور یہ قرآن حکیم کے اسلوب بیانی کے محاسن میں سے ہے۔

ہر عمل سنت کے موافق کرنا

عمل کے مقبول ہونے کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ شرط بھی ہے کہ یہ عمل رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق ہو، رسول اللہ ﷺ نے عملی طور پر امت کو حج کر کے دکھلایا اور فرمایا خذوا عنی مناسککم یعنی مجھ سے اپنے حج کے احکامات سیکھ لو، سنت کا طریقہ ہی ہے جو اللہ سے ملاتا ہے ہمارے شیخ عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب حفظہ اللہ ورعاہ کا ایک بہت پیارا شعر ہے جو سونے کے پانی سے لکھنے کے لائق ہے ؎

نقش قدم نبی کے ہیں جنت کے راستے　　اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

استخارہ ومشورہ کرنا

سفر سے پہلے ہوشیار تجربہ کار دیندار شخص سے ضروریات سفر سے متعلق مشورہ کرلے اور استخارہ بھی کرے لیکن اگر حج فرض ہے تو نفس حج کیلئے استخارہ کی ضرورت نہیں بلکہ راستہ وقت جہاز وغیرہ دیگر امور کیلئے استخارہ کیا جائے البتہ اگر حج نفل ہے تو نفس حج کیلئے بھی استخارہ کرے۔

اعمال حج سیکھنا

ہر حاجی پر لازم ہے کہ حج کو جانے سے پہلے اعمال حج سیکھیں، بغیر سیکھے حج کو نکل پڑے گا تو طرح طرح کی غلطیوں میں مبتلا ہوجائے گا، حضرت ابراہیم واسماعیل علی نبینا وعلیہما السلام جب خانہ کعبہ بنارہے تھے تو اس وقت جو دعائیں کرتے جارہے تھے ان میں ایک اہم دعا یہ بھی تھی (وارنا مناسکنا) (کہ ہمیں بتادیجئے ہمارے حج کے احکام) ان دونوں حضرات کی اس دعا سے قیامت تک آنے والے اہل ایمان کو یہ سبق ملتا ہے کہ مناسک حج تمام حجاج کرام کو سیکھ کر حج ادا کرنا چاہیے تفسیر ابن کثیر ص ۱۸۳ ج ۱ میں ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی تعمیر مکمل کردی تو حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر صفا اور مروہ پر لے گئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہیں، پھر ان کو منی لے گئے پھر مزدلفہ میں لے گئے اور فرمایا ''یہ المشعر الحرام ہے'' پھر ان کو عرفات میں لے گئے اور ان کو احکام حج سکھادیئے جب عرفات میں لے گئے تو پوچھا میں نے جو کچھ تم کو بتایا ہے تم نے پہچان لیا؟ اور تین بار پوچھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں پہچان لیا، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو حضرت جبریل علیہ السلام نے حج کا طریقہ اور حج کے احکام بتائے انہوں نے حج کا اعلان عام کردیا جس کا ذکر سورۃ حج میں ان الفاظ میں ہے: وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو۔

حلال مال سے حج کرنا

حج وعمرہ ادا کرنے کیلئے حلال مال جمع کرے اگر حرام مال سے کرے گا تو رد کردیا جائے گا قبول نہ ہوگا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب حاجی حلال مال کے ساتھ حج کو نکلتا ہے اور سواری پر سوار ہوکر کہتا ہے لبیك اللهم لبیك تو فرشتہ بھی آسمان سے (اس کی تائید اور تقویت میں) لبیك وسعدیك کہتا ہے (یعنی تیرا لبیک کہنا مقبول ہے) وہ فرشتہ کہتا ہے کہ تیرا توشہ بھی حلال ہے تیری سواری بھی حلال ہے (کہ حلال مال سے حاصل ہوئے) اور تیرا حج

مبرور ہے اور کوئی وبال تجھ پر نہیں ،اور جب حرام مال کے ساتھ حج کو جاتا ہے اور سواری میں سوار ہوکر لبیک کہتا ہے تو فرشتہ آسمان سے کہتا ہے کہ نہ لبیک نہ سعدیک یعنی تیری لبیک غیر مقبول ہے تیرا توشہ حرام ہے تیرا خرچہ حرام ہے تیرا حج معصیت ہے، یہ حج مبرور نہیں ۔

تنہا سفر نہ کرنا

تنہا سفر نہ کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا سفر سے منع فرمایا ہے بلکہ اگر دو آدمی ہوں تب بھی سفر کرنے سے منع فرمایا اور اس کی ترغیب دی کہ کم از کم تین آدمی ہوں (ترمذی و ابوداؤد شریف) اور چار ساتھی ہوں تو بہت ہی اچھا ہے۔

امیر بنانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جب سفر میں تین آدمی ساتھ ہوں تو ایک کو امیر بنالیں (ابوداؤد شریف)

اچھے رفقاء تلاش کرنا

حج کا سفر شروع کرنے سے پہلے صالحین کی جماعت کے ہمراہ سفر کرنا اختیار کرے کیونکہ صالحین کے ساتھ حج کرنے سے ان شاء اللہ تعالی حج مبرور نصیب ہوگا اور ان صالحین کے اعمال واقوال و کردار سے متأثر ہوگا کیا بعید ہے کہ یہ سفر حج اس کا علماء و صلحاء کی رفاقت کی وجہ سے پوری زندگی میں تعلق مع اللہ حاصل ہونے کا ذریعہ بن جائے ،حدیث شریف میں فرمایا کہ انما مثل الجليس الصالح والجليس السوء كحامل المسك ونافخ الكير فحامل المسك اما ان يحذيك واما ان تبتاع منه ريحاً طيبةً ونافخ الكير اما ان يحرق ثيابك واما ان تجد منه ريحا خبيثة (رواه البخاري ومسلم)

ترجمہ: بے شک نیک ساتھی کی مثال اور برے ساتھی کی مثال مشک والے اور بھٹی جھونکنے والے کی ہے مشک والا یا تو تمہیں (ہدیہ) دیدے گا یا تم اس سے خریدلوگے یا اس کے پاس سے تم خوشبو پالوگے اور بھٹی جھونکنے والا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا یا تمہیں اس کے پاس بدبو محسوس ہوگی۔

سفر حج سے قبل معافی طلب کرنا

سفر حج سے قبل ان لوگوں سے معافی مانگ لے جن کو تکلیف دی ہے، اگر کسی کا مال دبا رکھا

ہے تو اس کا مال اس کو واپس کرے اور اگر واپس کرنے پر قدرت نہیں تو اس سے اجازت لے لے کہ آپ کا قرضہ بعد میں ادا کردوں گا۔

سفر شروع کرنے سے قبل چار رکعت نماز ادا کرنا

سفر حج وعمرہ شروع کرنے سے قبل اپنے گھر میں چار رکعت نماز ادا کریں اور یہ مستقل سفر کی سنت ہے، چاہے سفر حج وعمرہ ہو یا اور کوئی سفر ہو۔

وصیت لکھنا

کہ وصیت لکھ کر گھر سے روانہ ہونا، جس میں یہ تفصیل ہو کہ کس کا کتنا قرضہ ادا کرنا ہے اور کس سے کتنا لینا ہے وغیرہ وغیرہ۔

تقویٰ حاصل کرنے کا عزم کرنا

تمام ظاہری وباطنی گناہوں کو چھوڑنے کی نیت کرلے اور آئندہ زندگی سنت کے مطابق گذارنے کا عزم کرلے، اگر گناہوں کو نہ چھوڑے گا تو تقرب الی اللہ حاصل نہ ہوگا اور حج مبرور بھی نصیب نہ ہوگا، اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہیے۔

مرد حضرات جو اپنی ڈاڑھیاں مونڈتے ہیں یا ایک مشت سے کم کرتے ہیں اس حج میں اس بات کا عزم کرلیں کہ آئندہ یہ گناہ نہیں کریں گے اور جو لوگ اپنی ڈیوٹی پوری نہیں دیتے وہ بھی عزم کرلیں کہ آج سے سو فیصد حلال کھائیں گے اور جو لوگ سودی لین دین کرتے ہیں وہ بھی عزم کرلیں کہ آئندہ کبھی بھی سودی معاملات نہیں کریں گے اور جو لوگ ٹخنے سے نیچے کپڑا پہنتے ہیں وہ بھی عزم کرلیں کہ آئندہ ٹخنہ نہیں ڈھانکیں گے اور جو خواتین پردہ نہیں کرتیں وہ بھی اس حج میں اس گناہ سے تائب ہوجائیں اور پکا عزم کرلیں اور وہ رشتہ دار جو محرم نہیں ہیں جیسے چچازاد، تایازاد، خالہ زاد اور ماموں زاد پھوپھی زاد بھائیوں اور پھوپھا اور خالو اور جیٹھ و دیور اور ان کے بیٹے ان سب سے شرعی پردہ کریں گی اور جو لوگ اپنے گھروں میں مورتیاں اور تصاویر لٹکاتے ہیں یا ان کے گھروں میں فلمیں دیکھی جاتی ہیں وہ بھی ان تمام گناہوں کو چھوڑنے کا عزم کرلیں۔

انتہائی افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض اشخاص کئی کئی حج کرلیتے ہیں لیکن ان کی زندگی میں کوئی تبدیلی نہیں آتی، خواتین بھی حج کے بعد اپنی زندگیوں میں تبدیلی نہیں لاتیں جو بے پردگی پہلے تھی اسی

طرح حج کے بعد بھی بے پردگی کے گناہ میں مبتلا رہتی ہیں اور ظلم یہ ہے کہ بعض ایسی خواتین جو عام طور پر تو پردہ کرتی ہیں لیکن حج میں وہ بھی پردہ چھوڑ دیتی ہیں، بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ رہائش کا ایک کمرہ ہوتا ہے جس میں اپنے محرم کے علاوہ دوسرے لوگ بھی ہوتے ہیں ان سے بالکل پردہ کا اہتمام نہیں کرتیں حالانکہ رسی باندھ کر چادر ڈالی جاسکتی ہے پردہ کیا جاسکتا ہے لیکن شرعی احکام کی اہمیت دل میں کم ہونے کی وجہ سے یا علم دین نہ ہونے کی وجہ سے بے پردگی کے گناہ میں مبتلا رہتی ہیں اور ان کے ساتھ ان کے مرد بھی گناہ میں شریک ہیں کیونکہ ان کے ذمہ ہیں کہ اپنی خواتین کو شرعی پردہ کرائیں۔

پیارے حجاج کرام یہ حج تو تقویٰ سیکھنے کیلئے ہے حج میں اللہ تعالیٰ کی اور رسول اللہ ﷺ کی طاعت کرنے کی تربیت کرائی جاتی ہے اگر حج میں بھی تقویٰ نہ سیکھا تو پھر کب سیکھیں گے؟۔

گھر سے نکلتے وقت مسنون دعائیں پڑھنا

گھر سے نکلتے وقت مسنون دعائیں پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ اس کے بعد آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْاُضَلَّ اَوْاَزِلَّ اَوْاُزَلَّ اَوْاَظْلِمَ اَوْاُظْلَمَ اَوْاَجْهَلَ اَوْيُجْهَلَ عَلَيَّ ۔

اس کے علاوہ جو سفر کرتے وقت کی دعائیں احادیث شریفہ میں وارد ہوئی ہیں ان کو بھی پڑھے۔

نیت کا محاسبہ کرنا

گھر سے نکلتے وقت پھر ایک مرتبہ اپنی نیت کا محاسبہ کرے کہ کیوں حج کو جارہا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا مطلوب ہے یا اور کوئی غرض ہے اگر اور کوئی غرض ہے تو اپنی نیت کی اصلاح کرے۔

رفقاء حج کی خدمت کرنا

حجاج کرام کو چاہئے کہ دوران حج اپنے ساتھیوں کی خدمت کرنے میں عار محسوس نہ کریں بلکہ ان کی خدمت کو اپنے لئے سعادت سمجھیں کیونکہ یہ حضرات اللہ تعالیٰ کی محبت میں نکلے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ کے وفد میں اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر میں ہوتا تھا تو وہ میری خدمت کرتے تھے حالانکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بڑے تھے اور استاذ بھی تھے۔

حسن اخلاق سے پیش آنا

تمام حجاج کرام سفر حج کے دوران ایک دوسرے سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آئیں،

لڑائی جھگڑے سے بالکل دوری اختیار کرتے رہیں، سخت کلامی وسخت معاملہ سے بالکل پرہیز کریں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، فَمَنۡ فَرَضَ فِيۡهِنَّ الۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ وَلَا جِدَالَ فِى الۡحَجِّ
ترجمہ: سو جس شخص نے ان (مہینوں) میں حج کو اپنے ذمہ لازم کرلیا تو نہ کوئی فحش بات ہے نہ فسوق ہے اور نہ کسی قسم کا جھگڑا ہے۔

اس آیت میں فسوق سے منع کرنے کے بعد جدال کی نفی فرمائی، جدال عربی زبان میں لڑنے جھگڑنے کو کہتے ہیں سفر حج میں اول سے اخیر تک بہت سے ایسے مواقع پیش آتے ہیں جہاں رفقاء سفر سے اور حجاج سے لڑنے کو جی چاہتا ہے کہیں جگہ کی تنگی کی وجہ سے اور کہیں پانی لینے کی بھیڑ میں دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی وجہ سے ایسی صورت حال پیدا ہوجاتی ہے کہ حجاج لڑ پڑتے ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ وہ معمولی سی باتیں جن پر ہمیشہ اپنے گھروں میں آپس میں مسامحت کرلیتے ہیں ان میں سے کوئی صورت حج میں پیش آجائے تو دل کھول کر لڑائی لڑتے ہیں حقیقت میں یہ ایک ابتلاء ہوتا ہے بعض حجاج نے بتایا کہ اندر سے بار بار نفس میں لڑائی کیلئے ابھار ہوتا ہے یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ سنیچر کے دن بنی اسرائیل کیلئے مچھلیاں سمندر کی تہہ سے اوپر آجاتی تھیں لیکن اس دن پکڑنا منع تھا اور دوسرے دنوں میں نہیں آتی تھیں، ابتلاء کے موقع پر ہر مسلمان اپنے نفس پر قابو کرے اور شریعت کو سامنے رکھے، قرآن وسنت کی ہدایت کا اتباع کرے (تفسیر انوار البیان)

احرام کے معنی کا استحضار کرنا

احرام میں داخل ہوتے وقت احرام کے صحیح معنی کا استحضار دل میں کرے، احرام کے وقت جو سلے ہوئے کپڑے اتار دیئے جاتے ہیں اس میں اس طرف اشارہ ہوتا ہے کہ تمام گناہوں سے انخلاع ہوجائے، یہ صرف ظاہری لباس اتارنا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کے تمام اسباب واعمال وافعال واقوال سے انخلاع کرانا مقصود ہے۔

حالت احرام میں جو چیزیں ممنوع کردی جاتی ہیں ان سے بچے رہنے میں یہ بھی راز پوشیدہ ہے کہ حاجی کو ان سے بچے رہنے سے تمام منہیات شرعیہ سے بچنے کی مشق حاصل ہوگی اور اس مشق کا فائدہ ان شاء اللہ تعالیٰ ساری زندگی مرتب رہے گا گناہوں سے بچنے کی ہمت باذن اللہ تعالیٰ پیدا ہوگی۔

احرام باندھتے وقت خشیت الٰہی حاصل ہونا

تمام حجاج کرام کو چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت کا استحضار کریں جیسا کہ سلف صالحین کیا کرتے تھے۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے کہ جب وہ حج کو جانے کیلئے اونٹنی پر سوار ہوئے تو ان کا رنگ زرد پڑ گیا اور کپکپی لگ گئی اور لبیک کہنا چاہتے تو خوف وخشیت بہت زیادہ غالب آجاتا فرمایا کہ مجھے ڈر ہے میں لبیک کہوں تو کہیں لا لبیک کی آواز نہ آجائے۔

اور جب حضرت جعفر الصادق رضی اللہ عنہ نے حج کا ارادہ فرمایا اور لبیک پڑھنا چاہا تو چہرہ کا رنگ بدل گیا حاضرین نے ان سے کہا کہ آپ کو کیا ہوگیا؟ فرمانے لگے کہ مجھے یہ ڈر ہے کہ لبیک کہوں اور اس لبیک کے قبول نہ ہونے کا جواب آجائے۔

اور حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ جب احرام میں داخل ہوتے تھے تو ان پر ایک خاموشی طاری ہوجاتی تھی اور غور وفکر وتامل اور اللہ تعالیٰ شانہ کی عظمت کے مراقبہ کی کیفیت میں چلے جاتے تھے۔

سفر حج شروع کرنے سے پہلے صدقہ دینا

حج کا سفر ہو یا اور کوئی، سفر شروع کرنے سے پہلے صدقہ بھی دینا چاہئے، تاکہ راستہ کی پریشانیوں سے محفوظ رہے، حدیث شریف میں آتا ہے باکروا بالصدقة فان البلاء لایتخطاها ۔یعنی صدقہ دینے میں جلدی کرو کیونکہ بلا اس کو پھلانگ کر نہیں آسکتی اور ایک دوسری حدیث میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے ان الصدقة لتطفیٔ غضب الرب وتدفع میتة السوء (رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب وصححه ابن حبان)

ترجمہ: بے شک صدقہ ضرور بجھا دیتا ہے رب کے غصہ کو اور بری موت کو دور کردیتا ہے، علامہ ابن المبارک رحمہ اللہ نے کتاب البر میں اس حدیث کو ان الفاظ میں روایت کیا ہے ان الله تعالی لیدرأ بالصدقة سبعین بابا من میتة السوء یعنی اللہ تعالیٰ صدقے کے ذریعے بری موت کے ستر دروازے بند کردیتے ہیں۔

نظر کی حفاظت

نظر کی حفاظت تو ہر حال میں ضروری ہے لیکن سفر حج میں اس کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے

اللہ تعالیٰ مومن بندوں مومن بندیوں کو قرآن حکیم میں حکم فرما رہے ہیں قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذلک ازکی لھم ان اللّٰہ خبیر بما یصنعون وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا (النور)

ترجمہ: آپ مومنین سے فرما دیجئے کہ اپنی آنکھوں کو پست رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھیں، یہ ان کیلئے پاکیزہ ہونے کی بات ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کاموں سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو اور مومن عورتوں سے فرما دیجئے کہ اپنی آنکھوں کو پست رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر اس میں سے جو ظاہر ہو جائے۔

بدنظری سے انتہائی پرہیز کی ضرورت ہے ورنہ دل میں انوارات حاصل نہ ہوں گے اور جو انوار ہیں وہ بھی زائل ہونے کا شدید خطرہ ہے اور بدنظری کی وجہ سے حج مبرور سے بھی محرومی ہو جائے گی، کیونکہ حج مبرور وہ ہے جس میں گناہ نہ ہو، بدنظری کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کر دیا جاتا ہے حدیث شریف میں ہے لعن اللّٰہ الناظر والمنظور الیہ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلا)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے بدنظری کرنے والے پر اور جو اپنے آپ کو بدنظری کیلئے پیش کرے۔ اگر اچانک کسی نامحرم یا امرد لڑکے پر نظر پڑ جائے تو نظر فوراً ہٹا لے، آنحضرت ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا اصرف بصرک (یعنی اپنی نظر (فوراً) ہٹالو) دوسری حدیث میں فرمایا لاتتبع النظرۃ النظرۃ فان لک الاولی ولیست لک الثانیۃ۔

ترجمہ: نظر پر نظر نہ ڈال پس پہلی نظر (جو بلا اختیار پڑی ہے) وہ تجھے معاف اور دوسری تجھے معاف نہیں اگر کوئی شخص پہلی ہی نظر کو جما لے تو بھی حرام ہے وہ دوسری نظر کے حکم میں ہے۔

حج کے ایام میں بہت سی خواتین پردہ نہیں کرتیں بلکہ جو پردہ کرنے والی ہوتی ہیں وہ بھی حج میں بلانقاب ہو جاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم سب ''عرفاتی بہن بھائی ہیں'' جس قدر شیطان ان کو اپنے پھندہ میں ڈالتا ہے اور ان کا حج خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ان کے ذریعہ دوسروں کا حج بھی، لہٰذا بہت زیادہ نظر کی حفاظت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب عورت

کا احرام اس کے چہرے میں ہے تو اس کا پردہ کیسا، یہ ان لوگوں کی غلط فہمی ہے چہرے پر کپڑا وغیرہ نہ لگے یہ الگ بات ہے اور چہرے کو نامحرم کے سامنے کھولنا دوسری بات ہے، دونوں میں کوئی تعارض نہیں، پردہ ضروری ہونے کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں تھے، جب ہمارے سامنے سے کوئی سوار گذرتا تو ہم اپنے چہروں کے سامنے کپڑا لٹکایا کرتے تھے، خواتین اسلام کو چاہئے کہ ایسا گول گتا کاٹ کر اس کے پیچھے ربڑ لگا کر اس کو سر پر لگالیں (مثل ہیٹ کے) پھر اس کے اوپر سے نقاب ڈال لیں تو ایسے کرنے سے پردہ بھی ہو جائے گا اور چہرے پر کپڑا بھی نہ لگے گا۔

جتنی نظر کی حفاظت ضروری ہے اتنی ہی دل کی حفاظت ضروری ہے دل میں گناہوں کے خیال لانا اور خیالی حرام لذتیں لینا بھی حرام ہے ایسے دلوں میں اللہ کیسے آ سکتے ہیں جس کو اللہ کی محبت ولذت طاعت وحلاوت ایمانی چاہئے اس کو دل کی بھی حفاظت کرنی ہوگی گناہوں کے ساتھ لذت طاعت نصیب نہیں ہوسکتی اور جس کے دل میں برا خیال آئے یا گناہ کا وسوسہ آئے تو فوراً اس کو اپنے دل سے نکال دے اور اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم پڑھے اگر اس گناہ کے خیال کو دل میں جمالے گا تو گنہگار ہوگا کیونکہ یہ جمانا اس کے اختیار سے ہے۔

حفاظت زبان

زبان کی حفاظت بہت اہم ہے اور دوران حج تو اس کا بہت خیال رکھے، غیبت، چغلی، جھوٹ، بہتان وغیرہ سے بالکل اپنی زبان پاک رکھے، غیبت کبائر میں سے ہے جس کی وجہ سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے والعیاذ باللہ۔

اور جس مجلس میں کسی مسلمان کی غیبت ہونے لگے تو اگر منع کرنے کی استطاعت ہے تو فوراً روک دے اور روکنے میں حکمت اختیار کرے اور اگر روکنے کی سکت نہ ہو تو اس مجلس سے فوراً اٹھ کھڑا ہو، غیبت کا معنی ہے ذکرك اخاك بمایکرہ (کہ تو اپنے (مسلمان) بھائی کا ایسا ذکر کرے جو اس کو ناپسند ہو) مسلمان بھائی کی غیبت کرنا مردہ بھائی کے گوشت کھانے کی طرح ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یأکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ۔

ترجمہ: اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کریں کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے

کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے سوتم اس کو برا سمجھتے ہو۔

عرفات کے دن تواضع وانکساری اختیار کرنا

بزرگانِ دین کی یوم عرفات کو عجیب کیفیات ہوتی تھیں، حضرت عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ کے دونوں صاحبزادے حضرت مطرف اور بکر رحمہما اللہ عرفات میں موجود تھے حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہ ربانی میں عرض کیا کہ یا اللہ اہل عرفات کو میرے گناہوں کی وجہ سے خالی واپس نہ لوٹا دیجئے گا اور حضرت بکر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ کتنا عظیم مقام ہے اور اہل عرفات کیلئے کتنی شرف کی بات ہے اگر میں ان میں نہ ہوتا، یہ خوف وخشیت کا حال تھا ڈرتے تھے ہماری وجہ سے دوسروں کو محرومی نہ ہوجائے، حضرت فضیل نے شعیب بن حرب سے فرمایا کہ اگر تو نے یہ گمان کیا کہ اہل عرفات میں مجھ سے زیادہ کوئی نالائق ہے تو تیرا گمان غلط ہے اپنے آپ کو تمام مسلمانوں سے کمتر سمجھتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی لامتناہی رحمت سے ناامید بھی نہ ہونا چاہئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا من رحمۃ اللّٰہ ان اللّٰہ یغفرالذنوب جمیعا انہ ھوالغفور الرحیم۔

ترجمہ: آپ فرمادیجئے کہ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوجاؤ بلاشبہ اللہ تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا بے شک وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم والا ہے (تفسیر انوار البیان)

عرفات کے دن کے بعض خاص اعمال ودعائیں

ایک حدیث میں ہے کہ جو مسلمان عرفہ کو زوال کے بعد موقف میں وقوف کرے اور قبلہ رخ ہوکر سو (۱۰۰) مرتبہ لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پھر سو (۱۰۰) مرتبہ پوری قل ھو اللّٰہ احد پھر سو (۱۰۰) مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ پڑھے تو باری تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو کیا جزا ہے میرے اس بندے کی کہ اس نے میری تسبیح وتہلیل اور بڑائی اور عظمت بیان کی اور ثنا کی اور میرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجا میں نے اس کو بخش دیا اور اس کی شفاعت کو اس کے نفس کے بارے میں قبول

کیا اور اگر میرا بندہ اہل موقف کی بھی شفاعت کرے گا تو قبول کروں گا۔

اور عرفات کی دعاؤں میں یہ بھی ہے لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَّاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيْحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ (مصنف ابن ابی شیبہ وسنن الکبریٰ للبیہقی)

اور ترمذی کی روایت میں ہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ۔

اور خوب خشوع وخضوع کے ساتھ دعاؤں میں مصروف رہے اور آنکھوں سے آنسو بہائے اور اگر آنسو نہ آئیں تو رونے کا منہ بنائے اور اپنے دل کو رلائے اور کھڑے ہو کر دعائیں کرے، اگر تھک جائے تو بیٹھ جائے اور دعاؤں کے تمام آداب کو ملحوظ رکھے (دعا کے آداب ادب نمبر ۲۶ پر لکھ دیئے گئے ہیں)۔

نماز با جماعت کا اہتمام کرنا

تمام حجاج کرام کو اس چیز کا خاص اہتمام رہے کہ سفر حج میں تمام نمازیں با جماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کریں اور اگر کسی وجہ سے ایک آدھ رکعت جماعت سے رہ جائے تو حسرت وندامت کے آنسو بہائیں اور یہ عزم کریں کہ آئندہ ان شاء اللہ تعالیٰ پہلے سے ہی وضو وغیرہ سے فارغ ہو جائیں گے تا کہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز مل جائے۔

تلاوت کلام پاک کا اہتمام کرنا

حجاج کرام کو ایام حج میں تلاوت کا بھی اہتمام کرنا چاہئے اور تلاوت کرتے وقت معانی میں تدبر کرنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق خاص حاصل ہو اور قرآن پاک کی عظمت دل میں بیٹھ جائے قرآن پاک کی تلاوت کرنا یہ قرآن حکیم کے بڑے حقوق میں سے ہے، ایام حج کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے رفقائے حج میں سے ایسے حضرات کو جو قراء ہیں اپنی تلاوت بھی سنا دے تا کہ تصحیح ہو جائے

اورمعروف پڑھنے کا اہتمام کرنا ضروری ہے، بہت لوگوں کی ادائیگی مجہول ہوتی ہے جوغلط ہے، اس سلسلہ میں ایک قاعدہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے اس پر عمل کرنے سے مجہول کی غلطی دور ہوجائے گی اور معروف پڑھنے کی عادت ہوجائے گی۔

وہ قاعدہ یہ ہے کہ پیش کی آواز (ٹو) کی طرح ہونی چاہیے اور زیر کی آواز لام (لفٹ) کی طرح ہونی چاہیے، یہ قاعدہ بندہ کے سابق شیخ محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا تھا۔

اذکارمسنونہ کا اہتمام کرنا

حجاج کرام ذکرو اوراد بھی پورا کریں اور حج کے ان مبارک لمحات کو ذکر اللہ سے خالی نہ جانے دیں، زبان ذکر اللہ سے تر رہے اور دل اللہ تعالیٰ سے جڑا رہے، اللہ تعالیٰ نے ایام حج میں ذکر اللہ کرنے کی خصوصی تاکید فرمائی ہے ارشاد ربانی ہے واذکروا اللّٰہ فی ایام معدودات۔ترجمہ:اور تم اللہ کا ذکر کرو چند دنوں میں۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ ان دنوں سے ایام تشریق مراد ہیں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے جمرات کو کنکریاں مارنا اور صفا مروہ کی سعی کرنا اللہ تعالیٰ کا ذکر قائم کرنے کیلئے مشروع کیا گیا ہے(رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح)

ذکر کی دو قسمیں ہیں (۱) جوخاص مواقع میں خاص اذکار سنت سے ثابت ہیں (۲) عام اذکار جوکسی خاص مواقع کے ساتھ خاص نہیں ہیں، دونوں قسم کے اذکار کا اہتمام کیا جائے، اب ہم وہ اذکار لکھ رہے ہیں جوخاص الفاظ میں خاص مواقع کے ساتھ خاص ہیں:

دوران طواف ذکرمسنون

دوران طواف ذکر اللہ میں مشغول رہنا چاہیے تلاوت کلام پاک بھی کرسکتا ہے اور سنن ابن ماجہ کی حدیث میں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنے کی ترغیب وارد ہوئی ہے (ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۹۵۷)

اور رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان رسول اللہ ﷺ سے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھنا ثابت ہے (رواہ حاکم وصححہ ووافقہ الذھبی)

اور ایک دوسری حدیث میں رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ

عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِیْ بِخَیْرٍ بھی رکن یمانی اور حجرا سود کے درمیان پڑھنا آیا ہے(رواہ الحاکم وصححہ ووافقہ الذہبی)

طواف سے فارغ ہوکر دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے(اگر آسانی میسر ہو جائے)پڑھنے کے بعد آب زمزم پر آئے اور خوب سیر ہوکر پیئے پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ عِلْمًا نافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًاوَّ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ مذکورہ بالا دعا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے۔

سعی میں کیا پڑھے

پھر سعی کیلئے چلے صفا اور مروہ کے درمیان سات مرتبہ آنے جانے کو سعی کہتے ہیں، سعی کی نیت اس طرح کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُالسَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَاوَالْمَرْوَۃِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔

لیکن یہ الفاظ کہنا ضروری نہیں دل سے بھی نیت ہوسکتی ہے اور اپنی زبان میں بھی نیت کرسکتا ہے، جب صفا کے قریب پہنچے تو آیت قرآنی کا یہ حصہ پڑھے:

ان الصفاوالمروۃ من شعائر اللّٰہ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

اور اس کے بعد یوں کہے: اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ بِہٖ میں اسی سے شروع کرتا ہوں جس کا ذکر اللہ نے شروع میں فرمایا۔

مطلب یہ ہے کہ صفا سے شروع کرتا ہوں جس کا ذکر قرآن پاک میں مروہ سے پہلے ہے صفا پر اتنا چڑھے کہ کعبہ شریف نظر آنے لگے (آج کل تھوڑا سا چڑھنے سے کعبہ شریف کا کچھ حصہ نظر آجاتا ہے) اس کے بعد کعبہ شریف کی طرف رخ کرکے اللہ کی توحید اور بڑائی بیان کرے اور یہ پڑھے:

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُوَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَوَعْدَہٗ وَنَصَرَعَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے ملک ہے اور اسی کیلئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور دشمنوں کی جماعتوں کو تنہا اس نے شکست دی۔

اس کے بعد درود شریف پڑھ کر جو چاہے دعا مانگے اور تین مرتبہ یہ پورا عمل کرے پھر صفا سے اترے اور مروہ کی طرف ذکر کرتا ہوا چلے یہاں تک کہ جب ہرے رنگ کے ستون پر پہنچے تو دوڑنا شروع کردے اور دونوں ستونوں کے درمیان دوڑتا ہوا گذر جائے (یہ دوڑنا مردوں کیلئے ہے عورتوں کیلئے نہیں ہے) اور دونوں ستونوں کے درمیان دوڑتے ہوئے یہ دعا پڑھنا منقول ہے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اے اللہ مغفرت فرما اور رحم فرما تو بہت بڑا عزت والا ہے اور بہت بڑا کریم ہے (رواہ مصنف ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ والبیہقی فی السنن الکبری عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

دعاؤں کا اہتمام

دوران حج دعاؤں کا خاص اہتمام کریں، دعاؤں میں آہ وزاری خوب ہو گڑ گڑا کر دعائیں ہوں آنسو بہائے جائیں اور جس کو رونا نہ آئے تو وہ رونے کا منہ بنالے اور دل سے روتا رہے، ایسا کرنے سے رونے والوں میں ان شاء اللہ تعالیٰ شمار ہو جائے گا اور لوگوں سے شرمائے نہیں اپنے خالق ومالک کے سامنے گڑ گڑا کر دعا کرے مومن بندے کا عمل خفیہ ہو یا علی الاعلان ہو سب اللہ ہی کیلئے ہوتا ہے غیر اللہ کیلئے عمل کو چھوڑنا بھی ریا کاری میں شمار ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

طواف کے دوران اور حطیم میں مقام ابراہیم کے قریب اور صفا مروہ پر اور منیٰ مزدلفہ، عرفات اور جمرات پر (پہلے اور دوسرے جمرہ کی رمی کرنے کے بعد) ٹھہر کر لمبی دعا کرنا مسنون جیسا کہ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام تشریق کی راتوں میں منیٰ میں رہے اور زوال شمس کے بعد رمی فرماتے رہے، ہر جمرہ کو سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے اور جمرہ اولیٰ اور ثانیہ پر طویل قیام کرتے ہوئے آہ وزاری کے ساتھ دعا فرماتے اور جمرہ ثانیہ کے پاس نہ ٹھہرتے (سنن ابی داؤد باب فی رمی الجمار) میں سب جگہ خوب زیادہ دعاؤں کا اہتمام کرے کہ یہ مقامات اجابت ہیں۔

دعا کے آداب

دعا کرتے وقت آداب دعا کا خیال رکھیں جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

(۱) پاک وصاف ہونا (۲) باوضو ہونا (۳) قبلہ رخ ہونا (۴) پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان

کرنا اور اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور صفات عالیہ کا واسطہ دینا (۵) پھر درود شریف پڑھنا (۶) خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور یہ یقین رکھنا کہ صرف اللہ جل شانہ ہی دعا قبول کرسکتا ہے (۷) کوئی نیک عمل دعا سے پہلے کرنا یا دو چار رکعت نماز پڑھ کر دعا کرنا (اور فرض نماز کے بعد بھی قبولیت دعا کا وقت ہے) (۸) دعا کیلئے دوزانوں ہوکر بیٹھنا (لیکن عرفات اور مزدلفہ میں دعا کرتے وقت کھڑے ہوکر دعا کرے اور اگر تھک جائے تو بیٹھ جائے) (۹) دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا (دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہوں اور آسمان کی طرف اٹھے ہوئے ہوں نہ کہ اپنے چہرے کی طرف) (۱۰) خشوع وخضوع کے ساتھ باادب ہوکر دعا کرنا (پورے جسم سے ادب ظاہر ہو اور سارا جسم سراپا دعا اور طلب بن جائے) (۱۱) دعا کرتے وقت عاجزی اور تذلل ظاہر کرنا (۱۲) دعا کرتے وقت حال اور قال سے (یعنی جسم اور جان سے اور زبان سے) مسکینی ظاہر کرنا اور آواز میں پستی ہونا (۱۳) آسمان کی طرف نظر نہ اٹھانا (۱۴) شاعرانہ تک بندی سے اور گانے کے طرز سے بچنا (۱۵) گناہوں کا اقرار کرنا اور پچھلے گناہوں پر نادم ہونا اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کرنا (۱۶) خوب رغبت اور امید اور مضبوطی کے ساتھ جم کر اس یقین کے ساتھ دعا کرنا کہ ضرور قبول ہوگی (۱۷) دل حاضر کر کے دل کی گہرائی سے دعا کرنا (۱۸) بار بار سوال کرنا جو کم از کم تین بار ہو (۱۹) الحاح کے ساتھ یعنی خوب گڑگڑا کر للچا کر اصرار کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مانگنا (۲۰) کسی امر محال کی دعا نہ کرنا (۲۱) جب کسی کیلئے دعا کرے تو پہلے اپنے لئے دعا کرے پھر دوسرے کیلئے (۲۲) جامع دعا کرنا یعنی ایسی دعا کو اختیار کرے جس کے الفاظ کم ہوں لیکن الفاظ کا معنوی عموم زیادہ ہو یعنی ایک دو لفظ میں چند الفاظ میں دنیا و آخرت کی بہت سی حاجتوں کا سوال ہوجائے (۲۳) قرآن وحدیث میں جو دعائیں آئی ہیں ان کے ذریعہ دعائیں کرے ان کے الفاظ جامع بھی ہیں اور مبارک بھی (۲۴) اپنی ہر حاجت کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اگر نمک کی بھی ضرورت ہو تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے اور جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کا بھی اللہ رب العزت سے سوال کرے (۲۵) امام ہو تو صرف اپنے ہی لئے دعا نہ کرے بلکہ مقتدیوں کو بھی دعا میں شریک کرے (واحد کے لفظ کی بجائے جمع کے الفاظ سے دعا کرے (۲۶) ہر ایک اپنی اپنی خفیہ بھی دعا کرے اور اجتماعی دعا میں بھی شریک رہے (۲۷) دعا کے ختم سے پہلے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے (۲۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے (۲۹) اور ختم پر آمین کہے (۳۰) اور بالکل آخر میں منہ پر ہاتھ پھیرے۔

(از فضائل دعا مؤلفہ حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلندشہری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

ایک ضروری بات

تمام حجاج کرام کو چاہئے کہ اپنی دعاؤں میں پوری امت مسلمہ کا بھی حصہ رکھیں اپنے لئے دعا کرنے کے بعد اپنے والدین اپنے گھر والے بیوی بچے اپنے اساتذہ مشائخ اور اپنے شاگرد متعلقین عزیز و اقارب اور تمام مسلمانوں کیلئے خوب دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ سے ہدایت عام ہونے کی دعا کریں اور تمام اہل ایمان کیلئے دعائے مغفرت بھی کریں حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ حَسَنَةً۔

ترجمہ: جس نے مومنین کیلئے استغفار کیا اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر مومن کے بدلے ایک نیکی لکھ دیں گے (اخرجه الطبرانی باسناد جید)

اور ایک نیکی کی کم از کم دس نیکیاں تو ملتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے من جاء بالحسنة فله عشر امثالها جو شخص نیک کام کرے تو اسے اس جیسے دس حصے ملیں گے (سورۃ انعام:۱۶۰)

اور حدیث شریف میں ارشاد فرمایا مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةً وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَعَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرًا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ وَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ (الترغیب)

ترجمہ: جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا پھر اس کو نہ کیا تو اس کیلئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا اور اس کو کر لیا تو اس کیلئے دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا پھر اسے نہیں کیا تو وہ برائی اس کیلئے نہیں لکھی جائے گی اور اگر وہ برائی کر لی تو لکھ دی جائے گی۔

اور اس وقت مسلمانوں کی تعداد ایک ارب تیس کروڑ بتائی جاتی ہے اور اس کو دس سے ضرب دے دیں تو تیرا ارب نیکیاں چند لمحوں میں حاصل ہو سکتی ہیں اور ایک نیکی کی کیا قدر و قیمت ہے اس کا اندازہ اس دنیا میں نہیں لگایا جا سکتا، نیکی کی قدر و قیمت تو آخرت میں ہی معلوم ہوگی۔

خیموں میں تعلیمی حلقات قائم کرنا

تمام حجاج کرام کو چاہئے کہ اپنے اپنے خیموں میں تعلیمی حلقات قائم کریں اپنے بزرگوں کی کتابوں میں سے کوئی کتاب پڑھ کر دوسروں کو جمع کر کے سنائیں ایسی مجالس سے قلب میں نورانیت

پیدا ہوتی ہے اور دینی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور وقت قیمتی بن جاتا ہے اور انہی حلقات میں جو حفاظ وقراء ہوں ان کو وہ اپنی پوری نماز بھی سنادیں تاکہ اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی اصلاح ہو جائے۔

حرمین شریفین میں ملنے والے وقت کی قدر کرنا اور بازاروں میں وقت ضائع نہ کرنا

حرمین شریفین میں جو وقت ملا ہے یہ بہت قیمتی ہے اس کی قدر کرنی ضروری ہے بازاروں میں بلاضرورت وقت خرچ کرنے سے گریز کرنا چاہئے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے احب البلاد الی اللہ مساجدھا وابغض البلاد الی اللہ اسواقھا ۔ترجمہ: شہروں کی سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں عنداللہ مسجدیں ہیں اور شہروں کی سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہیں عنداللہ اس شہر کے بازار ہیں۔ اگر ضرورۃً بازار جانا پڑے تو نظر نیچی رکھے اور بازار کی دعا پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

تو اس کیلئے اللہ جل شانہ دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف فرمادیں گے اور اس کے دس لاکھ درجات بلند فرمادیں گے اور اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنادیں گے (رواہ الترمذی، والحاکم فی المستدرک وابن ماجه)

تہجد کا اہتمام کرنا

حجاج کرام کو نماز تہجد پڑھنے کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے یہ وقت دعاؤں کی قبولیت کا ہوتا ہے تہجد کے وقت توبہ واستغفار، ذکر وتلاوت میں مشغول ہونے کی کوشش کریں، قرآن کریم میں اہل ایمان کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں وبالاسحار ھم یستغفرون ترجمہ: یہ لوگ رات کے آخری اوقات میں استغفار کرتے ہیں۔

حضرت یوسف (علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام) کے بھائیوں نے اپنے والد یعقوب علیہ السلام سے عرض کیا یاابانا استغفر لنا ذنوبنا انا کنا خاطئین (اے ہمارے ابا ہمارے گناہوں کی مغفرت کیلئے دعا کیجئے بلاشبہ ہم خطا کرنے والے ہیں) تو ان کے جواب میں حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا سوف استغفر لکم ربی (میں تمہارے لئے عنقریب اپنے رب سے مغفرت کی دعا کروں گا) حضرت یعقوب علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نے استغفار کو مؤخر کیوں کیا فوراً اسی وقت اپنے

بیٹوں کیلئے استغفار کیوں نہ کیا، اس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رات کے آخری وقت میں دعا قبول ہوتی ہے اس لئے فرمایا اور دعا کو مؤخر کیا (تفسیر انوار البیان ج ۳ص ۲۳۱ طبع لاہور)

تہجد کے علاوہ دیگر اوقات میں بھی دوران حج نفلوں کا اہتمام بھی کیا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوران سفر نفل نماز کا بھی اتنا اہتمام فرماتے تھے کہ رات کے وقت اپنی سواری پر ہی نفل پڑھ لیتے تھے جس طرف بھی سواری کا رخ ہو، اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ نفل نماز سواری پر پڑھی جا سکتی ہے اگرچہ سواری کا رخ بدلتا رہے۔

کھانا کھلانا اور اچھی باتیں کرنا

حجاج کرام کو چاہئے کہ ایک دوسرے کو کھانا کھلائیں، کھانا کھلانا جنت کے داخلے کے اسباب میں سے ہے اور حج میں اس کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے اور حج مبرور حاصل ہونے کا ذریعہ ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج مبرور کی جزاء جنت ہی ہے بعض حضرات نے پوچھا کہ یا رسول اللہ حج مبرور کی کیا پہچان ہے؟ فرمایا کھانا کھلانا اور اچھی باتیں کرنا (رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد حسن)

تلبیہ کی کثرت کرنا اور بلند آواز سے پڑھنا

حجاج کرام کو تلبیہ کی کثرت کرنی چاہئے ایک حالت سے دوسری حالت بدلتے وقت تلبیہ پڑھنے کا اہتمام کریں اور بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا چاہئے، عن زید بن خالد رضی اللّٰہ عنه ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم قال جاء جبریل فقال یامحمد مر اصحابك فلیرفعوا اصواتهم بالتلبیة فانها من شعائر الحج (حدیث) (اخرجه ابن ماجة وابن حبان وحاکم وغیرهم)

ترجمہ: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو حکم کیجئے کہ تلبیہ بلند آوازوں سے پڑھیں کیونکہ یہ حج کی نشانیوں میں سے ہے۔

وعن ابی بکر الصدیق رضی اللّٰہ عنه ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه

وسلم سئل ای الاعمال افضل ؟ قال العج والثج (رواه الترمذی وابن ماجة والحاکم وقال صحیح باسناد)

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سے اعمال زیادہ افضل ہیں؟ ارشاد فرمایا بلند آوازوں سے تلبیہ پڑھنا اور اونٹوں کو نحر کرنا۔

بارگاہ الٰہی میں اپنے عمل کے کمزور ہونے کا اعتراف کرتے رہنا

ہر حاجی کو اپنے عمل پر کبھی بھی بھروسہ نہ کرنا چاہئے بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عرض کرے کہ یا اللہ یہ میرا ٹوٹا پھوٹا عمل ہے ناقص عمل ہے قبولیت کے لائق نہیں لیکن اے کریم تو بڑا کرم والا ہے تو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے تو غفور ہے شکور ہے محض اپنے فضل وکرم سے میرے اعمال حج قبول فرمالے، خوب روکر اور گڑگڑا کر دعا کرتا رہے اللہ تعالیٰ کو عاجزی تواضع پسند ہے لہذا ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہو جائیں گے اور حج قبول فرمالیں گے۔

حج مبرور نصیب ہونے کی دعا مستقل کرتے رہنا

حجاج کرام کو پورے حج میں حج مبرور نصیب ہونے کی دعا کرتے رہنا چاہئے یوں دعا کریں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا۔

حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل علی نبینا وعلیہما السلام کے عمل میں قرآن حکیم میں یہی بتایا گیا ہے کہ مؤمن بندہ عمل صالح کرتا جائے اور ڈرتا بھی جائے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ قبول نہ ہو۔

حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل علی نبینا وعلیہما السلام جب کعبہ معظّمہ بنارہے تھے تو یہ دعا کرتے جارہے تھے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (اے ہمارے رب قبول فرمالے ہم سے بے شک تو ہی خوب سننے والا اور جاننے والا ہے)

راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا

راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا مستقل ایمان کا شعبہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے الایمان بضع وسبعون شعبة اعلاها لااله الاالله وادناها اماطة الاذی عن الطریق (ایمان کے ستر سے زیادہ شعبے ہیں ان میں سب سے اعلیٰ لا الہ الا اللہ ہے اور سب سے ادنیٰ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا) حج میں اس کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے کیونکہ لاکھوں مسلمانوں کا مجمع ہوتا ہے

اگر تکلیف دہ چیز پڑی رہ گئی تو کتنے لوگوں کو تکلیف ہوگی لہذا ایسی چیز کو فوراً راستہ سے ہٹا دینا چاہئے اور کوئی پھل کھا کر اس کا چھلکا بھی راستہ میں نہ ڈالنا چاہئے کیونکہ اس سے گذرنے والوں کے پھسلنے کا اندیشہ ہے۔

طواف وسعی اور رمی کرتے وقت دوسروں کی راحت کا خیال رکھنا

تمام حجاج کرام کو چاہئے کہ طواف واستلام وسعی اور رمی وجمرات کے وقت دھکم پیل نہ کریں ایک دوسرے کی راحت کا خیال رکھیں جیسا کہ آپ کو یہ پسند ہے کہ کوئی آپ کو دھکا نہ دے اسی طرح آپ کے اردگرد جتنے بھی حجاج ہیں سب کی یہی خواہش ہے کہ ہم آرام سے ارکان ادا کریں تکلیف سے بچے رہیں، حدیث شریف ہے لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ یعنی تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کیلئے وہ چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے (رواہ البخاری)

اور دوسری حدیث میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: مسلمان وہ ہے جس کی زبان سے اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یا عمر انك رجل قوی لاتزاحم علی الحجرفتوذی الضعیف ان وجدت خلوۃ فاستلمہ والافاستقبلہ وکبروھلل ترجمہ: اے عمر تم قوی آدمی ہو حجر (اسود) پر مزاحمت کرکے کمزور کو تکلیف نہ پہنچاؤ اگر تمہیں جگہ مل جائے تو استلام کرلو ورنہ اس کا استقبال کرکے اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہہ لو۔

دوران طواف لغو باتوں سے بچنا

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ "کعبہ کا طواف کرنا نماز (کی طرح) ہے صرف اتنا فرق ہے کہ تم اس میں بات کرلیتے ہو لہذا جو بات کرنا ہی چاہے تو اچھی بات کے سوا دوسری بات نہ کرے (رواہ ابن حبان والحاکم وغیرھما المستدرك ج ۲ ص ۲۶۷)

اور دوسری حدیث میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے من طاف بالبیت اسبوعا لایلغو فیہ کان کعدل رقبۃ یعتقہا جس نے کعبہ کے سات چکر پورے کئے اور اس دوران

کوئی لغو حرکت نہ کی تو اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ ثقات کمافی مجمع الزوائد ۳/۲۴۵)

سفر حج میں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے مال خرچ کرنا

سفر حج میں مال خرچ کرنے کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے لہٰذا مال خرچ کرنے میں کنجوسی نہ کرے، اعتدال میں رہتے ہوئے خرچ کرتا رہے اپنے اوپر بھی خرچ کرے اور اپنے رفقاء حج پر بھی کرنے میں دریغ نہ کرے، حدیث شریف میں فرمایا عن بریدۃ رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم النفقة فی الحج کالنفقة فی سبیل اللّٰہ بسبع مائة ضعف (رواہ احمدلوحسن اسنادہ والمنذری فی الترغیب (مسند احمد ۵/۳۵۴ والترغیب ۲/۱۲۴)

وعن عائشة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہاان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لہا فی عمرتہا ان لک الاجر علی قدر نصبک ونفقتک ۔ (رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین ووافقہ الذھبی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے میرے عمرہ کے بارے میں فرمایا کہ تمہیں اجر تمہاری مشقت اور خرچ کے بقدر ملے گا۔

تنبیہ: حجاج کرام کو چاہئے کہ فضول خرچی سے بھی بچیں، فضول خرچی کی وجہ سے انسان بسا اوقات فقر میں مبتلا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فضول خرچی سے بچنے کا حکم فرمایا ارشاد ربانی ہے ولا تبسطھا کل البسط فتقعد ملوما محسورا اور نہ اپنے ہاتھ کو بالکل کھول دے ورنہ تو ملامت کیا ہوا خالی ہاتھ ہو کر بیٹھ رہے گا۔

اس آیت میں اسراف سے منع فرمایا ہے اسلام میں مال ضائع کرنا بے جا اڑانا فضول خرچی ممنوع ہے بعضے لوگ اسراف کرنے کی عادت کی وجہ سے اس نوبت میں پہنچ جاتے ہیں کہ مقروض ہو جاتے ہیں اپنے ذمہ قرضوں کا بوجھ اٹھا لیتے ہیں۔

راستوں میں بیٹھ کر راستوں کو تنگ نہ کرنا

بہت سے حجاج کرام کو دیکھا گیا ہے کہ پیدل چلنے والے راستہ میں ڈیرا لگا لیتے ہیں اور کچھ جمرات کے آس پاس بیٹھے رہتے ہیں جس کی وجہ سے راستہ بہت تنگ ہو جاتا ہے اور دوسرے حجاج کرام

کوسخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور مسلمانوں کو تکلیف دینا یا اس کا سبب بننا حرام ہے اور حرام کا ارتکاب جان بوجھ کر کرنے والے کا حج مبرور کیسے بنے گا؟ لہذا ایسی حرکت سے سخت پرہیز کی جائے۔

سلام پھیلانا

دوران حج بکثرت مسلمانوں سے ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں خوب زیادہ حجاج کرام کو ایک دوسرے کا آمنا سامنا کرنا ہوتا ہے لہذا اس موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے ایک دوسرے کو خوب سلام کریں۔

سلام پھیلانا جنت کے داخلہ کے اسباب میں سے ہیں، حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے وتقرأالسلام علی من عرفت ومن لم تعرف (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: کہ تو ہر ایک کو سلام کر چاہے تو اسے جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی ہے لاتدخلواالجنة حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا الا ادلکم علی شیٔ اذافعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم (رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی)

ترجمہ: کہ تم جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک کہ مومن نہ بن جاؤ اور تم (کامل) مومن اس وقت تک نہیں بن سکتے جب تک کہ ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو، کیا تمہیں میں ایسا عمل نہ بتادوں کہ تم جب اس کو کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو؟ سلام کو اپنے درمیان پھیلاو۔

اور آنحضرت ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا یاایھاالناس افشوالسلام واطعموا الطعام وصلواالارحام وصلوابالليل والناس نيام تدخلوا الجنة بسلام (رواہ الترمذی والدارمی وابن ماجة والحاكم وقال صحیح علی شرط الشیخین ووافقه الذهبی)

ترجمہ: اے لوگو! سلام پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ اور صلہ رحمی کرو اور رات کو نماز پڑھو جبکہ لوگ سو رہے ہوں جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''الادب المفرد'' میں روایت نقل کی ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما صرف سلام کی کثرت کرنے کی غرض سے بازار جاتے تھے کیونکہ وہاں لوگ زیادہ ہوتے ہیں تو خوب زیادہ سلام کو پھیلانے کا موقع ملتا ہے اور حج میں سلام پھیلانے کے مواقع ہی مواقع ہیں لہذا اس پر خوب عمل کیا جائے۔

نعمت تقویٰ کو برقرار رکھنا

تمام حجاج کرام کو اس بات کا دھیان رہے کہ اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹنے کے بعد صفت تقویٰ جو ایام حج میں نصیب ہوئی تھی پوری زندگی برقرار رہے ایام حج میں تقریباً ہر حاجی اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ مجھ سے غلطیاں سرزد نہ ہو جائیں میرا حج ناقص نہ رہ جائے، رفقائے سفر میں علمائے کرام ہوتے ہیں عام حجاج ان سے پوچھ پوچھ کر عمل کرتے ہیں تاکہ ان کا حج کامل ہو جائے، حج سے واپسی کے بعد بھی ہر حاجی کے سامنے یہی بات پیش پیش رہنی چاہئے کہ بقیہ زندگی بھی شریعت کے مطابق گذر جائے اور خاتمہ بالخیر ہو جائے جیسا کہ دوران حج تقویٰ اختیار کرنا ضروری ہے اسی طرح حج سے فراغت کے بعد بھی یہی کیفیت برقرار رہنی ضروری ہے اور یہی حج مبرور کی علامت ہے۔

اور یہ کیفیت جب ہی برقرار رہ سکتی ہے جبکہ اللہ والوں کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیدیں اور ان سے اپنا اصلاحی تعلق قائم کرلیں اور ان کی مجالس میں پابندی سے حاضری دیا کریں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یاایھاالذین امنوا اتقوااللّٰہ وکونوامع الصادقین ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ (یہ سچے ہی اہل تقویٰ ہیں اور اولیاء اللہ ہیں) علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ای خالطوھم حتی تکونوامثلھم یعنی تم صادقین کے ساتھ اتنا زیادہ رہو کہ ان جیسے ہو جاؤ۔

دیار حبیب ﷺ کے متعلق آداب

حجاج کرام کی حاضری مدینۃ الرسول ﷺ حج سے پہلے ہو یا بعد میں چند آداب ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

(۱) انتہائی شوق و محبت کے ساتھ مدینہ منورہ کا سفر ہو۔

(۲) مدینہ منورہ کی طرف سفر کرتے ہوئے درود شریف کی کثرت کرتے رہیں۔

(۳) جب مدینہ منورہ قریب آ جائے اگر اپنے اختیار میں ہو تو سواری کو تیز کرلیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لا رہے ہوتے تھے اور مدینہ منورہ کے در و دیوار اور راستوں پر نظر پڑتی تھی تو اپنی سواری تیز فرما لیتے تھے۔ (رواہ البخاری بالفاظ متنوعۃ)

(۴) جب مدینہ منورہ میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا

وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا ، یہ دعا کسی شہر یا بستی میں داخل ہونے کا ایک حصہ ہے اور یہ بھی پڑھے:
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا بِهَا قَرَارًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۔

(۵) مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد اپنے کمرہ میں سامان وغیرہ رکھ کر غسل کرکے اور عطر لگا کے نہایت ادب واحترام کے ساتھ مسجد نبوی شریف حاضری دے۔

(۶) اور اگر ریاض الجنۃ میں آسانی موقع میسر ہو جائے اور مکروہ وقت نہ ہو تو تحیۃ المسجد کی نیت سے دو رکعتیں ادا کرے، اگر موقع نہ ملے تو مسجد نبوی شریف میں کہیں بھی نماز ادا کرے۔

(۷) پھر نہایت ادب واحترام کے ساتھ روضہ رسول ﷺ کی طرف آئے محبت سے دل لبریز ہو، آنکھیں نم ہوں، مواجہ شریف کے سامنے کھڑا ہو اور آنحضرت ﷺ کی خدمت عالیہ مبارکہ میں صلاۃ وسلام پیش کرے، چاہے تو ان الفاظ میں صلاۃ وسلام پیش کرے:

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَلِيْلَ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاصِفْوَةَ اللّٰهِ ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاشَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ،اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَ وُلْدِ آدَمَ اَجْمَعِيْنَ ،اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامُبَشِّرًا مُّحْسِنِيْنَ ، وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ، وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ وَاَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ وَاَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ ، وَسَائِرِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ،يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَعَبَدْتَ رَبَّكَ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ ،جَزَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنَّا وَعَنْ وَالِدَيْنَا وَعَنِ الْاِسْلَامِ خَيْرَ الْجَزَاءِ ، وَاَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى لَكَ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَالْحَوْضَ

الْمَوْرُوْدَوَالشَّفَاعَةَ الْعُظْمٰی فِیْ الْیَوْمِ الْمَشْهُوْدِ وَنَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی اَنْ یَّغْفِرَلَنَا ذُنُوْبَنَا وَلِاٰبَائِنَاوَاُمَّهَاتِنَاوَلِاَقْرِبَائِنَااِنَّهٗ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَهُوَاَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۔

اپنا سلام پیش کرنے کے بعد اپنے ماں باپ، عزیز وا قارب، دوست واحباب کا سلام بھی نام بنام پیش کرے، اگر کسی نے سلام پیش کرنے کو کہا ہو تو اس کا نام لے کر سلام عرض کرلے مثلاً یوں کہے:اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانٍ ،فلاں کی جگہ اس کا نام لے اور اجمالی طور پر بہتوں کا سلام پہنچانا ہو تو یوں کہے:اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِنِّیْ وَمِمَّنْ اَوْصَانِیْ بِالسَّلَامِ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کر چکے تو دوقدم دائیں طرف ہٹ کر آپ کے یارِ غار رفیق صادق اور خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اس طرح سلام پیش کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاخَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَی التَّحْقِیْقِ اَبَابَكْرِ نِالصِّدِّیْقِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْهُمَافِی الْغَارِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَنْ اَنْفَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِیْ حُبِّ اللّٰهِ وَحُبِّ رَسُوْلِهٖ حَتّٰی تَخَلَّلَ بِالْعَبَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكَ اَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَاوَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوَاكَ ،اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَااَوَّلَ الْخُلَفَاءِالرَّاشِدِیْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَصِهْرَالنَّبِیِّ الْحَبِیْبِ الْمُصْطَفٰی وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

حضرت ابوبکر صدیق پر سلام پیش کرنے کے بعد دائیں طرف کو اور دوقدم ہٹے اور یہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر یوں سلام پیش کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَااَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاشَهِیْدَالْمِحْرَابِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامُظْهِرِ دِیْنَ الْاِسْلَامِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامُكَسِّرَالْاَصْنَامِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَااَبَاالْفُقَرَاءِ وَالضُّعَفَاءِوَالْاَرَامِلِ وَالْاَیْتَامِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوَاكَ ، وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاثَانِیَ الْخُلَفَاءِوَتَاجَ الْعُلَمَاءِوَصِهْرَالنَّبِیِّ الْحَبِیْبِ الْمُصْطَفٰی وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

(۸) صلاۃ وسلام پیش کرتے ہوئے آواز پست ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آواز بلند کرنا انتہائی بے ادبی ہے اور اعمال اکارت ہونے کا سبب ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یاایھا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولاتجھروالہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون (سورۃ الحجرات آیت نمبر۲)

ترجمہ: اے ایمان والو اپنی آواز کو نبی کی آواز پر بلند نہ کرو اور نہ نبی سے اس طرح اونچی آواز سے بات کرو جیسے تم بعض بعض سے اونچی آواز سے بات کرتے ہو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال حبط ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو (انوار البیان)

(۹) صلاۃ وسلام پیش کرتے وقت تمام حاضرین کی راحت کا خیال رکھے، کسی کو دھکا نہ لگے، کسی کو بھی اذیت نہ پہنچے، یہ بہت ادب کا مقام ہے۔

(۱۰) تلاوت کلام پاک اور ذکر اللہ کی کثرت کرے۔

(۱۱) روزانہ ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے، ورنہ ۳۰۰ مرتبہ تو ضرور پڑھے۔

(۱۲) مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں با جماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ پڑھنے کی کوشش کرے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھیں جن میں سے ایک بھی فوت نہ ہوئی تو اس کیلئے یہ لکھ دیا جائے گا کہ وہ دوزخ سے بری ہے (یعنی اسے دوزخ سے نجات ہوگی) اور یہ کہ عذاب سے بری ہے اور نفاق سے بری ہے۔

(رواہ احمد ورواتہ رواۃ الصحیح)

(۱۳) مسجد قباء میں حاضری دے اور وہاں نماز ادا کرے پڑھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسجد قباء میں ایک نماز ایک عمرہ کے برابر ہے (رواہ الترمذی وقال حسن غریب)

(۱۴) جنت البقیع کی زیارت کرے اور اہل بقیع کو سلام کرے اور اپنے اور ان کیلئے دعا مغفرت کرے: اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔

(۱۵) شہداء احد کی بھی زیارت کرے اور وہی الفاظ سے سلام پڑھے جو جنت البقیع کے بیان میں گذرے۔

(۱۶) راستے میں تھوکنے سے پرہیز کرے، اور کوڑا وغیرہ نہ ڈالے کیونکہ یہ نبی اکرم ﷺ کا شہر مبارک ہے۔

(۱۷) اور راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹادے، کیونکہ یہ ایمان کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے۔

(۱۸) کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دے۔

(۱۹) اہل مدینہ سے خاص محبت سے پیش آئے اور اگر ان میں سے کسی کا کوئی عیب نظر آجائے تو فوراً ان کے عیب سے نظر ہٹا کر اپنے عیوب پر نظر ڈالے اور ان پر کسی قسم کا اعتراض اور نکتہ چینی نہ کرے اور اچھی طرح اس بات کو سمجھ لینا چاہئے کہ ان لوگوں کی حیثیت درباری کی سی ہے، یہ لوگ حضرت نبی کریم ﷺ کے شہر کے رہنے والے ہیں، ان کی نسبت بہت اونچی ہے اور جو حجاج کرام و معتمرین اور زائرین سرکاری مہمان کی حیثیت رکھتے ہیں اگر بادشاہ کے گھر والوں کی طرف سے کوئی معاملہ پیش آئے اس کو برداشت کیا جاتا ہے، یہ درباری لوگ ہیں تو بہ کر کے ذرا سی دیر میں ان کا معاملہ صاف ہو جائے گا، مقرب بن جائیں گے، ہم ان کا اکرام بھی کریں اور ان کا احترام بھی کریں، اسی طرح بادشاہ کا کوئی مہمان ہو اس کی طرف سے کوئی معاملہ پیش آئے اس کو بھی برداشت کرتے ہیں تحمل کرتے ہیں، پھر یہ کہ ہم لوگوں کی یہاں حاضری تکمیل اصلاح کیلئے ہوئی ہے، اعتراض وتنقید کیلئے نہیں ہوئی ہے اس کو مستحضر رکھا جائے تو معاملہ آسان ہو جائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(۲۰) تمام گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کرے خاص طور سے بدنظری، غیبت اور چغلی، جھوٹ وغیرہ سے اور دل کو تمام برے خیالات سے پاک رکھے۔

ایک ضروری بات

بعض حجاج وغیرہ مسجد نبوی شریف سے باہر نماز پڑھ لیتے ہیں اندر جگہ ہونے کے باوجود ایسا کرنے سے جماعت کا تو ثواب ملے گا مگر مسجد کا ثواب نہیں ملے گا اگر چہ صفیں متصل ہوں اور اگر صفیں متصل نہ ہوں تو نماز ہی نہیں ہوگی، اس لئے اس بات کا خاص خیال رکھا جائے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ بندہ کو اور تمام قارئین کو اپنی رضا کے اعمال کی توفیق عطا فرمائے اور قبول فرمائے، آمین۔ تم بحمد اللہ وصلی اللہ وسلم وبارك علی نبی اللہ وعلی اله وصحبه ومن ولاه۔

مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم

باسمہ تعالیٰ

حرمین شریفین میں چند روز

حرمین شریفین میں حاضری اور مقامات مقدسہ کی زیارت اتنی بڑی دولت ہے کہ ہر مسلمان کے دل میں برابر وہاں پہنچنے کا شوق لگا رہتا ہے لیکن یہ سعادت حاصل اسی کو ہوتی ہے جسے حق تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے نصیب فرما دیں، کسی نے سچ کہا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست　　تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ تبارک وتعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ گذشتہ ماہ رجب المرجب ۱۴۲۹ھ میں ایک مرتبہ پھر حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی فللّٰہ الحمد ولہ الشکر۔ حسب سابق ظاہری اسباب تو کچھ بھی نظر نہیں آرہے تھے اور پھر اس پر مستزاد یہ کہ اہلیہ کا اصرار تھا کہ اس مرتبہ اس سفر سعادت میں میں نے بھی ضرور جانا ہے، گویا ع یک نہ شد دوشد والا معاملہ تھا، ادھر اسباب تو تھے نہیں اس لئے ع حافظا وظیفۂ تو دعا گفتن است وبس، پر عمل کرتا رہا، حق تعالیٰ نے ایسی غیبی مدد ونصرت فرمائی کہ ہم دونوں کا ہی انتظام ہوگیا اور اس طرح ہم بلا استحقاق اس دیار مقدس میں پہنچا دیئے گئے۔

بو دمورے ہوسے داشت کہ در کعبہ رود　　دست بر پائے کبوتر زد وناگاہ رسید

عالم اسباب میں اس سعادت کے حصول کا سبب یہ ہوا کہ ہمارے برادر محترم حضرت مولانا اشرف علی صاحب زیدمجدہم صدر جامعہ اسلامیہ محمودیہ سرگودھا نے سفر عمرہ کیلئے ایک قافلہ تیار کیا جس میں انہوں نے ازراہ عنایت احقر کو بھی شامل کرلیا، اس قافلہ میں خواتین وحضرات کی کل تعداد گیارہ تھی جن میں جامعہ اسلامیہ محمودیہ کے دو اساتذہ کرام حضرت مولانا حمید اللہ شاہ صاحب، حضرت مولانا ظریف احمد صاحب مدظلہما کے علاوہ جامعہ کے خادم محمد اکرم مع والدہ محترمہ، مولانا اشرف علی صاحب کی اہلیہ محترمہ اور ان کے بیٹے عزیز قاری محمد ابوبکر اور ان کی اہلیہ، داماد قاری عبدالجبار اور ان کی اہلیہ، احقر اور احقر کی اہلیہ شامل تھے۔

ان دنوں حرمین شریفین میں حاضر ہونے والوں کا خاصا رش بڑھ رہا تھا اس لئے ویزا کے بعد

سیٹوں کا مسئلہ درپیش تھا، ہماری خواہش تھی کہ ہمیں لاہور سے ڈائریکٹ جدہ کی فلائٹ مل جائے لیکن ایسا نہ ہو سکا اور برادرم مولانا اشرف علی صاحب کی انتھک کوشش اور جد وجہد سے ہمیں ۱۳؍ جولائی کی سیٹیں ملیں جس کی تفصیل یہ تھی کہ ہمیں ۱۳؍ کو لاہور سے کراچی پہنچنا تھا اور ۱۴؍ کو کراچی سے جدہ، چنانچہ احقر ۱۲؍ جولائی ہفتہ ۸؍ رجب المرجب ۱۴۲۹ھ ظہر تک لاہور پہنچ گیا اور رات کا قیام برادر عزیز مولوی عبدالعظیم ترمذی سلمہ کے ہاں کیا، برادرم عبدالودود سلمہ اور برخوردار عبدالباسط سلمہ بھی احقر کے ہمراہ تھے، لاہور کے قیام میں اپنے مخدوم ومکرم حضرت مولانا مشرف علی صاحب تھانوی مدظلہم اور حضرت مولانا شیر محمد صاحب علوی مدظلہم، برادر گرامی حضرت مولانا قاری خلیل احمد صاحب تھانوی زیدمجدہم سے ملاقات اور سفر حرمین کے موضوع پر گفتگو رہی اور ان حضرات سے ملنے کے بعد اگلے روز بروز اتوار بروقت ہم لاہور ائیرپورٹ پر پہنچ گئے، دیگر حضرات اور خواتین بھی مولانا اشرف علی صاحب کی قیادت میں پہنچ گئیں، ہم اپنے متعلقین اور احباب سے رخصت ہو کر اندر پہنچے، معلوم ہوا کہ جہاز لیٹ ہے ایک گھنٹہ انتظار کے بعد اعلان ہوا اور ہم جہاز میں سوار ہو گئے، ڈیڑھ گھنٹہ میں بخیریت کراچی اترے، برادرم جناب حافظ عبدالغفور صاحب تھانوی زیدمجدہم ہمیں لینے کیلئے پہنچے ہوئے تھے، ہمارا بارہ افراد کا قافلہ ان کے ساتھ روانہ ہوا، ان کے ہاں پہنچ کر بڑا آرام ملا اور حسب سابق انہوں نے بڑی خدمت کی جزاہم اللہ خیر الجزاء، عصر سے قبل دارالعلوم کراچی کیلئے روانہ ہوئے، وہاں حضرت مفتی اعظم مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم اور حضرت مولانا زبیر اشرف عثمانی صاحب کو پہلے سے ہی ہمارے آنے کی اطلاع تھی اور کراچی پہنچ کر بھی رابطہ ہو گیا تھا اس لئے دارالعلوم میں پہنچتے ہی ہم مہمان خانہ میں منتقل ہوئے، اپنے اپنے کمروں میں سامان رکھا اور نماز کی تیاری کے بعد دارالعلوم کی عظیم الشان تاریخی مسجد میں پہنچ گئے اس جدید مسجد میں آج پہلی مرتبہ عصر کی نماز ادا کی اور برخورداران عبدالناصر، عبدالملک سلمہما سے ملاقات ہوئی، پھر ہم حضرت مولانا محمود اشرف عثمانی مدظلہ اور حضرت صدر صاحب دامت برکاتہم سے ملے ان حضرات نے غیر معمولی شفقت وعنایت فرمائی اور ہمارا پروگرام معلوم کیا، چونکہ آج عصر کے بعد شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم کا اصلاحی بیان تھا ہم اس میں شریک ہو گئے، حضرت دامت برکاتہم نے علامات قیامت پر بڑا موثر اور مفصل ایمان افروز اور فکر انگیز خطاب فرمایا اور موجودہ حالات میں مسلمانوں کی ذمہ داریوں کی نشاندہی فرماتے ہوئے بڑی قیمتی ہدایات سے

نوازا، آپ کا یہ خطاب لاجواب بے حد نافع اور مفید تھا اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائیں اور حضرت والا کو جزائے خیر سے نوازیں آمین۔

بیان کے بعد حضرت سے ملاقات ہوئی پروگرام بتایا تو بہت مسرت کا اظہار فرمایا اور دعائیں دیں مغرب کی نماز سب نے آپ کی اقتدا میں ادا کی، مغرب کے بعد حضرت مولانا زاہد الراشدی دامت برکاتہم اور دیگر علماء کرام سے ملاقات ہوئی، رات کے کھانے کے بارہ میں طے ہوا کہ عشا کے بعد ہوگا اور اس میں حضرت صدر صاحب دامت برکاتہم بھی شرکت فرمائیں گے، چنانچہ دارالعلوم کی جامع مسجد میں نماز عشا ادا کی اور مہمان خانہ میں پہنچے، معلوم ہوا کہ حضرت نائب صدر جناب محقق العصر مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ بھی تشریف لائیں گے اس خبر فرحت اثر سے بے حد خوشی ہوئی تھوڑی دیر میں حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب مدظلہ تشریف لے آئے اور کچھ دیر بعد حضرت صدر صاحب دامت برکاتہم کی تشریف آوری ہوئی، ہم محو گفتگو ہوئے تو حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ بھی تشریف لے آئے اور ساتھ حضرت مولانا عمران اشرف اور مولانا حسان اشرف سلمہ بھی تھے جبکہ حضرت مولانا زبیر اشرف صاحب بھی پہنچ چکے تھے تمام حضرات کچھ ہی دیر بعد دسترخوان پر جمع ہوئے، کھانے کے ساتھ ہلکے پھلکے مذاکرات بھی چلتے رہے، حضرت اقدس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ نے بین الاقوامی حالات کے حوالہ سے گفتگو فرمائی، مولانا عمران اشرف عثمانی اور مولانا زاہد الراشدی صاحب نے بھی اس میں حصہ لیا، بعد میں ملکی حالات پر بھی تبصرہ ہوا، حضرت مفتی اعظم صاحب نے اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مسلمانوں کو ان حالات میں قنوت نازلہ کیلئے کہنے کا عندیہ ظاہر فرمایا، احقر نے ان ناگفتہ بہ حالات کے تناظر میں جب بعض حضرات کے اس خیال کا ذکر کیا کہ ''اب پاکستان کی ضرورت نہیں ہے'' تو حضرت صدر صاحب مدظلہم نے بڑے زوردار انداز میں فرمایا کہ غلط ہے پاکستان کی اب بھی یقیناً ضرورت ہے، یہ حضرات اگر پاکستان کو اچھا نہیں سمجھتے تو انہیں یہ ملک چھوڑ دینا چاہئے، گفتگو مختلف عنوانات پر ہوتی رہی اور یہ مجلس خاصی طویل ہوگئی تقریباً سب ہی حضرات نے اس میں حصہ لیا اور اس سے استفادہ کیا، بنکاری نظام کی بات چلی تو احقر نے بطور تجویز عرض کیا کہ عوام تو عوام بہت سے علماء کرام کو بھی اس کا تعارف نہیں ہے اس لئے ضرورت ہے کہ مدارس میں ایسے پروگرام رکھے جائیں جن سے علماء کرام وطلبہ میں اس کا تعارف ہو، حضرات نے اس تجویز پر پسندیدگی کے اظہار کے ساتھ

دورۂ حدیث اور تخصص کے طلباء کو دارالعلوم میں سالانہ رخصت کے موقع پر معاشیات پڑھانے کی بات بھی ہوئی، آخر میں حضرت مفتی اعظم نے بعض لطائف سنا کر محفل کو کشت زعفران بنادیا، احقر نے حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم اور حضرت مفتی اعظم مدظلہم سے بعض بزرگوں کی زیارت اور حالات کے متعلق استفسار کیا تو ان حضرات نے اپنی معلومات سے ہمیں مستفید فرمایا، تکملہ فتح الملہم کے ذکر پر احقر نے اس کی تعریف میں کچھ کلمات کہے تو حضرت مفتی اعظم نے اس کو بڑا اخراج تحسین پیش کیا اور دارالقلم کے حالیہ مطبوعہ نسخہ کی بڑی تعریف کی، حضرت تقی صاحب سراپا تواضع سب کچھ سنتے رہے اور آخر میں حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے انہوں نے بھی اس نسخے پر اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا، ہماری یہ محفل اور مجلس کافی لمبی ہوتی جارہی تھی حضرت مفتی رفیع صاحب عثمانی نے فرمایا کہ ان حضرات نے سفر کرنا ہے اس لئے اب محفل کو ختم کیا جائے، احقر نے سب سے دعا کی درخواست کی حضرت مفتی صاحب مدظلہم نے اپنے مخصوص طریقہ سے ہاتھ میں ہاتھ لے کر دم فرمایا، حضرت تقی عثمانی اور مولانا زاہد الراشدی صاحب بھی اس میں شامل ہوگئے، پھر شیخین نے دعا اور ساتھ ہی مدینہ طیبہ میں حاضری پر حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں ہدیہ سلام عرض کرنے کا فرمایا، مولانا زاہد الراشدی نے فرمایا کہ میں بھی ان حضرات کی تائید کرتا ہوں، اس طرح یہ محفل ختم ہوئی اور سب حضرات سلام ودعا کے بعد رخصت ہوئے، ان کے تشریف لے جانے کے بعد مولانا محمد یونس صاحب اور مولانا محمد حنیف خالد صاحب سے ملاقات ہوئی پھر کچھ دیر آرام کیا اور تہجد کے وقت نوافل ادا کئے، فجر کی نماز جماعت سے ادا کی اور پھر ناشتہ کیا اس کے بعد ہم کراچی ایئر پورٹ کی طرف روانہ ہوئے، وہاں پہنچ کر مولانا اشرف علی صاحب، برخوردار عبدالملک وعبدالناصر سلمہما ہم سے رخصت ہوئے اور ہم تمام ضروری مراحل سامان کی بکنگ سے فارغ ہو کر بخیریت جہاز میں سوار ہوگئے، ہم سب کیلئے خوشی کا موقع تھا دل کی کیفیت بڑی عجیب وغریب ہورہی تھی، حرمین شریفین میں حاضری کے تصور سے ہی سب کو بے حد سرور محسوس ہورہا تھا۔

جدہ تک کا سارا سفر انہیں کیفیات کے ساتھ گذرا، میقات سے قبل ہم نے عمرہ کی نیت کی اور تمام رفقاء نے بھی احرام باندھا اور تلبیہ کی کثرت کرتے رہے، آج کا دن ہمارے لئے اس لحاظ سے نہایت اہم تھا کہ جدہ پہنچ کر ہم نے مکہ معظمہ حاضر ہونا تھا اور اکثر ساتھی یہ سعادت پہلی مرتبہ حاصل کررہے تھے اس لئے ان کا ایک ایک لمحہ بھی مشکل سے گذر رہا تھا اور پہلے حاضر ہونے والوں کا بھی

عجیب حال تھا، بہر حال مکہ معظمہ میں حاضری اور قیام پھر مدینہ طیبہ کا سفر اور واپسی تک کی روئیداد چونکہ تاریخ وار لکھ لی گئی تھی اس لئے قارئین الحقانیہ بھی اسی ترتیب سے ملاحظہ فرمائیں۔

مکہ معظمہ زادھا اللہ شرفاً و کرامۃً میں حاضری اور عمرہ کی سعادت

مورخہ ۱۱؍رجب المرجب ۱۴۲۹ھ ۱۴؍جولائی ۲۰۰۸ء بروز سوموار

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے طیارہ ساڑھے گیارہ بجے اور مقامی ٹائم کے مطابق ساڑھے آٹھ بجے جدہ ایئرپورٹ پر اترا اور ہم سب بخیریت آدھ گھنٹہ بعد پاسپورٹ چیک پوسٹ پر پہنچے، یہاں تقریباً دو گھنٹے لگے، مقامی وقت کے مطابق ٹھیک بارہ بجے یہاں سے فارغ ہوئے جدہ کے مراحل سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ کیلئے ہماری روانگی عمل میں آئی، ڈیڑھ گھنٹہ میں ہم مکہ معظمہ اور وہاں سے اپنی رہائش گاہ دارالحبیب پہنچے تو دو بج چکے تھے ظہر کی نماز بہت پہلے ہو چکی تھی اس لئے ہم نے اپنے اپنے کمروں میں سامان رکھا، خواتین اور مرد حضرات کو الگ الگ کمرہ میں ٹھہرایا، نماز سے فارغ ہو کر کھانا کھانے کے بعد ہم لیٹ گئے، اس دوران مولانا اشرف علی صاحب اور عبدالودود سے فون پر رابطہ ہوا اور اپنی بخیریت مکہ معظمہ پہنچنے کی اطلاع کی، آرام کے بعد اٹھ کر سب نے عصر کی نماز ادا کی، وقت کی کمی کی وجہ سے ہم مسجد الحرام نہ جا سکے اس لئے مغرب جماعت سے ادا کر کے مسجد الحرام میں حاضری ہوئی، باب فہد سے داخلہ ہوا بیت اللہ شریف پر نگاہ اول پڑتے ہی ساری تھکاوٹ دور ہو گئی اور خوب دعا کا موقع ملا اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں آمین، دعا کے بعد ہم نے طواف شروع کیا احقر کے ہمراہ مولانا ظریف صاحب اور محمد اکرم صاحب تھے، عشاء کی جماعت سے قبل چھ چکر مکمل ہو چکے تھے کہ نماز شروع ہو گئی، باقی ایک چکر نماز کے بعد مکمل کیا، طواف کی رکعتیں پڑھ کر زمزم سے سیراب وشادکام ہوئے اور پھر حجر اسود کا نوواں استلام کر کے سعی کیلئے صفا پر پہنچے ایک گھنٹہ میں سات چکر مکمل ہوئے، پھر دو رکعت شکرانہ کے ادا کئے اور ہم باب فہد سے ہی واپس باہر آ گئے، سب انتہائی خوش کہ حق تعالیٰ نے ہمیں محض اپنے فضل وکرم سے یہ سعادت عطا فرما دی ورنہ یقیناً ہم اس قابل نہ تھے، ہمارے دوسرے رفقاء مولانا حمید اللہ شاہ صاحب، قاری ابوبکر، عبدالجبار ہم ان کا انتظار کرنے لگے کافی دیر کے بعد جب وہ نہیں آئے تو بارہ بجے ہم دارالحبیب کیلئے واپس ہوئے اور پچیس منٹ میں پہنچ گئے، خواتین کا گروپ عصر کے بعد ہی عمرہ کیلئے روانہ ہو گیا تھا جس میں مولانا اشرف علی صاحب کی بیوی، بیٹی، بہو اور محمد اکرم صاحب

کی والدہ، احقر کی اہلیہ شامل تھیں ہم گھر پہنچے تو یہ گروپ موجود تھا بحمداللہ تعالیٰ سب نے عمرہ مکمل طور پر ادا کرلیا ہے، تقبل اللّٰہ تعالیٰ بفضلہ و کرمہ آمین۔

ہمارے رفقاء بھی ہمارے بعد مکان پر آ گئے سب نے مل کر پہلے کھانا کھایا اس کے بعد حلق کا سلسلہ چلا، حلق کے بعد غسل کیا اور دو رکعت شکرانہ کے طور پر ادا کیں اس کے بعد سب ساتھی لیٹ گئے اور صبح اٹھ کر سب نے فجر کی نماز ادا کی۔

۱۲ر رجب المرجب ۱۴۲۹ھ ۱۵ر جولائی ۲۰۰۸ء منگل

صبح فجر کے بعد اہلیہ سے معلوم ہوا کہ وہ عشاء سے قبل ہی طواف اور سعی سے فارغ ہو چکی تھیں مولانا اشرف صاحب کی اہلیہ نے بڑی ہمت کی اور بڑی سہولت سے انہیں عمرہ کرا دیا ان کا کہنا یہی ہے کہ بحمداللہ تعالیٰ طواف اور سعی رش کے باوجود بڑی سہولت سے مکمل ہوئے اور انہوں نے عمرہ سے فارغ ہو کر قصر بھی کرالیا، قصر کی تفصیل معلوم کرنے سے پتہ چلا کہ صرف گردن کے پیچھے کے بال جمع کر کے ایک پورے کے برابر کاٹ دیئے گئے احقر نے اس پر تنبیہ کی اور بتایا کہ یہ طریقہ صحیح نہیں ہے اس طرح پورے سر یا چوتھائی سر کے بالوں کا صحیح طور پر قصر نہیں ہوتا اس لئے دوبارہ قصر کریں اور سر کے چاروں طرف سے کریں تا کہ اکثر حصہ کا قصر ہو جائے اس طرح واجب بھی پورا ہو گا اور سنت پر بھی عمل ہو جائے گا، اہلیہ کی یہ پہلی حاضری ہے انہیں بیت اللہ شریف کے دیدار طواف سعی اور مسجد الحرام کی زیارت سے بے حد خوشی ہوئی اور ذوق وشوق کی وجہ سے ذرا مشقت محسوس نہیں ہوئی، ان کے ذہن میں طواف سعی کے بارہ میں جو نقشہ تھا ان کے بقول یہاں معاملہ اس کے بالکل برعکس ہوا اور سب کام بڑی سہولت کے ساتھ انجام پذیر ہوئے کچھ بھی مشقت نہیں ہوئی، حق تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم ہے کہ اس نے زندگی میں یہ خوشگوار لمحہ عطا فرمایا اور اپنے مبارک گھر کی زیارت اور عمرہ کی دولت سے مشرف فرمادیا وہی اپنی رحمت سے اسے قبول فرمادیں اور کوتاہیوں کو معاف فرما کر اپنی رضا اور جنت عطا فرمائیں اور ہم سب کیلئے یہ عمل مبارک فرمائیں آمین۔

صبح نماز فجر کے بعد احقر کوشش کرتا رہا کہ مولوی عمر فاروق علوی سلمہ سے فون پر رابطہ ہو جائے وہ مدرسہ صولتیہ میں مقیم ہیں لیکن سوا نو بجے کے بعد ان سے رابطہ ہوا، انہوں نے ظہر کے بعد باب ملک فہد پر ملنے کا وعدہ کیا تھا احقر نماز ظہر سے قبل حرم میں پہنچا اور طواف کیا پھر ظہر تک وہیں ٹھہرا

نماز کے بعد باب ملک فہد پر مولوی عمر فاروق سلمہ سے ملاقات ہوئی اور ان کے ہمراہ موبائل لے کر مدرسہ صولتیہ چلا گیا کھانے کے بعد عصر تک یہاں آرام کیا پھر ساڑھے چھ بجے حرم میں پہنچا، گھر فون پر بھائی عبدالصبور سے بات کی اور سب کی خیریت معلوم ہوئی، مغرب کے بعد بھی ایک طواف کیا، عشاء کے بعد برخوردار عبدالملک سلمہ سے فون پر اپنے پہونچنے اور بخیریت عمرہ کرنے کی اطلاع کی، برخوردار عبدالباسط سلمہ سے بھی بات ہوئی، برادرم عبدالغفور صاحب نے بھی فون پر رابطہ کیا اور جامعہ حقانیہ کے سالانہ جلسہ پر ان سے گفتگو ہوئی گیارہ بجے ہم گھر پہنچے معلوم ہوا کہ خواتین ابھی نہیں آئیں اس سے فکر ہوا کافی دیر میں ان کی آمد ہوئی، معلوم ہوا کہ دیر کی وجوہات میں سے ایک وجہ طواف کے بعد سعی بھی تھی اہلیہ نے بتایا کہ انہوں نے ایک بزرگ خاتون کے اصرار پر طواف کے بعد سعی کی اس طرح صفا مروہ کے سات چکر پورے کرنے میں خاصا وقت لگ گیا ان کا کہنا یہ تھا کہ ان بزرگ خاتون کے شدید اصرار کی وجہ سے مجھے بھی تردد ہو گیا اگرچہ دل میں کھٹکا برابر لگا رہا تا ہم اس طرح چکر لگانے پڑے احقر نے دوبارہ سمجھایا کہ سعی بغیر احرام کے نہیں ہوتی اسلئے یہ محض سیر ہوئی اسے سعی نہیں کہا جاتا تاہم اس کی وجہ سے کوئی دم وغیرہ واجب نہیں ہوا، البتہ آئندہ احتیاط کریں اور اس مسئلہ کو یاد رکھیں اور ظاہر ہے کہ اب تو خود ہی یاد رہے گا اس واقعہ سے دوسروں کو بھی تنبیہ ہوئی اور مسئلہ کا تکرار ہو گیا۔

۱۳/ رجب المرجب ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۶/ جولائی ۲۰۰۸ء

صبح فجر کی نماز جماعت سے ادا کی اور پھر آرام کیا اسی دوران عبدالودود، مولوی محسن، مولوی شمس الدین، مولوی محمد صدیق سلمہم سے فون پر بات ہوئی، نو بجے بیدار ہو کر ہم نے ناشتہ کیا احقر حرم جا رہا تھا کہ مولوی عمر فاروق نے بتایا کہ شیخ حشیم صاحب حفظہ اللہ مدرسہ صولتیہ میں تشریف فرما ہیں کل چونکہ انہیں زیادہ مصروفیت ہوگی اس لئے اب ملاقات ہو جائے تو بہتر ہے، احقر مدرسہ صولتیہ پہنچ گیا اور شیخ سے ملاقات ہوئی وہ بہت خوش ہوئے اور خاص تواضع واکرام فرمایا کافی دیر ان سے نشست رہی انہوں نے کل کے جلسہ میں شرکت کی دعوت دی، احقر نے پروگرام میں حاضری کا وعدہ کرلیا، ان شاء اللہ کل صبح آٹھ بجے کے بعد پروگرام میں شرکت ہوگی، ظہر احقر نے صولتیہ میں ادا کی پھر کھانے کے بعد آرام کیا عصر کے بعد احقر حرم حاضر ہوا، عشاء کے قریب مولوی عبداللہ چنیوٹی اور مولوی کامل دین نے فون پر بات کی، محترم جناب عظیم صاحب جو کہ مکہ معظمہ میں مقیم ہیں انہوں نے فون پر اطلاع دی

کہ وہ عشاء کے بعد باب فہد پر احقر کا انتظار کریں گے، چنانچہ عشاء کے بعد ان سے باب فہد پر ملاقات ہوئی احقر کے ساتھ وہ رہائش تک آئے کھانے کا انتظام بھی انہوں نے کیا اور پھر وہ واپس ہوئے۔

آج صبح ناشتہ کے بعد اہلیہ نے جھنگ بھائی سعید صاحب اور ان کی اہلیہ سے فون پر بات کی احقر نے بھی بھائی سعید سے بات کی ان کو حالات بتائے تو وہ بہت خوش ہوئے اور انہوں نے عمرہ کی سعادت کے حصول پر مبارک باد دی، اسی طرح گھر بھی فون پر بات ہوئی اور خیریت معلوم ہوئی۔

۱۴رجب المرجب ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۷رجولائی ۲۰۰۸ء

صبح فجر کی نماز سے قبل حرم میں حاضری ہوئی نماز کے بعد گھر واپسی ہوئی اور پھر پروگرام کے مطابق چھ بجے سب حضرات وخواتین زیارات کیلئے روانہ ہوئے، غار ثور، مزدلفہ اور عرفات، واپسی پر مسجد الجن اور جنت المعلی بھی دیکھنے کا موقع ملا اور جمرات پر جو نیا کام ہو رہا ہے اسے بھی دیکھا جبل ثور پر حاضری کے وقت دل بے تاب تھا کہ غار میں بھی حاضری ہو لیکن نہ وقت تھا اور نہ ہمت و طاقت بس دور سے ہجرت کے واقعہ اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جاں نثاری اور وفاداری کا تصور کر کے ہم آگے بڑھے قرآن کریم کی آیت الا تنصروہ فقد نصرہ اللّٰہ الآیۃ کا پورا مضمون ذہن میں آ گیا اپنے ساتھیوں سے اس کا تذکرہ ہوا تو سب کی عجیب کیفیت ہوگئی، احقر نے گذشتہ دنوں اسی آیت کریمہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل کے حوالہ سے جمعہ پر بیان کرنے کی سعادت حاصل کی، یہاں پہنچ کر ان سب کے بعض اجزاء اور لطائف ونکات ایک مرتبہ پھر ذہن میں تازہ ہو گئے اور دل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت سے سرشار ہو گیا، اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے اتباع کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔

مکہ معظمہ سے ہم منٰی اور مزدلفہ سے گذرتے ہوئے میدان عرفات پہنچے دور سے مسجد نمرہ کے مینار نظر آ رہے تھے جبل رحمت پر چڑھ کر سب نے دعائیں کیں، خواتین نے بھی ہمت کی اہلیہ بیماری کمزوری کے باوجود جذبہ اور شوق میں تمام سیڑھیوں کو عبور کرتے ہوئے منزل پر پہنچ گئی اور وہاں پہنچتے ہی سانس پھول گیا فوری طور پر جوس کا ڈبہ پیا جس سے طبیعت سنبھل گئی اور دعا کے بعد وہ بخیریت نیچے آئیں، احقر نے مختلف دعاؤں کے ساتھ یہ دعا بھی کی کہ حق تعالیٰ اس میدان میں یوم العرفۃ کو بھی حاضری کا موقع عطا فرمائیں اور حج مقبول ومبرور نصیب فرمائیں آمین۔ واپسی پر مسجد مشعر الحرام سے

گذرے اور پھر منیٰ پہنچے، مسجد خیف بھی دور سے نظر آئی حج کے موقع پر بے پناہ ہجوم کی وجہ سے ان مقامات پر موجود مساجد وغیرہ کی زیارت مشکل ہوتی ہے آج چونکہ میدان خالی تھا اس لئے سب کچھ واضح طور پر معلوم ہو رہا تھا، غار حرا پر جانے کی ہمت نہ ہوئی لیکن اول وحی کا نزول چونکہ یہاں ہوا جس کی تفصیل بخاری شریف وغیرہ کتب حدیث میں موجود ہے اس لئے اس سارے واقعہ کی یاد بھی تازہ ہوگئی، جنت المعلی میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مزار ہے لیکن آج وہاں حاضری نہ ہوسکی، دور سے ہی ایصال ثواب کیا اسی طرح مسجد الجن چونکہ بند تھی اسے بھی اندر سے نہ دیکھ سکے۔

آٹھ بجے صبح واپس منزل پر پہنچے ناشتہ کیا اور غسل کے بعد کپڑے بدلے مولانا حمید اللہ شاہ صاحب اور مولانا ظریف صاحب کے ساتھ مدرسہ صولتیہ حاضر ہوا، ہم ایک گھنٹہ لیٹ ہوگئے نو بجے پہنچے ہم سے پہلے تفسیر اور پھر بخاری شریف کا ختم ہو چکا تھا، باقی کتب کی تختیم ہمارے سامنے ہوئی، ہر شیخ نے اپنے متعلقہ درس کا ختم کرایا اور مناسب انداز میں سبق کی تقریر کے بعد دعا کی، آخر میں ایک عالم فاضل کا بیان ہوا اور پھر فضلاء وطلبہ میں اسناد تقسیم ہوئیں، آخر میں دعا پر اس محفل کا اختتام ہوا، فضیلۃ الاستاذ جناب شیخ حشیم صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نے اعلان کیا کہ مدرسہ صولتیہ حکومت سعودیہ کے پروگرام کے مطابق اب توسیع کی زد میں آ چکا ہے اس لئے یہ افسوسناک خبر ہے کہ آئندہ پروگرام یہاں نہیں ہو سکے گا، اس لحاظ سے آج کا یہ سالانہ پروگرام اس جگہ پر آخری پروگرام ہے، والامر بید اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس خبر سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ مغموم تھا۔

اس تقریب میں کئی حضرات علماء کرام اور شیوخ کی زیارت اور ملاقاتیں ہوئیں، خاص خاص حضرات سے فضیلۃ الاستاذ حضرت الشیخ محمد حشیم صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نے احقر کا تعارف بھی کرایا اور حضرت جد امجد، حضرت اقدس والد گرامی رحمہما اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے احقر کے بارہ میں بتایا، حضرت مولانا سیف الرحمن صاحب اور حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی حفظہما اللہ تعالیٰ بھی یہاں ملاقات ہوئی۔

تقریب کے بعد پہلے نماز اور پھر کھانے کا پروگرام ہوا جدہ سے جناب قاری محمد رفیق صاحب مع صاحبزادگان تشریف لائے احقر سے ملاقات وگفتگو ہوئی، جدہ کے بارہ میں طے ہوا کہ آئندہ کسی وقت حاضری ہوگی پھر احقر منزل پر واپس ہوا اور یہ حضرات جدہ روانہ ہوئے۔

عصر کے بعد ہم پھر حرم حاضر ہوئے راستہ میں برخوردار عبدالناصر سلمہ نے کراچی دار العلوم

سے فون کیا اور برخوردار عبدالملک سلمہ نے بھی بات کی، احقر حرم میں پہنچ گیا اور عشاء تک وہیں رہا اس دوران ایک دو جگہ فون پر بات ہوئی احقر نے بھی ساہیوال فون کیا، عشاء کے بعد منزل پر واپسی ہوئی اور سب نے کھانا کھایا۔

۱۵/ رجب المرجب ۱۴۲۹ھ ۱۸/ جولائی ۲۰۰۸ء جمعۃ المبارک

صبح فجر میں حرم کی حاضری ہوئی نماز کے بعد احقر واپس آ گیا، جدہ سے عزیز اظہر ساکن ساہیوال رات ایک بجے کے بعد مکہ معظمہ پہنچ گئے تھے اس وقت انہوں نے فون تو کیا لیکن احقر لیٹ گیا تھا اس لئے ان سے رابطہ نہ ہوا، صبح حرم جانے سے قبل فون کیا تو پتہ چلا کہ وہ عمرہ ادا کر چکے ہیں نماز کے بعد ملاقات ہوگی، نماز کے بعد باب فہد کے سامنے صنادیق الدیانات کے قریب ان سے ملاقات ہوئی احقر نے ان کے ذمہ پان وغیرہ کا سامان لگایا تھا وہ سب چیزیں جدہ سے لے آئے۔

احقر انہیں لے کر منزل پر پہنچا اس کے بعد ناشتہ لائے اور ہم سب نے ناشتہ کیا، کچھ دیر کے بعد وہ جدہ روانہ ہو گئے احقر نے پان کا سامان اہلیہ کو دیا تو وہ بہت خوش ہوئیں، آج عبدالملک اور عبدالناصر سے احقر اور اہلیہ کی فون پر بات ہوئی، وہ دونوں بخیریت ہیں اور ہماری یہاں کی حاضری پر بہت خوش ہیں، دعا کی پرزور درخواست کرتے رہے، بحمداللہ تعالیٰ ہم سب کیلئے دعائیں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں آمین۔

آٹھ بجے سے دس تک ہم نے آرام کیا پھر غسل کے بعد جمعہ کیلئے روانہ ہوا، پونے گیارہ حرم پہنچا، بارہ بجکر ستائیس منٹ پر جمعہ کی اذان ہوئی ہم نے سنتیں ادا کیں، پانچ منٹ بعد دوسری اذان ہوئی اور پھر المحترم الشیخ امام الحرم نے دو خطبے دیئے، زیادہ تر عقیدہ توحید اپنانے پر زور دیا اور شرک کی تردید کی اور مختلف مذاہب کو آپس میں ایک دوسرے سے رواداری کے ساتھ رہنے کی تلقین کی اور اس سلسلہ میں ملک عبداللہ آل سعود کے حوالہ سے بھی بیان کیا مختصر خطبہ کے بعد انہوں نے جمعہ کی نماز پڑھائی اس وقت ٹھیک ایک بج چکا تھا، احقر دو بجے حرم سے نکلا آج جمعہ کی وجہ سے رش بہت تھا بے پناہ ہجوم کی وجہ سے نکلنے میں بہت دیر لگی، حرم میں جمعہ کے بعد عبدالودود سلمہ سے فون پر بات کرنے کی کوشش کرتا رہا لیکن بات نہ ہو سکی بالآخر انہوں نے خود ہی فون کیا اور خیریت معلوم کی۔

حرم سے نکلا تو مولانا عطاء اللہ صاحب جو وادی سون کورڈی تحصیل نوشہرہ کے رہنے والے

ہیں آرمی میں خطیب رہ چکے ہیں اور آج کل دوبئی میں ہیں ان سے ملاقات ہوگئی انہوں نے خود ہی پہنچان لیا، پھر ان کے ذریعہ سے پاکستان عزیز محترم مولوی مطلوب الحسن سلمہ سے بھی رابطہ ہوگیا۔ مولانا عطاء اللہ صاحب پہلی مرتبہ مکہ معظمہ میں حاضر ہوئے ہیں ایک ماہ کا ان کا پیکج ہے کل وہ مدینہ منورہ جارہے ہیں، احقر ان سے مل کر گھر آیا تو برادرم عزیز مولوی محمد تسنیم سلمہ کا فون آ گیا اور عم محترم مدظلہم سے بھی بات ہوئی اور سب کی خیریت معلوم ہو کر اطمینان ہوا۔

نماز جمعہ کے بعد ہم نے کھانا کھایا خیال تھا کہ کچھ دیر آرام کریں گے لیکن قاری طفیل صاحب جو طائف میں مقیم ہیں تشریف لے آئے ،عصر تک ان سے گفتگو رہی مختلف امور زیر بحث آئے پھر ہم نے عصر کی نماز جماعت سے ادا کی اور حرم چلے گئے ،مغرب تک اور اوابین سے فارغ ہو کر عشاء تک تلاوت کی اسی دوران مولوی عبداللہ چنیوٹی ،مولوی عمر فاروق بھیروی وغیرہ سے فون پر بات ہوئی ، مولوی خبیب سلمہ ابن قاری محمد رفیق صاحب نے جدہ سے فون کیا اور دونوں حضرات نے بات کی۔

عشاء کے بعد منزل پر آ گیا مولانا قاری عطاء اللہ صاحب خطیب آرمی ساتھ تھے سب نے مل کر کھانا کھایا اور مختلف حالات پر گفتگو رہی ان کے جانے کے کافی دیر بعد ہم نے آرام کیا۔

حرم سے واپسی پر راستہ میں چنیوٹ سے مولوی آصف سلمہ کا بھی فون آیا اور انہوں نے خصوصی دعاؤں کیلئے کہا۔

۱۶؍رجب المرجب ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۹؍جولائی ۲۰۰۸ء ہفتہ

صبح فجر کی نماز جماعت سے ادا کی اور کچھ دیر بعد آرام کیا پھر ناشتہ ہوا، جھنگ سے برادرم سعید اور ان کی اہلیہ نے فون کیا احقر کی اور اہلیہ کی بات ہوئی ،مولانا حبیب اللہ صاحب نے چوہال اور مولانا محمد یعقوب صاحب نے سرگودھا سے فون کیا ،احقر پھر حرم چلا گیا نوافل کے بعد تلاوت میں مشغول ہوگیا، چاوے والا سرگودھا سے مولوی محمد جمیل سلمہ کا فون آیا، برخوردار عبدالباسط سلمہ نے بھی فون کیا خیریت معلوم ہوئی ،نماز ظہر کے بعد حرم سے واپسی ہوئی ،ڈیڑھ بجے احقر منزل پر پہنچ گیا۔

ساڑھے چار بجے اہلیہ کے ساتھ حرم میں حاضری ہوئی احقر نے انہیں بعض مقامات کا تعارف کرایا، باب ملک عبدالعزیز سے ہم حرم میں داخل ہوئے احقر نے انہیں بتایا کہ حضرت اقدس والد صاحب قدس سرہ کے ساتھ جب ۱۴۱۲ھ رجب کے مہینہ میں پہلی مرتبہ حاضری ہوئی تھی تو اسی باب سے حرم میں

داخل ہوئے تھے انہیں بھی دکھایا، باب کعبہ، ملتزم، حجر اسود، حطیم، رکن یمانی، زمزم، سب جگہ احقر نے خود دکھائیں اور بتائیں اگر چہ وہ پہلے یہ مقامات دیکھ چکی ہیں لیکن اب انہیں زیادہ فائدہ محسوس ہوا، پھر احقر نے طواف بھی کرایا اور اس کا صحیح طریقہ بتلا کر عمل کرایا، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں، اہلیہ کی عبدالباسط سے فون پر بات ہوئی چونکہ ہمارا یہ طواف عصر کے بعد تھا اس لئے طواف کے بعد ہم نے زمزم پیا اور بیت اللہ شریف کو دیکھنے کیلئے صحن میں بیٹھ گئے، کافی دیر زیارت کرتے رہے اور حق تعالیٰ کا شکر بھی کیا کہ اس نے یہاں حاضری کی توفیق دی اور ساتھ ہی یہ دعا بھی کہ حق تعالیٰ بار بار مقبول حاضری نصیب فرمائیں، پھر اہلیہ کو باب عبدالعزیز کے قریب خواتین کے حصہ میں پہنچایا اور احقر تلاوت میں مشغول ہوگیا، تلاوت کا سلسلہ مغرب کے بعد بھی جاری رہا، عشاء سے قبل فون پر حضرت مولانا خلیل الرحمٰن انوری صاحب مدظلہم سے بھی گفتگو ہوئی وہ کل رات کسی وقت مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ پہنچ رہے ہیں شاید پرسوں ان سے ملاقات ہوجائے ورنہ واپسی پر امید ہے کہ ملاقات ہوجائے گی، والامر کلہ بید اللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ۔

عشاء کے بعد جناب قاری شرافت اللہ صاحب پانی پتی نے بھی سلانوالی سے فون کیا اور حالات بتا کر دعا کی درخواست کی۔

عشاء کے بعد احقر حرم سے باہر نکلا تو ایک صاحب رضوان نامی جو کراچی سے مع والدین عمرہ کیلئے حاضر ہوئے ایک عربی دان سے بات کرنا چاہ رہے تھے لیکن عربی نہ جاننے کی وجہ سے بڑے پریشان تھے احقر پر نظر پڑی تو کہنے لگے کہ آپ عربی جانتے ہیں تو ان سے بات کریں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی ہے احقر نے ان سے بات کی تو معلوم ہوا کہ رضوان صاحب ان سے عربیہ لینا چاہتے ہیں تا کہ اس پر وہ والدہ کو طواف وسعی کرالیں، یہ صاحب ان سے ستر ریال پر راضی نہیں ہورہے جبکہ یہ ستر پر خوش ہیں احقر نے رضوان صاحب سے کہا کہ آپ پاسپورٹ دکھا کر مکتب سے عربیہ لے لیں آپ کو مفت مل جائے گی اس پر وہ صاحب عربیہ پر ستر ریال لینے کیلئے آمادہ ہوگئے حالانکہ انہوں نے خود بھی عربیہ اپنی والدہ کے نام پر حرم سے مفت لی تھی، لیکن اب رضوان صاحب نے ان سے معذرت کرلی، احقر واپس ہوا لیکن بڑا حیران کہ لوگ یہاں حرم میں بھی یہ کام کررہے ہیں انہیں حق تعالیٰ کا ذرا ڈر اور خوف نہیں ہے یہ کس قدر افسوس کی بات ہے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حال زار پر رحم

فرمائیں اور انہیں ہدایت عطا فرمائیں آمین، احقر اس کے بعد گھر آ گیا کھانا کھایا اور پھر آرام کیا۔

۱۷/رجب المرجب ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۰/جولائی ۲۰۰۸ء

صبح جماعت سے نماز ادا کی اور پھر کچھ دیر آرام کے بعد ناشتہ کیا اور پھر احقر ساڑھے نو بجے مدرسہ صولتیہ پہنچ گیا جناب محترم حشیم صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ سے طویل نشست اور مختلف موضوعات پر گفتگو ہوئی مدرسہ صولتیہ کے متعلق اکابرین کی آراء کی اصل کاپی بھی دیکھی جس میں حضرات اکابر کی اصل تحریریں محفوظ ہیں، حضرت اقدس حکیم الامت تھانوی قدس سرہ کی تحریر گرامی بھی دیکھی جو ۱۳۱۱ھ میں حضرت نے تحریر فرمائی ہے، حضرت مولانا کیرانوی رحمہ اللہ کے جہلم کا شرچہ جس ورق پر لکھا ہوا ہے وہ بھی دیکھا اور اس موضوع پر نیز محفل میلاد کے حوالہ سے خاصی مفصل گفتگو ہوئی، احقر نے ظہر وہیں ادا کی اور کھانے کے بعد واپسی ہوئی۔

عصر جماعت سے ادا کی اور پھر مغرب کے قریب اہلیہ کے ہمراہ حرم میں حاضری ہوئی، عشاء کے بعد حرم سے دس بجے ہماری واپسی ہوئی، آج جدہ سے قاری محمد رفیق صاحب نے فون کیا اور پاکستان سے مولوی محمد محسن سلمہ، برادر عزیز محمد تسنیم، عبدالعظیم، بھائی عبدالغفور صاحب، مولوی ظفر اللہ صاحب، مولوی عمر فاروق بھیروی نے فون پر بات کی، برخوردار عبدالباسط سلمہ کو بھی مغرب کے بعد احقر نے فون کیا، تقریباً گیارہ بجے شب مولانا خلیل الرحمٰن انوی صاحب نے مدینہ منورہ سے فون پر بتایا کہ مکہ معظمہ میں ان کی واپسی پرسوں کو ہوگی، مغرب سے قبل مولانا عطاء اللہ صاحب نے مدینہ منورہ سے فون پر بعض مسائل دریافت کئے، عشاء کے بعد مولوی عمر فاروق علوی نے بھی فون پر بات کی۔

رات ہم بارہ بجے کے بعد لیٹ گئے تاکہ تہجد کے وقت اٹھ کر حرم میں حاضری ہو جائے اور فجر پڑھتے ہی واپسی بھی تاکہ مدینہ منورہ زادھا اللہ تنویرا کا مبارک سفر بروقت ہو سکے، حق تعالیٰ مکہ معظمہ زادھا اللہ شرفا وکرامۃ کی حاضری میں سرزد ہونے والی جملہ کوتاہیوں کو معاف فرمائیں اور ہمیں بار بار یہاں کی مقبول حاضری سے بہرہ ور فرمائیں اور مدینہ منورہ کی حاضری اور وہاں کے قیام کو ہم سب کیلئے مبارک فرمائیں آمین برحمۃ النبی الکریم علیہ الف الف صلوٰۃ وتسلیم ومن تبعہم باحسان الی یوم الدین۔

۱۸/رجب المرجب ۱۴۲۹ھ ۲۱/جولائی ۲۰۰۸ء

صبح نوافل کے بعد حرم میں حاضری ہوئی فجر کے متصل اس لئے منزل پر آنا پڑا کہ آج مدینہ

طیبہ حاضری کا پروگرام تھا، منزل کے منتظمین نے جلد تیاری کی تاکید کی تھی ہم نے مختصر سا ناشتہ کیا اور اس انتظار میں تھے کہ کب بلاوا آئے اور ہم چلدیں، ساڑھے سات کے بعد منتظمین نے طلب کیا تقریباً ساڑھے آٹھ مکہ معظّمہ سے مدینہ طیبہ کیلئے بس روانہ ہوئی، مختلف مقامات سے گذرتی ہوئی ایک گھنٹہ کی مسافت پر کھڑی ہوگئی، معلوم ہوا کہ اے، سی کا نظام خراب ہے اسے ٹھیک کرنے میں بڑا وقت لگ گیا اور ہم وہاں گھوم کر کھاپی کر گیارہ بجے جانب منزل روانہ ہوئے، ڈیڑھ بجے ظہر کی نماز کیلئے ایک جگہ رکے نماز کے بعد کھانا کھایا اور دو بجے پھر روانہ ہوگئے، ساڑھے چار بجے بحمداللہ تعالیٰ ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے، سب کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے اور دل مسرت سے لبریز تھے اور ساتھ ہی اس نعمت پر حق تعالیٰ کا شکر دل و جان سے سب بجالا رہے تھے کہ حق تعالیٰ نے ایک مرتبہ پھر یہاں کی حاضری نصیب فرمادی بلاشک وشبہ یہ محض اس کا فضل واحسان ہے وگرنہ ہم یقیناً اس قابل نہ تھے، قصر برہان پر رہائش ملی، ہم یہاں اترے سامان متعلقہ کمروں میں پہنچایا، چوتھی منزل پر ایک کمرہ میں خواتین اور دوسرے میں مرد حضرات کو رہائش ملی بفضلہ تعالیٰ دونوں رہائشیں نہایت اعلیٰ اور آرام دہ ہیں، ہم نے اپنے اپنے بستروں کو متعین کرکے نماز عصر کی تیاری کی اور جماعت سے عصر کی نماز ادا کی، حرم میں میں چونکہ پونے چار بجے عصر کی نماز ہوچکی تھی اس لئے ہم نے رہائش گاہ پر ہی جماعت کرائی۔

عصر کے بعد مغرب سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے حرم نبوی میں حاضری ہوئی، مغرب پڑھ کر بارگاہ سید کونین ﷺ میں شرف حضوری اور صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کی دولت حاصل ہوئی، حضرات شیخین مکرمین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھی سلام عقیدت عرض کیا اور حق تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کیا جس نے یہ دولت عطا فرمائی، فللّٰہ الحمد ولہ الشکر فی الاولی والآخرۃ۔

عشاء کے بعد ہم باب فہد سے باہر نکلے روڈ و سلطان سے آئے ہوئے قاری یاسین صاحب سے ملاقات ہوگئی، پھر حضرت مولانا خلیل الرحمٰن انوری مدظلہم سے ملاقات ہوئی جانبین کو ہی مسرت وخوشی ہوئی انہوں نے کھجوروں کا گرانقدر ہدیہ دیا اور کھانے کی پیشکش بھی کی چونکہ ہمارے احباب کھانے کا بندوبست کرچکے تھے اس لئے معذرت کرلی، وہ کل صبح مکہ معظّمہ واپس جارہے ہیں اہلیہ بھی ساتھ ہیں، اس کے بعد منزل پر واپس آئے تو جدہ سے برادر عزیز محفوظ سلمہ کا فون آیا کئی دن احقر جدہ ان سے رابطہ کرتا رہا فون نمبر غلط ہونے کی وجہ سے رابطہ نہ ہوسکا آج انہوں نے پاکستان رابطہ کیا اور

عزیز حافظ محمد افضل سلمہ کی معرفت جامعہ حقانیہ سے احقر کا نمبر لے کر رابطہ کیا۔

۱۹/رجب المرجب ۱۴۲۹ھ ۲۲/جولائی ۲۰۰۸ء منگل

صبح اذان کے بعد حرم میں حاضری ہوئی نماز کے بعد طلوع شمس تک وہیں رکے رہے، واپسی پر مولانا انوری صاحب سے دوبارہ ملاقات ہوگئی ہم بقیع الغرقد جانا چاہتے تھے لیکن باب الفہد سے باہر نکل آئے اس لئے آج وہاں نہ جا سکے، رہائش گاہ پر آ کر کچھ دیر آرام کیا، آٹھ بجے ناشتہ کیا اس کے بعد تیاری کر کے حرم نبوی میں حاضری ہوئی تلاوت کی تحیۃ المسجد بھی ادا کی، پھر اذان ہونے پر سنتیں پڑھیں نماز کے بعد مواجہ شریف پر حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کیا اور شفاعت کی درخواست بھی، جن حضرات نے سلام عرض کرنے کیلئے کہا تھا ان کی طرف سے بھی سلام عرض کر دیا، پھر سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی سلام نیاز عرض کیا، وہاں سے فارغ ہو کر گھر آئے اور کھانا کھایا۔

آج ظہر سے قبل مستورات بھی مسجد نبوی میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے بھی اقدام عالیہ کی طرف سے سلام عرض کرنے کی سعادت حاصل کی۔

عصر کے بعد حرم میں حاضری ہوئی تلاوت او ر درود شریف کی توفیق ملی، مغرب کے بعد مواجہ شریف میں سلام عرض کیا مولانا عطاء اللہ، مولانا حمید اللہ، مولانا ظریف صاحب سے تبادلہ خیال اور مسائل پر گفتگو ہوتی رہی مغرب کے بعد برخوردار عبدالباسط اور عبدالباری سلمہما سے فون پر بات ہوئی، عشاء کے بعد قاری شیر محمد صاحب جو حرم میں مدرس ہیں ان سے ملاقات ہوئی اور پھر مخدوم بزرگ جناب قاری عبداللہ صاحب سے بھی ملاقات کی انہوں نے کل دعوت کیلئے پابند کر لیا، قاری رشید صاحب اور جناب احسان صاحب کے ہمراہ پاکستان بورے والا کے نعیم اور جاوید صاحب کے ہاں جانا ہوا وہاں سے کھانے کے بعد منزل پر واپسی ہوئی۔

سلانوالی سے آج پھر جناب قاری شرافت اللہ صاحب پانی پتی نے فون کیا جبکہ جامعہ حقانیہ سے مولوی محسن سلمہ نے بھی فون پر بات کی۔

۲۰/رجب المرجب ۱۴۲۹ھ ۲۳/جولائی ۲۰۰۸ء بدھ

صبح فجر کی نماز حرم نبوی میں ادا کی اس کے بعد بقیع الغرقد میں حاضری ہوئی، مولانا حمید اللہ

شاہ صاحب احقر کے ہمراہ تھے، ہم نے حضرات صحابہ کرام تابعین عظام صحابیات تابعات اورعلماء وفقہاءامت ازواج مطہرات بنات طاہرات سب کی خدمت میں سلام عرض کیااور حسب توفیق ایصال ثواب کی سعادت حاصل کی، رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم اجمعین ورضینابھم ویجمعنا بھم الجنۃ جنۃ الفردوس امین برحمتك یا ارحم الراحمین ۔

بقیع الغرقد میں سب سے پہلی قبرحضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی ہے اس کے بعد دیگر صحابہ کرام،صحابیات،تابعین وتابعات علماءامت کو یہاں دفن ہونے کی سعادت حاصل ہوئی،دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہاں مدفون ہیں،ازواج مطہرات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہاوغیرہا،حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہااوردیگر بنات طاہرات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہم وعنھن سب یہیں مدفون ہیں۔

یہ قبریں مختلف احاطہ میں ہیں لیکن متعین نشاندہی کسی بھی قبر کی نہیں ہوسکتی،اجنبی آدمی کوانتہائی پریشانی ہوتی ہے،صرف اندازہ سے ہی اسے پتہ چلتاہے کہ یہ احاطہ فلاں حضرات کی قبور کیلئے مختص ہے اور یہ فلاں کیلئے،اگران احاطوں کی نشاندہی کیلئے کتبہ وغیرہ لگادیا جاتا تو بہت ہی بہتر ہوتا،اہل تشیع کا یہاں اس قدر غلبہ ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے،اہل بیت عظام کی قبورمبارکہ کے احاطوں پران کی اجارہ داری ہے اور وہ یہاں اپنی مرضی سے جوچاہتاہے کرتا ہے،ان کے طرزعمل سے تمام مسلمان نالاں ہیں،ان کی وجہ سے یہاں کی حاضری انتہائی مشکل ہوجاتی ہے،حکومت کوسختی سے ان کانوٹس لینا چاہئے تاکہ مسلمان اطمینان سے یہاں حاضرہوسکیں،والی اللّٰہ المشتکی ۔

یہاں سب سے افضل اورسب سے نمایاں قبرحضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ امیرالمؤمنین پیکر حیا داماد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے،یہ قبر مبارک جنت البقیع کے آخر میں ہے اس کی نشاندہی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ خودنمایاں اورواضح ہے،یہاں حاضرہوکرآپ کی سیرت طیبہ کے واقعات سامنے آگئے اورآپ کے فضائل وکمالات دماغ میں گھومنے لگے پھرجس طرح بےبسی اوربےکسی سے ظالموں نے آپ کوشہید کیااس دردناک منظر کے تصور سے آنکھیں بہہ پڑیں اورضبط مشکل ہوگیا،بہرحال ہماری یہ کچھ کم سعادت نہ تھی کہ آج چودہ سوسال کے بعد آپ کے قدموں میں حاضری نصیب ہوگئی ، خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم میں واحد خلیفہ راشد حضرت عثمان ہی ہیں جن کے مزاراقدس کی زیارت انسان کرسکتا

ہے اور اس سے جس قدر مسرت اور خوشی ہوتی ہے وہ بیان سے باہر ہے، اللہ تعالیٰ تمام حضرات صحابہ کرام واہل بیت عظام کے درجات کو بلند فرمائیں اور ہمیں بھی ان کے اتباع کی توفیق دیں، یہ حضرات کس قدر خوش قسمت ہیں کہ اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے قدموں میں یہاں لیٹے ہوئے ہیں، انہوں نے بلاشبہ جانثاری کا حق ادا کردیا، لقد صدق اللّٰہ تعالٰی حیث قال: رجال صدقوا ماعاھدوا اللّٰہ علیہ الآیۃ کے یہ پورے مصداق ہیں اور کسی نے ان کے متعلق بالکل صحیح کہا ؎

جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم — سو وہ عہد اپنا وفا کر چلے

رضی اللّٰہ عنھم ورضوا عنہ۔

جنت البقیع میں حضرت امام مالک، امام نافع اور دیگر ائمہ فقہاء عظام کی قبور بھی ہیں ہمارے اکابر علماء دیوبند میں سے حضرت اقدس مولانا خلیل احمد سہارنپوری، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی، حضرت قاری فتح محمد صاحب، حضرت عاشق الٰہی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہم کی قبور مبارکہ بھی موجود ہیں، ہم نے سب کیلئے مجموعی طور پر ایصال ثواب کیا اور یہ کہتے ہوئے واپس ہوئے، ؏ دفن ہوگا نہ کہیں ایسا خزانہ ہرگز۔

احقر کی طبیعت آج زیادہ ناساز تھی حرم میں حاضری کی ہمت نہ ہوئی عصر کے بعد حاضری ہوئی پھر عشاء کے بعد وہاں سے واپس ہوا مولانا عطاء اللہ صاحب ہمراہ تھے، پھر پروگرام کے مطابق جناب قاری عبداللہ صاحب مدظلہم کے ہاں ان کے گھر پہنچے تھوڑی دیر ان کے گھر ٹھہرے اور پھر وہاں سے شادی کی ایک تقریب میں شرکت کیلئے روانہ ہوئے پاکستان ضلع مظفر گڑھ سے مدینہ منورہ میں مقیم قاری شوکت صاحب کی شادی کی دعوت تھی اس میں بہت سے علماء کرام اور قراء نے شرکت کی، حضرت قاری طاہر رحیمی رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادگان بھی اس میں شریک تھے، ان سے بھی ملاقات ہوئی اور حضرت قاری صاحب پر اپنا لکھا ہوا مضمون بھی انہیں دیا، یہ مضمون شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ کے شمارہ مجلّہ الحقانیہ میں شائع ہوگا۔

رات کو ایک بجے ہم اس تقریب سے فارغ ہوکر گھر پہنچے طبیعت کافی ناساز اور تھکی ہوئی تھی اس لئے نیند بہت آئی، صبح کو نماز کے وقت عزیز ابوبکر سلمہ نے جگایا اور ہم نے جماعت سے نماز پڑھی، آج مغرب کے بعد حرم میں جو سبق اور بیان ہوا اس میں بھی احقر نے شرکت کی، سوالات کے جواب

فضیلۃ الاستاذ حفظہ اللہ نے بڑی تفصیل سے دیئے، ڈاڑھی کے مسئلہ پر خوب وضاحت سے بیان کیا اور جو حضرات اس میں گڑبڑ کرتے ہیں ان کا خوب رد فرمایا، مسلمانوں کو یہود ونصاریٰ کی مشابہت سے بچنے پر انہوں نے خوب زور دیا، عرب حضرات کی روش پر بھی تنبیہ کی۔

نمازی کے آگے سے گذرنے کے مسئلہ کی بھی انہوں نے خوب وضاحت کی اور اس سلسلہ میں کی جانے والی غفلت کا انہوں نے سختی سے نوٹس لیا۔

کسی نے سوال کیا کہ عذاب قبر روح اور جسم دونوں پر ہے یا ایک پر، انہوں نے واضح طور پر کہا کہ دونوں پر ہوگا جسم کے ذرات جہاں بھی ہیں اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہیں کہ وہ جسم کے ذرات سے روح کا تعلق قائم فرما کر دونوں کو عذاب وثواب دیں۔

دورحاضر کے معتزلہ کیلئے یہ بڑا لمحہ فکریہ ہے جو فقط روح کے عذاب وثواب کے قائل ہیں اور جسم کے عذاب کا انکار کرتے ہیں اور اپنی تائید میں علماء عرب ونجد کا حوالہ بھی دیتے ہیں، حرم نبوی کے فاضل استاذ ومدرس کے بیان سے کھل کر ان کی تردید ہورہی ہے، ان حضرات کو اپنا مؤید قرار دینا صریح دھوکہ ہے کیونکہ ان کا مسلک وہی ہے جو جمہور کا ہے کہ عذاب وثواب روح اور بدن دونوں کو ہوتا ہے، وھذاھوالحق وماذابعدالحق الاالضلال۔

مغرب کے بعد پاکستان سے مولوی شمس الدین صاحب نے فون کیا، مولوی سجاد صاحب اور جناب قاری شرافت اللہ صاحب کا فون بھی آیا اور جدہ سے حضرت اقدس نواب صاحب مدظلہ کے خلیفہ جناب صوفی اصغر صاحب نے بھی فون کیا۔

۲۱/رجب المرجب ۱۴۲۹ھ ۲۴/جولائی ۲۰۰۸ء

پہلے لکھ چکا ہوں کہ رات کو دیر سے واپسی ہوئی اور طبیعت بھی بہت ہی تھکی ہوئی اور رنا ساز تھی اس لئے نیند بہت آئی جسم خاصا ٹوٹا ہوا تھا صبح کافی دیر سے بیدار ہوا تاہم نماز جماعت سے ادا کی، اس کے بعد پھر لیٹ گیا اور نو بجے ناشتہ کے بعد اٹھا، طبیعت کافی بہتر ہے افاقہ ہے لیکن ابھی تک مکمل طور پر بحال نہیں ہے، اس لئے حرم جانے کی ہمت نہیں ہوئی۔

جدہ سے قاری رفیق صاحب کا فون آیا اور راحقر نے ریاض جناب محترم عبدالواحد السید صاحب سے بھی فون پر بات کی وہ بہت خوش ہوئے فرمارہے تھے کہ گاڑی ٹھیک نہیں ورنہ آجاتا اور ملاقات ہو

جاتی، حضرت اقدس والد صاحب قدس سرہ کے تذکرہ پر فرمایا کہ حضرت سے میں نے بہت استفادہ کیا اوران جیسا شیخ پھر مجھے نہیں ملا احقر نے مجلّہ الحقانیہ کا ذکر کیا تو بہت خوش ہوئے ،انہوں نے اپنا پتہ لکھوا دیا ہے تا کہ رسالہ اس پر انہیں بھیج دیا جائے۔

آج فون پر پاکستان بچوں سے بات ہوئی اہلیہ نے بات کی سب کی خیریت معلوم ہوئی، فللّٰہ الحمد ولہ الشکر۔

عم مکرم زیدمجدہم ، برادرم نعیم، تسنیم نے بھی فون کیا اور خیریت دریافت کی مزید وہاں کے حالات سے آگاہی ہوئی۔

احقر ظہر میں بوجہ ناسازی طبع حرم نہیں جاسکا عصر کے بعد حاضری ہوئی ،عشاء کے بعد مولوی عطاءاللہ اور بھائی پھیرو ضلع قصور کے اصغر صاحب سے ملاقات ہوئی جدہ سے برادرعزیز محمد محفوظ سلمہ مع غلام مصطفےٰ صاحب مدینہ منورہ پہنچ چکے تھے ان سے بھی ملاقات ہوئی اس سے قبل احقر نے مواجہ شریف میں حاضر ہوکر صلوٰۃ وسلام عرض کر دیا تھا اور آج مغرب کے بعد رسالہ غصب المیراث کی تلخیص کا ایک حصہ مسجد نبوی میں لکھنے کی توفیق بھی عطا ہوئی۔

حال ہی میں یہ تلخیص ''شرعی ورثاء کو وراثت سے محروم کرنا حرام ہے'' کے نام سے یادگار خانقاہ اشرفیہ لاہور سے کثیر تعداد میں شائع ہوکر تقسیم ہورہی ہے، فللّٰہ الحمد۔

عشاء کے بعد احقر مع مولانا عطاءاللہ صاحب اصغر صاحب کے ہمراہ چلا گیا انہوں نے خوب اکرام کیا اور کھانے کے بعد وہاں سے فارغ ہوکر ایک مرتبہ پھر صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور منزل پر واپسی ہوئی ، احباب محوِ گفتگو تھے کچھ ان سے بات ہوئی پھر وہ حضرات حرم میں چلے گئے اور ہم بھی محوِ استراحت ہوئے۔

۲۲ / رجب المرجب ۱۴۲۹ھ ۲۵ / جولائی ۲۰۰۸ء

صبح ناشتہ کافی تاخیر سے ہوا عزیز محفوظ سلمہ نے ذمہ لیا تھا کہ وہ ناشتہ لے کر آئیں گے لیکن فجر کے بعد وہ لیٹ گئے، ہم نے کافی انتظار کے بعد بہت ہلکا سا ناشتہ کرلیا اور پھر جمعہ کی تیاری کے بعد حرم پہنچ گئے، وہاں کے معمولات پورے کئے زوال کے بعد اذان ہوئی ہم نے سنتیں ادا کیں پھر دوسری اذان ہوئی اور امام صاحب حفظہ اللہ نے بڑا عمدہ فصیح وبلیغ خطبہ ارشاد فرمایا، فکر آخرت اور دنیا کی حقیقت

پر نہایت مؤثر بیان تھا اپنے خطبہ میں انہوں نے رجب المرجب کے حوالہ سے رائج بدعات کی بھی تردید کی، جمعہ کے بعد قاری رفیق صاحب اور ان کے بیٹوں سے ملاقات ہوئی پھر احقر منزل پر آ گیا، ہم سب نے مل کر کھانا کھایا اور مختلف موضوعات پر گفتگو ہوئی عصر کے بعد یہ حضرات جدہ واپس ہوئے احقر حرم میں پہنچا قاری رفیق صاحب سے گفتگو ومجلس رہی ان کے جانے کے بعد روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر صلوۃ وسلام اور استشفاع کی درخواست عرض کی، کافی دیر تک حاضری کی سعادت حاصل ہوئی، حضرات شیخین مکرمین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھی سلام عرض کیا، پھر مغرب تک دیگر معمولات پورے کئے اوابین کی ادائیگی کے بعد احقر آج مکتبۃ المسجد النبوی الشریف حاضر ہوا جو باب ملک سعود کے ساتھ اوپر منزل پر واقع ہے، کتب خانہ بہت وسیع ہے کتابیں بڑے سلیقہ سے سجائی ہوئی ہیں، دیکھ کر طبیعت بے حد خوش ہوئی احقر نے پورے کتب خانہ کا سرسری جائزہ لیا مختلف علوم وفنون کی بہت سی نئی کتابیں دیکھنے میں آئیں، بعض کتابوں کو نکال کر دیکھنے اور پڑھنے کی نوبت بھی آئی، اپنے حضرات یعنی اکابر علماء دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کی کتب میں بذل المجہود، احکام القرآن للتھانوی اور اعلاء السنن بھی اس کتب خانہ کی زینت ہے، اعلاء السنن بیروت کا نسخہ بھی موجود ہے، اس سے بے حد مسرت ہوئی اور اپنے اکابر کیلئے دعائیں نکلیں۔

عشاء کی اذان ہوئی تو وہاں سے واپسی ہوئی نماز عشاء ادا کی اور پھر کچھ دیر بعد منزل پر واپسی ہوئی، مغرب سے کچھ دیر قبل جناب طفیل صاحب کا فون آیا کہ وہ مع مولانا خلیل الرحمٰن انوری اور ان کے اہل خانہ بھی قصر البرھان الجدید پر پہنچے ہوئے ہیں اور ملاقات چاہتے ہیں اس کے بعد ان کی جدہ واپسی ہے، احقر حرم میں تھا، عزیز ابوبکر سلمہ کو فون کیا تو وہ ابھی تک منزل پر تھے اور خواتین بھی سب موجود تھیں اہلیہ کچھ ہی دیر پہلے حرم سے گھر پہنچی تھی، اس لئے مولانا کا یہ اچانک دورہ کامیاب رہا، ان کی اہلیہ محترمہ کی احقر کے گھر والوں سے پہلی مرتبہ ملاقات ہوئی جانبین میں غائبانہ تعارف پہلے سے تھا اس لئے اجنبیت کا احساس نہ ہوا اور فریقین کو اس سے خوشی ہوئی، مولانا انوری مدظلہ کی یہ خاص عنایت ہے کہ انہوں نے اس ملاقات کا موقع فراہم فرمایا جزاھم اللّٰہ تعالیٰ خیرالجزاء۔

۲۳/ رجب المرجب ۱۴۲۹ھ ہفتہ

صبح حرم میں حاضر ہو کر نفل ادا کئے اور پھر جماعت کے بعد واپسی ہوئی کچھ دیر آرام کے بعد

ناشتہ کیا اور ظہر سے قبل تک دیگر مصروفیات رہیں اسی دوران عبدالباسط وغیرہ سے فون پر بات ہوئی اہلیہ نے بھی فون کیا ظہر سے قبل احقر مسجد شریف میں حاضر ہوا نماز کے بعد مولانا عطاء اللہ صاحب نے چند مسائل دریافت کئے ان کو تفصیلا بتائے صولتیہ مکہ معظمہ کے مدیر جناب فضیلۃ الاستاذ حشیم صاحب حفظہ اللہ تعالی سے بھی ملاقات ہوئی وہ آج کل مدینہ طیبہ آئے ہوئے ہیں، گھر آ کر سب نے کھانا کھایا اور پھر آرام کے بعد عصر ادا کی، اہلیہ کی طبیعت آج کافی خراب رہی کئی دن سے گیس وغیرہ کی شکایت چل رہی ہے کل انہیں انگریزی دوا دی اس سے افاقہ نہیں ہوا لیکن دودھ میں سونف ڈال کر استعمال کیا تو قدرے طبیعت بہتر ہوئی، احقر عصر کے بعد مغرب کے قریب حرم چلا گیا تھا نماز کے بعد فون پر افاقہ معلوم ہو کر اطمینان ہوا، عشاء سے قبل روضۂ اقدس پر حاضری اور صلوۃ وسلام بھی عرض کیا اور عشاء کے بعد منزل پر واپسی ہوئی، اہلیہ نے بتایا کہ اب پہلے سے افاقہ ہے والحمدللہ علی ذالك، اللّٰھم زد فزد، کل ڈاکٹر حکیم محمد ریاض صاحب نے پاکستان سے فون پر جوارش کمونی یا جالینوس تجویز کی تھی احقر نے مولانا عطاء اللہ صاحب سے ذکر کیا انہوں نے بڑی فکرمندی کا ثبوت دیا کئی جگہ رابطہ کے بعد جوارش جالینوس دستیاب کرنے میں وہ کامیاب ہوگئے اور ابھی فون پر اطلاع کی کہ وہ لے کر آ رہے ہیں، جزاھم اللّٰہ تعالیٰ خیر الجزا۔

آج مغرب کے بعد مولانا مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی بہاولپوری کے بیٹے مولوی محمد سلمہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے کئی مسائل دریافت کئے احقر نے رہنمائی کی تو وہ بہت خوش ہوئے وہ اپنی والدہ صاحبہ وغیرہا کے ساتھ عمرہ کیلئے آئے ہوئے ہیں۔

احقر ظہر کی نماز کے بعد حرم سے واپس آ رہا تھا کہ راستہ میں بھائی عبدالصبور صاحب نے فون پر حالات دریافت کئے اور وہاں کی خیریت بتائی۔

ظہر اور عصر کے درمیان اور بھی بہت سے حضرات کے فون دعا کیلئے آتے رہے ہم سب کیلئے دعا کر رہے ہیں، اللہ تعالی قبول فرمائیں۔

عشاء کے بعد مسجد سے نکلا تو مولوی امام الدین صاحب نے جامعہ حقانیہ ساہیوال سے فون کیا ان سے وہاں کے تفصیلی حالات معلوم ہوئے، پرسوں وفاق المدارس کی طرف سے شعبہ حفظ بنات کا امتحان ہے اور منگل کو بنین کا اللہ تعالی سب کو کامیاب فرمائیں آمین۔

مولانا عطاء اللہ صاحب حسب وعدہ جوارش جالینوس لے کر پہنچ گئے پھر سب نے کھانا مل کر کھایا اور کافی دیر تک ان سے نشست بھی رہی۔

۲۴/رجب المرجب ۱۴۲۹ھ

صبح کو نفل ادا کرکے حرم میں حاضری ہوئی فجر کے بعد احقر منزل پر آ گیا اور آٹھ بجے تک دیگر مصروفیات رہیں اسی دوران مولانا اشرف علی صاحب نے سرگودھا سے فون کیا اور حالات بتائے دعاؤں کیلئے کہا پھر ہم نے ناشتہ کیا اور لیٹ گئے، گیارہ بجے کے قریب اٹھے، تیاری کرکے حرم میں حاضری ہوئی، وہاں جدہ سے قاری محمد رفیق صاحب نے تفصیلی فون کیا احقر نے اس کے بعد تلاوت کی نماز کے کچھ دیر بعد حرم سے واپس ہوا عصر کے بعد مولوی عطاء اللہ صاحب منزل پر پہنچ گئے انہوں نے عجوہ کھجور ہدیہ پیش کی پھر ان کے ہمراہ حرم میں پہنچے احقر ساڑھے چھ بجے روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اس وقت رش کم تھا اس لئے تسلی کے ساتھ صلوۃ وسلام عرض کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور استشفاع کی درخواست بھی عرض کی، حضرات شیخین مکرمین رضی اللہ عنہم کی خدمت میں بھی سلام عرض کیا احقر کے پاس کاپی تھی اس وقت موقع بھی مل گیا اس لئے بعض کلمات جو حضور اکرم ﷺ کی خدمت عرض کئے احقر نے مواجہ شریفہ میں کھڑے کھڑے انہیں لکھ بھی لیا بطور یادداشت کے، یہ تحریر ذیل میں درج ہے:

كتبت هذه السطور قائماتجاه وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

خويدمك يارسو ل الله صلى الله عليك وسلم يسلم عليك ويتشفع بك الى ربك ، يارسول الله اسئلك الشفاعة واتوسل بك الى الله فى ان اموت مسلماعلى ملتك وسنتك الصلوة والسلام عليك يارسول الله ياحبيب الله يانبى الله يارحمة للعلمين قال الله تعالى ولوانهم اذظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفرلهم الرسول لوجدوا الله توابارحيما، فجئتك ياسيدى يارسول الله ظلمت نفسى وانا استغفرالله تعالى فاستغفرلى واشفع لى الى ربك ويدعولى ان يغفرلى الله جميع ذنوبى وان يمتنى على الاسلام ويدخلنى الجنة بغيرحساب مع زوجتى واحبابى واخوانى واخواتى وعشيرتى و جميع

تسلمنی وادع لی ایضًا ان یوفقنی اللّٰہ تعالٰی لخدمۃ الاسلام بمحض فضلہ وکرمہ آمین، کتبت ھذہ السطور قائما عند رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الاحقر الافقر الی اللّٰہ الغنی المدعو بسید عبدالقدوس الترمذی غفرلہ خادم الجامعۃ الحقانیۃ ساھیوال سرجودھا، بعد العصر بل قبیل المغرب۔

۲۴۔۷۔۱۴۲۹ھ ۲۷۔۷۔۲۰۰۸ء۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں متعین شیخ فہد مبارک حفظہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو روضۂ اقدس پر کھڑے ہونے سے روک رہے تھے احقر نے ان سے صلوٰۃ و سلام کے مسئلہ پر گفتگو کی انہوں نے بڑی خندہ پیشانی سے بات کی جب احقر کا تعارف ہوا تو بڑی خوشی کا اظہار کیا اور دعائیں دیں صلوٰۃ وسلام کے بارہ میں انہوں نے اس موقف کا اظہار کیا کہ السلام علیك ایھا النبی ، السلام علیك یارسول اللّٰہ دونوں آپ کی قبر اطہر پر کہنا جائز ہے آپ سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں، دور سے پڑھے ہوئے سلام کو فرشتے آپ تک پہنچاتے ہیں، احقر نے بھی اس کی تائید کی کیونکہ ہمارے اکابر کا بھی یہی مسلک ہے جو حدیث پاک کے عین مطابق ہے۔

دراصل ان حضرات کو اہل بدعت کے رویہ سے کافی شکایت ہے کیونکہ وہ روضۂ اقدس پر آکر عجیب افعال کرتے ہیں پھر ان کے عقائد و نظریات بھی صحیح نہیں اس لئے یہ حضرات بھی سختی پر مجبور ہیں، اگر ان کی طرف سے سختی کا مظاہرہ نہ کیا جائے تو صورت حال انتہائی ناگفتہ بہ ہوسکتی ہے، افسوس کہ عوام میں اعتدال نام کی کوئی چیز نہیں، الجاھل اما مفرط او مفرط، کا دور دورہ ہے، حق تعالیٰ رحم فرمائیں اور ہم سب کو صراط مستقیم اہل سنت والجماعت کے مسلک پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔

۲۵/رجب المرجب ۱۴۲۹ھ ۲۸/جولائی ۲۰۰۸ء سوموار

آج کا دن خاصا مصروف رہا صبح وقت سے نماز ادا کی پھر مختصر ناشتہ کے بعد زیارات کیلئے نکل گئے ساڑھے چھ سے ساڑھے گیارہ تک چار گھنٹے زیارات میں گذرے، ہمارے ساتھ ٹیکسی ڈرائیور مولانا محمد قاسم صاحب تھے جو عرصہ سے مدینہ طیبہ میں رہتے ہیں اور انہیں زیارات کے بارہ میں خاصا علم ہے علاوہ ازیں وہ مختلف مقامات کی تاریخ سے بھی اچھے خاصے واقف ہیں انہوں نے عام لوگوں سے بالکل مختلف بڑی محبت اور چاہت سے ہمیں زیارات کرائیں اور ہر چیز کی تاریخ سے بھی آگاہ کیا جس سے

ہمارے دل خوش ہوگئے اور ان کیلئے بڑی دعائیں نکلیں جن مقامات پر وہ لے گئے ان میں درج ذیل مقامات یاد رہ گئے ہیں:

مسجد قبلتین، مسجد قباء، مزارات شہداء احد، بیر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، باغ سیدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

واپسی پر ہم نے مولانا محمد قاسم صاحب کا شکریہ ادا کیا اور منزل پر پہنچ کر دوپہر کا کھانا کھایا اور پھر ظہر کی نماز ادا کی عصر پڑھ کے حرم میں پہنچے، احقر کو آج ریاض الجنۃ اور روضۂ اقدس پر حاضری کا موقع بھی مل گیا اور کافی دیر تک صلوٰۃ وسلام کیلئے مواجہ مبارکہ میں کھڑے ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی، تلاوت قرآن کریم مغرب تا عشاء کی اسی دوران محترم جناب سعید محمد قریشی صاحب کا فون آ گیا اور یوں کافی دیر کے بعد ان سے رابطہ ہوا، انہوں نے کہا میں عشاء میں حرم آ رہا ہوں چنانچہ وہ عشاء سے قبل پہنچ گئے اور بڑے پرتپاک انداز سے ملے احقر کو بھی بڑی مسرت ہوئی احقر جب سے مدینہ طیبہ حاضر ہوا برابر ان کے موبائل پر رابطہ کرتا رہا لیکن چونکہ وہ خراب تھا اس لئے رابطہ نہ ہوا، احقر نے ان کا نمبر حضرت الاستاذ مولانا صالح محمد صاحب دامت برکاتہم سے لیا تھا، برخوردار عبدالباسط سلمہ کو فون پر احقر نے کہا کہ وہ خود اس نمبر پر رابطہ کریں اور دوبارہ نمبر بھی معلوم کریں، جامعہ کے استاذ مولانا عبدالوہاب صاحب نے نمبر لے کر احقر کو میسج کیا، نمبر وہی تھا جو پہلے سے میرے پاس لکھا ہوا تھا، ان کا نمبر خراب تھا اس لئے رابطہ نہ ہو سکا اور مدینہ طیبہ کا قیام پورا ہو رہا تھا آج ان کا نمبر ٹھیک ہوا تو انہوں نے خود ہی رابطہ کر لیا اور اس طرح ان سے ملاقات ہوگئی فللّٰہ الحمد ولہ الشکر۔

آج حضرت مولانا عاشق الٰہی بلندشہری رحمہ اللہ کے فرزند گرامی و جانشین حضرت مولانا عبدالرحمٰن کوثر صاحب کے ہاں احقر کی دعوت تھی عشاء کے بعد حرم میں احقر ٹھہر گیا مولانا محمد عالم صاحب مدرس مظاہر العلوم وقف سہارنپور اور مولانا اسماعیل صادق سے طویل ملاقات ہوئی جامعین کے حالات کا علم ہو کر مسرت ہوئی احقر کے جد امجد اور والد گرامی رحمہما اللہ تعالیٰ سے یہ حضرات واقف تھے اس لئے انہیں بھی احقر سے مل کر بے حد خوشی ہوئی، ہم کافی دیر تک بات کرتے رہے حضرت علامہ رفیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانح حیات احقر کو دی یہ حضرت اقدس والد ماجد رحمہ اللہ کے حفظ کے ساتھ تھے ایک مرتبہ لاہور میں ان کی زیارت ہوئی ہے، یہ ان کی مختصر سوانح دیکھ کر خوشی ہوئی کافی دیر

گذرنے پر مولانا عبدالرحمٰن صاحب کوثر ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے میرا جوال بند تھا میں اب آپ کو تلاش کر رہا ہوں پھر ان کے ساتھ گھر جانا ہوا وہاں مختلف موضوعات پر گفتگو ہوئی اور کھانا بھی ہوا، رات کے بارہ بج چکے تھے اس لئے ہم واپس ہوئے احقر کو مولانا جاوید اشرف میر تھی منزل تک پہنچا کر واپس ہوئے۔ ایک بجے کے بعد کچھ دیر احقر نے آرام کیا، آج کا دن یوں مکمل ہوا۔

۲۶/رجب المرجب ۱۴۲۹ھ ۲۹/جولائی ۲۰۰۸ء منگل

تہجد کے وقت حرم میں حاضری ہوئی نوافل ادا کئے اور پھر اذان کے بعد سنتیں پڑھیں اور جماعت سے نماز فجر ادا کی، نماز کے بعد مولانا حشیم صاحب سے ملاقات ہوئی انہوں نے خود ہی پہچان لیا اور احقر کے پاس پہنچ گئے کسی غیر مقلد عالم کی کتاب ایک مجلس کی تین طلاق کا ذکر کیا، احقر کچھ دیر بعد واپس آ گیا اور آرام کیا، پھر نو بجے ہم نے ناشتہ کیا اور حرم جانے کی تیاری کی، اہلیہ اس دوران حاضری دے کر واپس آ چکی تھی، احقر بھی ساڑھے دس بجے مسجد میں پہنچ گیا اور نوافل ادا کئے پھر پاکستان مولوی مطلوب الحسن صاحب سے فون پر بات ہوئی اس کے بعد ایک گھنٹہ روضۂ اقدس پر حاضر رہنے اور صلوٰۃ وسلام، درخواست استشفاع کے پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور بالآخر بارہ بجے سلام وداع عرض کیا اور حق تعالیٰ سے درخواست کی کہ وہ دوبارہ پھر یہاں کی مقبول حاضری نصیب فرمائیں اور ہمیں یہاں کی خیرات وبرکات سے محروم نہ فرمائیں ہم سے دوران قیام جو کوتاہیاں ہوئیں انہیں معاف فرمائیں، آمین ثم آمین۔

نماز ظہر کے بعد برادر عزیز قاری محمد اصغر صاحب سے ملاقات ہوئی اور پھر احقر روضۂ اقدس کا آخری نظارہ کرتے ہوئے بصد حسرت ویاس زمزم پی کر مسجد شریف سے باہر نکلا اور منزل پر پہنچ کر کچھ تیاری کی کھانا کھایا پھر سامان ساتھیوں نے نیچے اتارا، تین بجے منزل سے روانہ ہوئے پونے چار بجے ذوالحلیفہ پہنچے مدینہ طیبہ سے نکلتے ہوئے برابر واپس آنے کی دعا کرتے رہے اور مسجد نبوی، نیز گنبد اقدس کو دور سے تکتے ہوئے یہاں سے نکلے، بیر علی سوا پانچ بجے تک ٹھہرے یہاں نوافل کے بعد عمرہ کی نیت کی اور عصر کی نماز بھی ادا کی سوا پانچ گاڑی مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئی اس دوران احقر نے برخوردار عبدالباسط سلمہ کو بھی اس سفر کی اطلاع کر دی، اب گاڑی مکہ معظمہ کی طرف رواں دواں ہے لیکن ڈرائیور اناڑی معلوم ہوتا ہے، اخلاق بھی درست نہیں اپنی مرضی سے گاڑی چلاتا ہے جہاں دل چاہے کھڑا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ بہتری فرمائیں اور ہمیں بخیر وعافیت منزل مقصود پر پہنچائیں، اپنے فضل وکرم سے عمرہ

متقبلہ نصیب فرمائیں اور ایک مرتبہ پھر ان گنہگار آنکھوں کو دیدار بیت اللہ سے مشرف فرمائیں آمین۔

مغرب کے وقت ہم نے ڈرائیور سے نماز کا مطالبہ کیا تو اس نے جمع بین الصلاتین پر زور دیا بحث کا بھی کوئی نتیجہ نہ نکلا وہ بدو اور ضدی تھا اس لئے ہمیں مجبوراً خاموش ہونا پڑا اس نے ضد پوری کی اور دس بجے گاڑی روکی ہم نے پہلے مغرب کی نماز جماعت سے قضا پڑھی پھر عشاء کی نماز ادا کی۔

احقر نے جب پہلے مغرب کی قضاء کی جماعت کرائی تو پہلے اس کا اعلان بھی کردیا کہ یہ مغرب کی نماز کی جماعت ہے اس کے بعد عشاء کی نماز جماعت سے ادا کی جائے گی، اس مسجد کچھ مقیم حضرات عشاء کی نماز کیلئے آئے ہوئے تھے وہ کہنے لگے کہ ہم آپ کی اقتداء میں اپنی عشاء کی ادا نماز کی نیت سے شامل ہوجائیں گے اور آپ جب مغرب کی تین رکعت پر سلام پھیریں گے ہم ایک رکعت مزید پڑھ کر عشاء کے چار فرض مکمل کرلیں گے اور انہوں نے اسی پر عمل کیا، احقر اور دیگر رفقاء کو اس پر بڑی حیرانگی ہوئی کہ مغرب کے قضاء فرض میں عشاء کی ادا نماز کیسے صحیح ہوگئی اور اس کی تحقیق بھی نہ ہوسکی کہ ائمہ اربعہ میں سے یہ کس کا مذہب ہے، ممکن ہے کسی کے ہاں اس کی گنجائش ہو، واللہ اعلم بالصواب۔

ساڑھے گیارہ بجے ہم مکہ معظمہ پہنچے اسی بلڈنگ میں اور انہیں کمروں میں رہائش ملی جس میں ہم مدینہ طیبہ جانے سے قبل رہائش پذیر تھے، سب نے کھانا کھایا، ڈیڑھ بجے حرم کیلئے نکلے، اہلیہ اور احقر نے پہلے طواف کیا اور پھر سعی، بحمداللہ تعالیٰ ڈیڑھ گھنٹہ میں عمرہ مکمل ہوگیا، پھر ہم حرم میں ہی ٹھہر گئے، نوافل ادا کئے فجر کی اذان ہوئی سنتیں پڑھیں اور فجر پڑھ کر واپسی ہوئی، اہلیہ بھی فجر کے بعد ہی حرم سے مع والدہ محمد اکرم واپس ہوئی، ہم نے قصر کرایا اور غسل کے بعد شکرانہ کے نفل ادا کئے اس عمرہ کا ثواب حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیجنے کیلئے حق تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزانہ درخواست کی، اللہ تقبل آمین۔

سات بجے ہم نے ناشتہ کیا آٹھ بجے سب لیٹ گئے آج طبیعت بے حد تھکی ہوئی تھی رات کسی نے بھی آرام نہیں کیا تھا اس لئے نیند خوب آئی اور ڈیڑھ بجے ہم بیدار ہوئے، دو بجے ظہر باجماعت ادا کی اس کے بعد دوسری مصروفیات رہیں، چار بجے کے بعد برخوردار عبدالباسط سلمہ کو فون پر مکہ معظمہ پہنچنے اور عمرہ ادا کرنے کی اطلاع کی اور سب اہل خانہ و برادران کی خیریت معلوم کی۔

۲۷/رجب المرجب ۱۴۲۹ھ ۳۰/جولائی ۲۰۰۸ء بدھ

پہلے لکھ چکا ہوں کہ آج فجر کی نماز حرم میں ادا کی اور پھر منزل پر واپسی ہوئی ناشتہ کے بعد

سب نے آرام کیا، ظہر باجماعت پڑھی اور عصر بھی جماعت سے ادا کی اس کے بعد حرم میں پہنچ گیا، عشاء کے بعد منزل پر واپسی ہوئی۔

عزیز محفوظ سلمہ نے جدہ سے فون پر رابطہ کیا اس کا تقاضا تھا کہ میں جدہ کے احباب سے ملاقات کیلئے انہیں کچھ وقت دوں، کیونکہ جمعہ کو یہ ممکن نہ ہو سکے گا احقر نے کہا کہ اگر یہ ضروری ہے تو کل ظہر کے بعد جدہ روانگی ہو جائے اور عشاء پھر حرم میں پڑھ لی جائے چنانچہ یہی طے ہوا، بہر حال آج کا دن تلاوت وغیرہ میں گذرا اور زیارت بیت اللہ کا شرف حاصل ہوتا رہا، فللّٰہ الحمد ولہ الشکر۔ گھر بھی بات ہوئی اہلیہ نے بھی بات کی۔

۲۸/رجب المرجب ۱۴۲۹ھ ۳۱/جولائی ۲۰۰۸ء

آج صبح حرم میں حاضری ہوئی اور فجر کے بعد واپسی ہوئی پھر ظہر میں حاضر ہوا تو جدہ سے لینے کیلئے عزیز محفوظ سلمہ مع اکرم صاحب پہنچ چکے تھے چنانچہ احقر ان کے ہمراہ جدہ روانہ ہو گیا اور مغرب تک وہاں قیام رہا بہت سے احباب اور متعلقین سے ملاقاتیں ہوئیں محفوظ سلمہ حافظ غلام مصطفےٰ صاحب کے ہاں لے گئے وہاں بہت سے احباب جمع ہو گئے اور ان سے کافی تفصیلی دینی حوالہ سے بات ہوئی جس کا انہوں نے کافی فائدہ محسوس کیا اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائیں۔

مغرب کی نماز جدہ ادا کر کے ہم چل پڑے تا کہ عشاء حرم میں مل جائے لیکن افسوس کہ باب فہد سے احقر حرم میں داخل ہونے کیلئے اوپر آیا تو حضرات عشاء پڑھ کر حرم سے نکل رہے تھے اسی دوران مولوی عمر فاروق علوی سے ملاقات ہوئی اور پھر احقر نے نماز ادا کی، آج چونکہ مکہ معظمہ میں اس مرتبہ کے سفر کی یہ آخری رات تھی اس لئے طواف کیا اور ملتزم پر حاضری دی خوب دعائیں کیں اور حطیم میں بھی نوافل ادا کئے اور وہاں کعبہ شریف کے پردہ پر آیت قرآنی ان الذی فرض علیك القرآن لرادك الی معاد بھی لکھ دی امید ہے کہ حق تعالیٰ اپنی رحمت سے پھر جلد بلائیں گے، انه علی کل شیء قدیر وبالاجابة جدیر۔

رات کافی دیر سے منزل پر پہنچا معلوم ہوا کہ اہلیہ عشاء کے وقت حرم میں گئی ہیں اور وہ رات وہیں رہیں گی تا کہ معمول سے کچھ وقت زیادہ حرم میں گذر جائے چنانچہ سب مستورات نے رات حرم ہی میں گذاری انہیں طواف اور تلاوت نوافل کی توفیق ملتی رہی اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں آمین۔

۲۹ ؍رجب المرجب ۱۴۲۹ھ کیم اگست ۲۰۰۸ء

صبح حسب معمول تہجد کے وقت حرم میں حاضر ہوا نوافل ادا کئے نماز کے بعد واپس ہوا، پھر کچھ دیر کے بعد آرام کیا، ناشتہ پہلے کرلیا تھا، پھر جمعۃ المبارک کی تیاری کی اور حرم میں حاضری ہوئی احقر کے دو پارے باقی تھے بحمداللہ تعالیٰ وہ مکمل ہوئے اس طرح حرمین شریفین میں ختم قرآن کریم کی سعادت عطا ہوئی، پھر دعائیں بھی خوب کیں، امام حرم حفظہ اللہ تعالیٰ نے بڑا فصیح وبلیغ خطبہ دیا اور نماز پڑھائی بعدہ احقر بیت اللہ شریف کے الوداعی دیدار کیلئے صحن کے قریب پہنچا اور دیدار کے بعد دعا کی، مولوی عمر فاروق علوی سے بھی وہیں ملاقات ہوئی، جدہ سے محترم جناب قاری محمد رفیق صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کے بیٹے عزیزان مولوی محمد معاذ اور خباب سلمہما ہمیں لینے کیلئے پہنچ گئے تھے، بلڈنگ پر پہنچ کر پہلے کھانا کھایا اور سامان تیار کیا، پونے چار بجے ان کے ہمراہ جدہ روانگی ہوئی، راستہ میں نہایت حدود حرم پر رکے اور پھر ایک مرتبہ دعا کی کہ حق تعالیٰ اس حاضری کو قبول فرمائیں اور جلد پھر مقبول حاضری نصیب فرمائیں آمین۔

نماز عصر سے قبل ہم جدہ جناب قاری محمد رفیق صاحب کے ہاں پہنچ گئے، وہاں عصر ادا کی اس کے بعد جناب صوفی اصغر صاحب جو حضرت اقدس نواب عشرت علی خان صاحب دامت برکاتہم کے متوسل ہیں ان سے ملاقات وگفتگو رہی، مغرب بھی یہیں باجماعت ادا کی اور پھر جناب قاری محمد رفیق صاحب اور بعض دیگر احباب کے ساتھ مذاکرات کا سلسلہ رہا، عشاء سے قبل حضرت مولانا ...... صاحب تشریف لے آئے جو مظاہر العلوم سہارنپور کے فاضل اور معمر و بزرگ ہستی ہیں، عشاء کے بعد ان کے صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب اور جناب خالد قدوائی صاحب اور حضرت شاہ ابرار الحق ہردوئی رحمہ اللہ کے خلیفہ جناب منصور صاحب، حضرت مولانا عبدالرحمٰن حیدرآبادی دکن، جناب منصور صاحب کے داماد اور بعض دیگر احباب تشریف لے آئے، عزیز محفوظ سلمہ کے ساتھ غلام مصطفےٰ، محمد اکرم صاحب، زاہد صاحب اور دیگر حضرات بھی پہنچ گئے، ماشاءاللہ تعالیٰ کافی بڑا اجتماع بن گیا، زیادہ تر گفتگو احقر نے کی اور اس میں اپنے اکابر وشیوخ کے علمی کمالات اور صفت تواضع کا ذکر تھا سب نے بڑے انہماک اور توجہ ودلچسپی سے ان واقعات کو سنا اور بہت مفید قرار دیا، بعد میں کچھ باتیں حضرت مولانا نے بھی سنائیں۔

مولانا نعیم صاحب جو ساہیوال کے باشندے اور چودھری عبدالغفور صاحب مقیم رائیونڈ کے

بیٹے ہیں آج کل طائف میں پڑھا رہے ہیں قاری رفیق صاحب کی دعوت پر وہ بھی جدہ آئے ان سے ملاقات کرکے پرانی یادیں تازہ ہوئیں اور انہیں بھی بے حد خوشی ہوئی ان کے بیٹے عزیز معاویہ سلمہ اور اہلیہ ساتھ تھیں رات کو ان کا قیام بھی جدہ میں ہی ہوا۔ عشاء سے رات تقریباً تین بجے تک یہ محفل جاری رہی ساتھیوں نے بہت خوشی محسوس کی اور احقر کی معروضات کو بڑی توجہ سے سنا اور خاص حظ محسوس کیا بطورِ خاص حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب، جناب حضرت شیخ منصور صاحب، جناب خالد قدوائی صاحب نے بہت ہی تعریف کی اور احقر کو دعائیں دیں، جزاھم اللّٰہ تعالیٰ خیر الجزاء ۔رات کے تین بجے تھوڑی دیر کیلئے کمر سیدھی کی۔

یکم شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ ۲ / اگست ۲۰۰۸ء

پہلے لکھ چکا ہوں کہ رات تقریباً ساری رات سلسلہ کلام جاری رہا تھوڑی دیر کیلئے سوئے، جناب قاری رفیق صاحب نے بیدار کیا مسجد الایمان میں جماعت سے فجر کی نماز ادا کی، پھر چائے پی احباب سے مل کر ائیرپورٹ روانگی ہوئی، عزیز مولوی محمد معاذ سلمہ گاڑی چلا رہے تھے تھوڑی دیر کے بعد دھواں محسوس ہوا گاڑی انہوں نے فوراً روک دی اور پھر دوسری گاڑی منگوائی ادھر دیگر حضرات ائیرپورٹ پہنچ چکے تھے اور وہ شدت سے ہمارا انتظار کررہے تھے، ان کا تقاضا تھا کہ جلد پہنچیں، پہلے پروگرام کے مطابق ساڑھے نو بجے صبح جہاز کو جدہ سے اڑنا تھا لیکن ہم ابھی دوسری گاڑی کے انتظار میں سڑک پر کھڑے تھے کہ عزیز ابوبکر سلمہ نے پھر فون پر بتایا کہ آپ آرام سے آجائیں کیونکہ آج کی پرواز منسوخ ہوچکی ہے، اور اب متبادل راستہ جدہ سے کراچی اور کراچی سے لاہور کا ہوگا اور پی آئی اے کے اعلان کے مطابق رات گیارہ بجے جہاز جدہ سے کراچی کیلئے روانہ ہوگا، اس خبر سے پریشانی میں اضافہ ہوا ہم تو پہلے ہی پریشان کھڑے تھے اس اعلان سے مزید پریشانی ہوئی لیکن اب صبر کے سوا چارہ نہ تھا، اصل پریشانی اس لئے ہوئی کہ یہ وقت حرم سے دور گذرے گا اگر ایک یوم وہاں اور مل جاتا تو واللہ انتہائی سعادت ہوتی بہرحال کچھ دیر کے بعد دوسری گاڑی مولانا نعیم صاحب کے بیٹے عزیز معاویہ سلمہ اور مقداد بن قاری رفیق لے کر پہنچے، ہمارا سامان اس میں رکھا گیا اور عزیز معاویہ سلمہ و معاذ کے ساتھ وہاں سے روانہ ہوئے معلوم ہوا کہ اس گاڑی میں ڈیزل نہیں ہے اب ڈیزل کیلئے پٹرول پمپ پر جانا پڑا ایک جگہ سے ڈیزل نہیں ملا پھر دوسری جگہ سے پٹرول ڈلوا کر جدہ ائیرپورٹ پہنچے، وہاں یہی بات معلوم ہوئی کہ

آج کی پروازکینسل ہے اب رات کوگیارہ بجے جہازکراچی روانہ ہوگا چنانچہ ہم نے سامان بک کرادیا اور پی آئی اے کے ہوٹل روانہ ہوئے، ایک گھنٹہ میں وہاں پہونچے، وہاں نہایت آرام دہ ماحول تھا شام ساڑھے چھ بجے تک اس میں ٹھہرے ناشتہ اورظہر کے بعدکھانا کھایا، مغرب کے بعد آٹھ بجے وہاں سے ائیرپورٹ کیلئے روانہ ہوئے اورنو بجے ہم جدہ ائیرپورٹ پہنچ گئے، یہاں سے بورڈنگ کارڈ حاصل کیااوردیگرتمام مراحل سے گذرتے ہوئے گیارہ بجے جہاز میں داخل ہوئے، جہازتقریباً بارہ بجے شب جدہ سے روانہ ہوا ان شاءاللہ تعالیٰ پاکستان ٹائم کےمطابق یہ چھ بجے صبح کراچی پہنچ جائے گا۔

اب جہاز آدھ گھنٹہ کاسفرطے کرچکاہےاوراحقر نے یہ سطوردوران پروازاسی میں قلم بندکی ہیں، جدہ سے روانگی سےقبل برخوردارعبدالملک سلمہ کوفون کیاوہ جاگ رہے تھے انہیں اپنے پروگرام کی اطلاع دے دی ہے پاکستان فون کیاتو وہاں سے جواب نہیں ملا، حق تعالیٰ اس سفرکوآسان فرمائیں اور کراچی سے لاہوراورو ہاں سے گھرتک کے سفرکوبھی مبارک فرمائیں، جدہ چھوڑنے سےقبل دوبارہ حرمین شریفین میں حاضری اورسفرکی بخیریت تکمیل کیلئے خوب دعائیں کی ہیں، اللّٰہ یتقبل آمین۔

۳راگست ۲۰۰۸ءاتوار

جہازجدہ سےسعودی ٹائم کےمطابق پونے بارہ بجے شب کراچی کیلئے روانہ ہوا، ساڑھے تین گھنٹے میں کراچی ائیرپورٹ اترااس طرح ہم بخیروعافیت پاکستان ٹائم کےمطابق ساڑھے چھ بجے کراچی پہنچ گئے، یہاں سارا سامان دوسرے جہازمیں بک کرانے کیلئے تلاش کیااوربک کرایا کراچی سے لاہور آٹھ بجے کی پروازطےتھی لیکن ساڑھے آٹھ بجے جہازکراچی سے لاہورکیلئے روانہ ہوا، اس وقت یہ سطورطیارہ ہی میں دوران پروازلکھ رہاہوں، احقرنے پرواز سےقبل عزیزمحترم مولوی مطلوب الحسن کو پروگرام کی اطلاع کردی اوربرادرم مولانا اشرف علی صاحب کوبھی فون پرکراچی پہنچنے اورپھرلاہورکیلئے روانگی کابتادیا، ان شاءاللہ اب ہم ایک گھنٹہ بعد لاہورائیرپورٹ پراترجائیں گےاوربذریعہ جہازسفرکا مرحلہ بفضلہ تعالیٰ مکمل ہوجائے گا، وذالك كله بيدالله سبحانه وتعالىٰ ،اللہ تعالیٰ باقی مراحل کو بھی بخیروخوبی مکمل کرادیں اوراس سفرکو ہمارے لئے وسیلہ ظفربنادیں، امین یارب العالمین۔

بحمداللہ تعالیٰ جہازساڑھے چھ بجے صبح کراچی ائیرپورٹ پراترگیااورسب مسافربخیریت جدہ سے کراچی پہنچ گئے، یہاں سے لاہورکیلئے دوسرے جہازمیں سوارہونا تھااس لئے اپناسارا سامان

دوسرے جہاز میں بک کرانا اور کراچی تا لاہور ٹکٹ حاصل کرنا ضروری تھا، تمام رفقاء نے سامان تلاش کیا اور عزیز ابوبکر نے بورڈنگ کارڈ حاصل کئے جہاز ساڑھے آٹھ بجے لاہور کیلئے روانہ ہوا اور ہم دس بجے لاہور پہنچے آدھ گھنٹہ میں وہاں سے فارغ ہوکر باہر آئے مولوی مطلوب الحسن سلمہ اللہ تعالیٰ سے کراچی اور پھر لاہور پہنچ کر رابطہ ہوگیا تھا چنانچہ وہ بروقت ائیر پورٹ پہنچ گئے تھے، ہمیں اندر سے نکلتے ہی انہوں نے وصول کرلیا، مولانا اشرف علی صاحب کے رشتہ دار اور بیٹے مولوی مشرف علی بھی پہنچے ہوئے تھے، اسی طرح دیگر حضرات کے رشتہ دار بھی موجود تھے، اجتماعی دعا کے بعد احقر مع اہلیہ مولوی مطلوب الحسن صاحب کے ہمراہ ان کے گھر چلا گیا وہاں پانچ بجے شام تک قیام رہا، قیام میں آرام بھی مل گیا اور طبیعت کافی بحال ہوگئی اور سفر کی ہمت بھی پیدا ہوگئی، اس دوران فون بھی آتے رہے اور حضرات سے برابر رابطہ رہا، خاص طور پر برادران اور برخورداران پروگرام معلوم کرتے رہے، طے یہی ہوا کہ سرگودھا میں ملاقات ہوگی، ہم پانچ بجے روانہ ہوئے مولوی مطلوب الحسن اور ان کے بھائی دونوں نے نوبت بہ نوبت گاڑی چلائی راستہ میں عصر اور مغرب کی نماز ادا کی آٹھ بجے سرگودھا ڈائیوا ڈے پہنچے، وہاں جناب بھائی عبدالصبور صاحب، بھائی عبدالغفور صاحب، عبدالودود سلمہ، سلیم، نعیم، عبدالعظیم، فہیم سلمہم، برخورداران عبدالباسط، عبدالقدیر، عبدالواسع، حمزہ سلیم، عائشہ سلمہم اللہ تعالیٰ سب ہی موجود تھے، مولانا ظفر اللہ صاحب سے بھی ملاقات ہوئی اور پھر قافلہ ساہیوال کیلئے روانہ ہوا، ساڑھے آٹھ بجے بخیریت ساہیوال پہنچے، چچا عبدالعلیم صاحب تشریف لے آئے، گھر میں مستورات کا بھی ایک بڑا اجتماع تھا، سب نے خوشی کا اظہار کیا، اللہ تعالیٰ اس سعادت کو قبول فرمائیں اور گناہوں کا کفارہ اور فقر کے ازالہ کا ذریعہ بنادیں، آمین۔ کھانے کے بعد عزیز محترم مولوی مطلوب الحسن سلمہ واپس لاہور چلے گئے اور ہم گیارہ بجے تک گھر رہے عشاء کے بعد احقر جامعہ حقانیہ آگیا جو حضرات منتظر تھے ان سے ملاقات ہوئی اور دعا کرائی، اس طرح ہمارا یہ سفر بخیر و خوبی مکمل ہوا، والحمد للہ علی ذلك، آخر میں دعا ہے کہ:

ع خدایا ایں کرم بارے دگر کن ۔ وصلی اللہ تعالٰی علی خیر خلقه محمد واله واصحابه اجمعین برحمتك یاارحم الراحمین ۔ فقط

کیم شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ ۴/ اگست ۲۰۰۸ء سوموار

مفتی محمد عبداللہ چنیوٹی

اخبار الجامعہ

۴، ۱۱، ۱۷، ۲۵ رمضان المبارک: حضرت صدر جامعہ مدظلہم نے جامعہ ہذا میں بعد نماز عصر درس قرآن کریم دیا۔ ۲۶ رمضان المبارک: سرگودھا کی دو مساجد میں تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر بیان فرمایا۔ ۲۷ رمضان المبارک: ساہیوال میں جامع مسجد زینب میں اور ۲۸ رمضان المبارک کو جامع مسجد حقانیہ میں تراویح میں ختم قرآن کریم کے موقع پر بیان فرمایا جبکہ مولانا عبدالغفار تونسوی مدظلہم نے بھی خصوصی خطاب فرمایا۔ نیز آخری عشرہ میں ساہیوال اور اس کے مضافات میں ختم قرآن کے موقعوں پر حضرت صدر جامعہ کے بصیرت افروز بیانات ہوئے، نیز امسال اس ماہ مبارک میں جامعہ ہذا سے متعلقہ تقریباً ایک سو علماء، قراء، حفاظ اور طلباء نے مختلف مقامات پر تراویح میں قرآن مجید سننے اور سنانے کی سعادت حاصل کی۔

یکم شوال: عید گاہ حقانیہ میں عید الفطر کے موقع پر خطاب فرمایا اور عرب جماعت کیلئے تقریباً آدھ گھنٹہ عربی زبان میں بھی فی البدیہہ نہایت علمی بیان فرمایا، جسے اہل علم حضرات نے بہت پسند کیا۔ ۱۱ شوال: لاہور میں مولوی عبدالحمید فاضل دارالعلوم کراچی کا نکاح مسنون پڑھایا۔ ۱۴ شوال: مدرسہ اسلامیہ حنفیہ شاہ نکڈر میں افتتاح بخاری شریف کے موقع پر خطاب فرمایا۔ ۱۵ شوال: جامعہ ہذا میں درجہ کتب کی تعلیم کا افتتاح ہوا اور حضرت صدر صاحب نے چک ۹۰ شمالی سرگودھا میں خطاب فرمایا۔ ۱۷ شوال: جامعہ ہذا میں ہفت روزہ درس قرآن کریم دیا۔ ۱۸ شوال: حضرت مولانا مشرف علی تھانوی مدظلہ کی دختر نیک اختر کی نکاح کی تقریب میں شرکت کی۔ ۱۹ شوال: دارالعلوم الاسلامیہ لاہور میں افتتاح بخاری شریف کی تقریب میں شرکت کی۔ ۲۰ شوال: جامعہ محمودیہ سرگودھا میں تعلیمی سال کے افتتاح کے موقع پر طلباء سے بیان فرمایا اور مدرسہ مدینۃ العلوم سرگودھا میں جلالین شریف کا افتتاح کرایا۔ ۲۲ شوال: جامعہ حقانیہ فروکہ روڈ پر تقریب تکمیل حفظ قرآن کریم اور مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ مباریخان میں افتتاح بخاری شریف کے موقع پر بصیرت افروز بیانات فرمائے۔ ۲۴ شوال: مولانا مطلوب الحسن کے والد مولانا غلام یاسین صاحب کی دعوت پر کورڈی تحصیل نوشہرہ میں جمعہ پڑھایا اور بعض اولیاء اللہ کے مقدس مقامات پر بھی تشریف لے گئے۔

۲۵ شوال: جامعہ ہذا میں درجہ تخصص فی الفقہ کی تعلیم کا آغاز ہوا، نیز بعد عصر جامعہ میں مخدوم العلماء حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب مدظلہم مہتمم جامعہ دارالعلوم کبیر والا نے انتہائی بصیرت افروز اور اصلاحی بیان فرمایا۔

تبصرہ کتب

نام کتاب: تکافل انشورنس کا اسلامی طریقہ: تالیف مولانا اعجاز احمد صمدانی صاحب: صفحات ۱۴۱، ناشر ادرہ اسلامیات لاہور

زیر تبصرہ کتاب کے اندر مولانا اعجاز احمد صاحب صمدانی استاذ دارالعلوم کراچی نے معاشرے میں رائج انشورنس کے نظام کے اندر موجود قباحتوں کی وضاحت کرتے ہوئے تفصیل سے بیان کیا ہے کہ اسے ناجائز کیوں کہا جاتا ہے، نیز انشورنس کے متبادل نظام اسلامی تکافل کا طریقہ کار کو بھی عمدہ انداز میں دلائل کے ساتھ بیان فرمایا ہے، تکافل کے نظام کو سمجھنے کیلئے اپنے موضوع پر انتہائی آسان اور لاجواب کتاب ہے۔

نام کتاب: اسلامی بینکوں میں رائج مرابحہ کا طریقہ کار، تالیف مولانا اعجاز احمد صمدانی صاحب صفحات ۱۴۲ ناشر ادارہ اسلامیات لاہور

زیر تبصرہ کتاب میں مولف زید مجدہم نے اسلامی بینکوں میں رائج مرابحہ کے طریقہ کار کی نظریاتی اور عملی تفصیل بیان فرمائی ہے، انداز اتنا شائستہ اور سہل ہے کہ طلباء علماء کے علاوہ عام قارئین بھی بآسانی استفادہ کرسکتے ہیں۔

نام کتاب: اسلامی بینکاری اور غرر: تالیف مولانا اعجاز احمد صمدانی صاحب صفحات ۱۱۱ ناشر ادارہ اسلامیات لاہور

زیر تبصرہ کتابچہ دراصل اس مقالے کا خلاصہ ہے جو مؤلف زید مجدہم نے پی ایچ ڈی کیلئے کراچی یونیورسٹی میں پیش کیا، مؤلف نے اس کتابچہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے، پہلے حصہ میں غرر تعریف اور اس کی مختلف اقسام بیان کی ہیں اور دوسرے حصہ میں مختلف مالی معاملات میں غرر کا جائزہ لیا گیا ہے، حضرت مولانا محمود اشرف عثمانی مدظلہم کتاب کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ اپنے موضوع پر بلاشبہ اردو زبان میں یہ منفرد تحریر ہے اور امید ہے کہ اسلامی مدارس کے طلباء اور علماء اس سے خوب استفادہ کریں گے بالخصوص ہدایہ اخیرین اور تخصص فی الافتاء کے طلباء کیلئے اس کتاب کے مطالع کی خصوصی سفارش کی جاتی ہے تاکہ ان کیلئے دورِ حاضر کے مالی معاملات کو سمجھنا آسان ہو۔